ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

فروری 2024ء

ہمہ جہت شخصیت

دانشِ عصرِ حاضر

19th february

73rd

QUAID DAY

SPECIAL EDITION

MINHAJ-UL-QURAN
WOMEN LEAGUE

INTELLECTUAL OF THE ERA

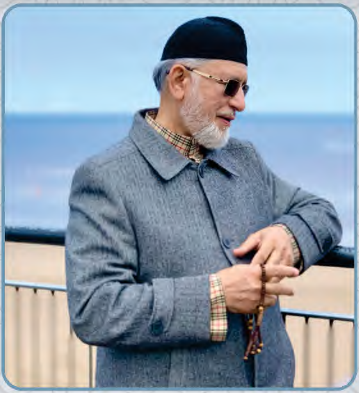

73rd Birthday

آپ کو سلام یا شیخ الاسلام

آپ کو عقیدت کا ہم سلام کہتی ہیں
آپ کو صداقت کا ہم امام کہتی ہیں
دخترانِ ملت سب
کہہ رہی ہیں آپ کو سلام
جراتوں کا حوصلوں کا
آپ نے دیا ہمیں پیام
دختران ملت کی
بس یہی تمنا ہے
مصطفی کے صدقے میں
آپ کو ملے سدا دوام

جویریہ سجاد
جنرل سیکرٹری منہاج القرآن ویمن لیگ جرمنی

زبان دِل کی ترجمان ہے۔ (شیخ الاسلام)

میرا مربی جو بے مثال ہے — میرا راہنما جو باکمال ہے
جس کا ہر قول اسلام کی سربلندی — جس کی فکر احیائے اسلام ہے
جو میر کارواں ہے — جو مثال جاوداں ہے

73 ویں

رواں صدی کے باکمال راہنما کو

کے موقع پر ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ **مبارکباد** پیش کرتی ہوں۔

انیلہ الیاس ڈوگر	عمیمہ فاطمہ الیاس	سردار محمد حسین محی الدین ڈوگر	سردار محمد حسن محی الدین ڈوگر	محمد الیاس ڈوگر

سجدہ حقیقتِ انسانی کا مظہر ہے۔ (شیخ الاسلام)

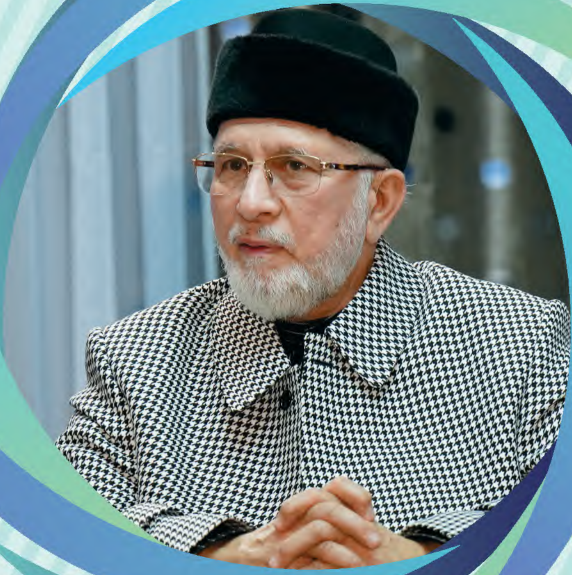

Happiest 73rd Birthday

Extending congratulations and birthday wishes to a visionary and revivalist leader of this era. Indeed, Shaykh-ul-Islam

DR TAHIR-UL-QADRI

is a person who encompasses a universe of knowledge in himself. May Allah Almighty bless him with a healthy & long life, Ameen

MINHAJ UL QURAN USA

دیدارِ الٰہی کا نشہ سب سے بڑا ہے۔(شیخ الاسلام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترکِ نواہی سے مقامِ محبوبیت حاصل ہوتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

یَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا

وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الْکَرَمِ

(صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی
آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ)

اَصلاً خیر اللہ کے پاس ہے۔ (شیخ الاسلام)

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 31 شمارہ: 2 / شعبان المعظم ۱۴۴۵ھ / فروری 2024ء

زیرسرپرستی بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
ثناء وحید

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت
نوراللہ صدیقی، ڈاکٹر شاہدہ مغل
ڈاکٹر فرخ سہیل، مسز فریدہ سجاد
ڈاکٹر فرح ناز، سدرہ کرامت
مسز حلیمہ سعدیہ

رائٹرز فورم
آسیہ سیف، سعدیہ کریم
جویریہ وحید، سُمیَّہ اسلام
ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

گرافکس
عبدالسلام، ساجد علی یوسف

فوٹوگرافی
قاضی محمود الاسلام

فہرس

خصوصی اشاعت

9		اداریہ (مجددِ رواں صدی اور عصرِ حاضر کی دانش)
13	منہاج القرآن ویمن لیگ	آپ کو سلام یا شیخ الاسلام (ترانہ)
16	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	دنیا کے سب سے بڑے تنظیمی نیٹ ورک کا رہبر و راہنما
28	مسز فریدہ سجاد	شیخ الاسلام۔۔۔ مخزنِ علم و عرفاں
36	مرتبہ: ثناء وحید	شیخ الاسلام سیریز: فکر و نظر کو جس نے بال و پر دیئے
48	ڈاکٹر شاہدہ نعمانی	میری تربیت اور شیخ الاسلام
52	شبیر دیو	منہاج القرآن حق کی نمائندہ تحریک
57	ڈاکٹر فرخ	عرفان الہدایہ: شیخ الاسلام کی قرآن اور صاحبِ قرآن سے محبت

دیدارِ الٰہی کا نشہ سب سے بڑا ہے۔ (شیخ الاسلام)

ماضی کے دریچوں سے	شمیم خان	60
''انسائیکلوپیڈیا آف حدیث سٹڈیز''	لبنیٰ مشتاق	72
نوجوانوں کے عقائد کا تحفظ اور شیخ الاسلام	مصباح عثمان	85
شیخ الاسلام کی سنگت میں سفرِ شہرِ نبی ﷺ	آسیہ سیف قادری	91
شیخ الاسلام کی علمی و ادبی خدمات	سمیہ اسلام	97
''دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور''	رپورٹ: انیلہ الیاس ڈوگر	102
نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُرسوز	پروفیسر حلیمہ سعدیہ	113
شیخ الاسلام کے بارے میں معلوماتی تحریر	ام کلثوم قمر	118
شیخ الاسلام کی فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے خدمات	ڈاکٹر فوزیہ	123
فروغِ علم و امن کے لیے اسفارِ شیخ الاسلام	تحریم رفعت	113
A Brief on Research Work of Shaykh-ul-Islam (Hadia Saqib Hashmi)		113

مجلّہ دخترانِ اسلام میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کیے جاتے ہیں
ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا

بدلِ اشتراک

قیمت خصوصی شمارہ -/150 روپے

آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ 15 ڈالر

مشرقِ وسطٰی، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ 12 ڈالر

سالانہ خریداری -/700 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhaj.info | E-mail:sisters@minhaj.org

سجدہ حقیقتِ انسانی کا مظہر ہے۔ (شیخ الاسلام)

فرمان الٰہی

اَ لَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

(یونس، ۱۰: ۶۲تا۶۴)

’’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت و مقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت و شفاعت کی/ یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حُسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)، اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے۔ (اے حبیبِ مکرّم!) ان کی (عناد و عداوت پر مبنی) گفتگو آپ کو غمگین نہ کرے۔ بے شک ساری عزت و غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے (جو جسے چاہتا ہے دیتا ہے)، وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔‘‘

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَ إِنَّ مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا، فَقَدْ بَارَزَ اللهَ بِالْمُحَارَبَةِ۔ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ إِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَإِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا۔ قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ۔ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ۔ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

(المنہاج السوی، ص ۶۳۹)

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک معمولی دکھاوا بھی شرک ہے اور جس نے اولیاء اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا، بے شک اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں، اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں (کسی بھی مجلس میں یا کام کے لئے) بلایا نہیں جاتا اور نہ ہی انہیں پہچانا جاتا ہے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایسے لوگ ہر طرح کی آزمائش اور تاریک فتنے سے (بخیر و عافیت) نکل جاتے ہیں۔‘‘

تصوف کردار کو بدلتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر
نیا زمانہ نئے صبح و شام پیدا کر
خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو
سکوتِ لا الہ و گُل سے کلام پیدا کر
(بالِ جبریل)

میں آپ کو مصروف عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں۔ کام کام اور بس کام ۔سکون کی خاطر صبر وبرداشت اور انکساری کے ساتھ اپنی قوم کی سچی خدمت کرتے جائیں۔

آل انڈیا مسلم سٹوڈنٹس کانفرنس
جالندھر 15 نومبر 1942ء

تعلیم و تربیت کی اہمیت وضرورت

بے مقصدیت اس دور کا سب سے بڑا فتنہ ہے تہذیب یافتہ سوسائٹی کی تشکیل کے لیے تعلیم و تربیت کے حوالے سے والدین، اساتذہ، علماء و مشائخ اور ریاست کو اپنا کلیدی کردار ادا کرنا ہوگا۔

(فرمان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری)

محبت ایمان کا جوہر اور اِسلام کی بنیاد ہے۔(شیخ الاسلام)

اداریہ

مجددِ رواں صدی
اور عصرِ حاضر کی دانش

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کی 73ویں سالگرہ 19 فروری کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں مقیم منہاج القرآن انٹرنیشنل کے رفقائے کار اور ان سے محبت رکھنے والے احباب منا رہے ہیں۔ 19 فروری کے دن تحریک منہاج القرآن کی طرف سے شیخ الاسلام کے ساتھ محبت و عقیدت کا والہانہ اظہار کیا جاتا ہے۔ کیک کاٹے جاتے ہیں، ان کی شخصیت اور فن و محاسن کو اجاگر کرنے کے لئے تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور انہیں جملہ ذمہ داران، وابستگان، رفقائے کار مقدور بھر علمی استعداد کے مطابق خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ کے برگزیدہ بندے اللہ کی نعمت ہوتے ہیں۔ اللہ رب العزت جب کسی قوم، ملک اور معاشرے کی بہتری کا ارادہ فرماتا ہے تو اس قوم میں اہل علم و اہل تقویٰ اور اپنے انعام یافتہ بندے پیدا فرما دیتا ہے۔ وہ بندے افراد اور قوموں کی تقدیر بدل دیتے ہیں۔ سورہ فاتحہ میں اللہ رب العزت نے ایک دعا عنایت کی ہے کہ نیک اور انعام یافتہ بندوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگتے رہا کرو، یہی نیک ہستیاں ظلمت کے اندھیروں کو علم کے نور سے منور کرتی ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک ایسی ہی اللہ کی انعام یافتہ نابغہ روزگار ہستی ہیں جنہوں نے ہزار ہا خطابات اور 700 سے زائد کُتب کے ذریعے اُمت کو فکری اعتبار سے استقامت و پختگی عطا کی اور اسلام اور اسلام کی مقبول و معتبر شخصیات کی طرف اٹھنے والی انگلیوں اور تنقید

اَصلاً خیر اللہ کے پاس ہے۔ (شیخ الاسلام)

کا موثر جواب دیا۔ جب بھی اسلام، پیغمبر اسلام، اصحاب رسولؐ، اہل بیت اطہار سمیت اسلام کے عقائد و وظائف پر کوتاہ اندیش انگشت نمائی کرتے ہیں اور نئی نسل کو گمراہی اور بے عملی کی طرف راغب کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں تو شیخ الاسلام کا قلم تلوار بن جاتا ہے اور تشکیک و ابہام کا قلع قمع کر دیتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا معاملہ ہو یا شانِ صحابہؓ و شانِ اہل بیت کا دفاع، انتہا پسندی، دہشت گردی اور فتنہ خارجیت ہو یا فروغ علم و امن کا چیلنج، حقوق نسواں کی بات ہو یا یوتھ امپاورمنٹ کا مکالمہ ہر ایشو پر شیخ الاسلام کامل راہ نمائی مہیا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس امر میں کوئی کلام نہیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری رواں صدی ہجری کے مجدد اور عصرِ حاضر کی دانش ہیں۔ آپ کو اللہ رب العزت نے دین کے جملہ پہلوؤں اور جہتوں میں خدمت کی توفیق اور مواقع عنایت فرمائے ہیں۔ اگر ہم شیخ الاسلام کی خدمات کے بیسیوں پہلوؤں میں سے صرف ایک پہلو اصلاح احوال کا لے لیں تو اس میدان میں اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام کو اخلاقی و روحانی اصلاح احوال، فکری و نظریاتی اصلاح احوال، اعتقادی اصلاح احوال، علمی و تعلیمی اصلاح احوال، تنظیمی و انتظامی اصلاح احوال اور معاشرتی اصلاح احوال کی توفیقات سے نوازا ہے۔ شیخ الاسلام نے اپنی 42 سالہ تنظیمی و تحریکی زندگی میں دعوت و تبلیغ کے آفاقی مشن کو نفرت و کدورت اور فتویٰ بازی سے پاک صاف رکھا۔ آپ نے ہر مسلک، مذہب اور ان کے راہ نماؤں کا احترام کیا۔ دوستوں اور دشمنوں کی مخالفت کا انہی کے لب و لہجہ میں کبھی جواب نہیں دیا۔ آپ نے اپنے کارکنان کی اعلیٰ اَخلاقی تربیت کی اور اُنہیں بھی انتقامی رویوں اور تعصب کے زہر سے کوسوں میل دور رہنے کی ہدایت فرمائی۔ الحمدللہ اصلاح احوال کے حوالے سے شیخ الاسلام کی ان ہمہ جہتی خدمات کی وجہ سے آج پاکستان میں اعتدال و رواداری کے مثبت رویے فروغ پذیر ہیں اور عوامی حلقے تکفیر و تکذیب، طعن و تشنیع کے کلچر سے کراہت محسوس کرتے نظر آتے ہیں اور فتویٰ بازوں کے لئے علمی میدان میں بہت کم جگہ باقی رہ گئی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ شیخ الاسلام کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(چیف ایڈیٹر: دختران اسلام)

عقل کا تو شیوہ ہی تنقید ہے۔ (شیخ الاسلام)

اداریہ

محقق دستورِ مدینہ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی شاہکار تصنیف

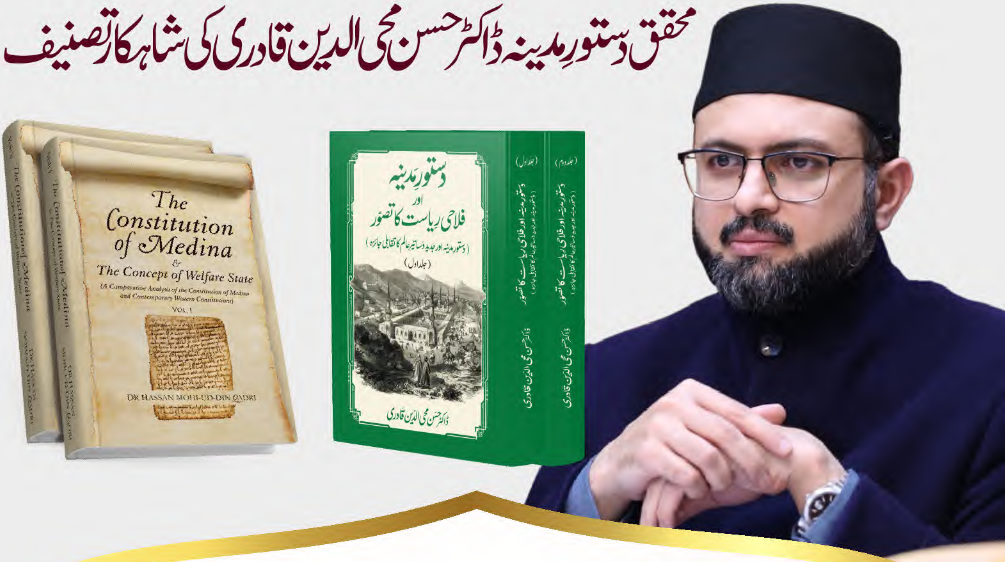

ایوان اقبال لاہور میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی دو جلدوں اور 14 سو صفحات پر مشتمل تجزیاتی تحقیق ”دستور مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور“ کی تقریب رونمائی انعقاد پذیر ہوئی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرست شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ نے کہا کہ میثاق مدینہ پر میری پہلی کتاب اکتوبر 1999ء میں شائع ہوئی جس میں، میں نے دستوری زبان میں میثاق مدینہ کے 63 آرٹیکل قائم کئے پھر میں نے یہ کتاب ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو دی اور کہا کہ آپ دستور مدینہ کا باریک بینی کے ساتھ امریکہ، برطانیہ، یورپ کے جدید دساتیر سے تجزیاتی موازنہ کریں اور اسے اپنی پی ایچ ڈی کا موضوع بنائیں۔ شیخ الاسلام نے زبردست الفاظ میں مبارکباد دیتے ہوئے کہا ”اگر میں اپنی جدید موضوعات پر لکھی ہوئی ان سینکڑوں کتب میں سے نہایت ہی پسندیدہ 100 کتب منتخب کر لوں اور وہ ساری کی ساری 100 کتب ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی اس ایک کتاب پہ قربان کر دوں، تو یہ کتاب اس سے بھی زیادہ حقدار ہے۔یہ میرے جذبات ہیں“۔بلاشبہ نابغہ

دیدارِ الٰہی کا نشہ سب سے بڑا ہے۔(شیخ الاسلام)

عصر، مجدد رواں صدی شیخ الاسلام کی طرف سے یہ الفاظ ہر اعتبار سے تاریخی اور قابل قدر ہیں۔26 جنوری 2024ء کے روز ایوان اقبال لاہور میں منعقد ہونے والی تقریب بہت سارے حوالوں سے تاریخ ساز تقریب ہے۔کتاب کے مصنف، محقق، ماہر اسلامی قانون ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے انتہائی معلومات افزا گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دستور مدینہ فکر، نظریہ یہاں تک کہ الفاظ کے اعتبار سے بھی اپنی مثال آپ ہے۔ دستور مدینہ میں اس وقت کی کسی سپر پاور کے نظام کو کاپی نہیں کیا گیا، اگر دستور مدینہ کہیں سے کاپی کیا گیاہوتا تو یہ یقینا کفار مکہ اس پر تنقید کرتے۔تقریب میں اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر قبلہ ایاز، اوریا مقبول جان، پرنسپل پاکستان کالج آف لاء پروفیسر ہمایوں احسان ایڈووکیٹ،ڈاکٹر خالد رانجھا، صدر لاہور ہائیکورٹ بار اشتیاق اے خان، سینئر وکیل اظہر صدیق ایڈووکیٹ،خرم نواز گنڈاپور، میاں انجم نثار، ڈاکٹر رُسنی حسن، ڈاکٹر منور سلطانہ مرزا،ڈاکٹر فاطمہ سجاد نے خطاب کیا۔ تقریب رونمائی سے عرب ممالک سے شیوخ نے اپنے خصوصی آڈیو،ویڈیو پیغامات بھجوائے۔تقریب میں ماہر آئین، سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان حامد خان، جسٹس (ر) ناصرہ جاوید اقبال،پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، بریگیڈیئر(ر) اقبال احمد خان نے شرکت۔ تقریب میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے نائب ناظمین اعلیٰ،ڈائریکٹرز شعبہ جات، فورمز کے صدور، منہاج یونیورسٹی لاہور کے لاء ڈیپارٹمنٹ کے طلباء اور فیکلٹی ممبرزنے بھرپور شرکت کی۔ تقریب میں کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز، منہاج گرلز کالج کے اساتذہ اور طلباء بھی بڑی تعداد میں شریک تھے۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے اپنی کتاب میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ میثاق مدینہ کائناتِ انسانی کا پہلا تحریری دستور ہے۔میثاق مدینہ یا دستور مدینہ پر یہ پہلی جامع اور کثیر الجہات تجزیاتی تحقیق ہے، میثاق مدینہ کے مختلف آرٹیکلز کی تائید اور توثیق کے لئے قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ درج کی گئی ہیں، یوں براہ راست آیات اور احادیث سے استشہاد و استنباط کر کے اس کی حقانیت کو ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا ہے۔کتاب کے مشمولات کی تصدیق و توثیق پر عالم اسلام کی ممتاز یونیورسٹی جامع الازہر کے شیوخ کی تقاریز شامل ہیں۔یہ تحقیقی کتاب دستور مدینہ کا امریکی برطانوی اور یورپی دساتیرسے تقابلی موازنہ پیش کرتی ہے۔

(چیف ایڈیٹر: دختران اسلام)

ترکِ نواہی سے مقامِ محبوبیت حاصل ہوتا ہے۔(شیخ الاسلام)

آپ کو سلام یا شیخ الاسلام

(منہاج القرآن ویمن لیگ)

آپ کو سلام یا شیخ الاسلام
آپ کو عقیدت کا ہم سلام کہتی ہیں
آپ کو صداقت کا ہم امام کہتی ہیں
دخترانِ ملت سب
کہہ رہی ہیں آپ کو سلام
جراتوں کا حوصلوں کا
آپ نے دیا ہمیں پیام
دختران ملت کی
بس یہی تمنا ہے
مصطفی کے صدقے میں
آپ کو ملے سدا دوام
آپ کو عقیدت کا
ہم سلام کہتی ہیں
آپ کو صداقت کا
ہم امام کہتی ہیں
علم کے سمندر میں
آپ اک سفینہ ہیں
معرفت کی گفتگو کا

اِسلام درحقیقت دینِ محبت ہے۔ (شیخ الاسلام)

آپ ہی قرینہ ہیں
معتبر ہوا جہاں میں وہ
آپ نے کیا ہے جو کلام
باشعور ذہنوں میں
آپ کا با ہے احترام
آپ کو عقیدت کا
ہم سلام کہتی ہیں
آپ کو صداقت کا
ہم امام کہتی ہیں
آپ کا تو نقش قدم
عزتوں کا جادہ ہے
آپ پر فدا ہماری جاں
یہ ہمارا وعدہ ہے
دختران ملت کا
آپ کے حضور ہے سلام
آپ ہیں ہمارے پیشوا
آپ ہی ہمارے ہیں امام
آپ کو عقیدت کا ہم سلام کہتی ہیں
آپ کو صداقت کا ہم امام کہتی ہیں
آپ کو دیا خدا نے جو
مرتبہ زمانے میں
آپ کے عدو لگے رہے
باخدا مٹانے میں

دل کا رُخ اللہ کی طرف موڑ لو۔ (شیخ الاسلام)

عظمتوں کا عزتوں کا
آپ کو ملا ہے یہ انعام
گونجتا ہے گونجے گا
اس جہاں میں آپ ہی کا نام
آپ کو عقیدت کا
ہم سلام کہتی ہیں
آپ کو صداقت کا
ہم امام کہتی ہیں
اے خدا ہمارا طاہر
حشر تک سلامت ہو
کاروانِ ملت میں
آپ کی امامت ہو
لفظ لفظ ہے دعا میری
جو لکھا ہے آپ پہ کلام
زیر سایہ آپ کے رہیں
اپنی ساری زندگی قیام
محبت و عقیدت کا
ہم سلام کہتی ہیں
آپ کو صداقت کا
ہم امام کہتی ہیں
آپ کو سلام یا شیخ الاسلام

تصوف ایک متحرک حقیقت اور فعال سلسلۂ اِسلام ہے۔ (شیخ الاسلام)

دنیا کے سب سے بڑے تنظیمی نیٹ ورک کا رہبر و راہنما

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

معاشرہ، حکومت، ادارے، خاندان، قبیلے ہمارے سامنے سب کے سب ایک تنظیم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ چیزیں معاشرے میں عام ہونے کی وجہ سے منفرد اور جداگانہ اہمیت نہیں رکھتیں بنسبت اس کے کوئی شخص ایک نئے نام اور نئے عنوان سے معاشرے میں کوئی تنظیم کھڑی کر دے اور وہ سارے معاشرے میں اور ہر جگہ دکھائی دینے لگے ہمیں اس مضمون کے ذریعے منہاج القرآن کی تنظیم اور اس کے تعارف کو جاننا ہے۔ بلاشبہ تنظیم نظم سے ہے اور نظم کسی چیز کو لڑی میں پرونے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح تنظیم وہ انتظامی ڈھانچہ ہے جس میں افراد کو ایک نظم کے ساتھ ایک تنظیمی لڑی میں پرو دیا جاتا ہے اور ان سب کی کاوشوں کو اجتماعیت کی صورت دی جاتی ہے اور ان کاوشوں میں ایک نظم پیدا کر کے نتیجہ خیزی کی منزل حاصل کی جاتی ہے اور اس تنظیم کے اجتماعی مقصد کو ترجیحاً حاصل کیا جاتا ہے۔

تنظیم اجتماعی کاوش کو منظم کرنا ہے

تنظیم اپنے اجتماعی نظم میں ایک ''مالا'' کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا ہر دانہ اپنی جگہ قائم ہو تو اس مالا و تسبیح کا حسن قائم رہتا ہے۔ ہر دانہ اور ہر موتی مالا و تسبیح کی اپنی حیثیت کو بڑھاتا ہے۔ کسی ایک کی بھی حیثیت اور اہمیت کو کم نہیں کرتا ہے۔ اسی طرح تنظیم میں ہر فرد کی اپنی اہمیت ہے اور کسی کی اہمیت اور

تصوف کردار کو بدلتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

حیثیت کو بھی ٹھکرایا نہیں جاسکتا۔ سب افراد مل کر تنظیم کا اجتماعی تشخص، اجتماعی شناخت اور اجتماعی اثاثہ بنتے ہیں۔ اگر کسی مالا کے دانے اور موتی بکھر جائیں تو وہ مالا، مالا نہیں رہتی اسی طرح اگر کسی تنظیم کے افراد منتشر ہو جائیں تو اس تنظیم کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ تنظیم معاشرے کے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ افراد معاشرہ کو ایک لڑی میں پروئے رکھتی ہے اور ان کو یکجا رکھتی ہے۔ تنظیم کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ جسم واحد وہ ہے جس میں تمام اعضائے جسم یکجا ہوں جب انسان کے سارے اعضائے جسم یکجا ہوتے ہیں تو یہ انسان احسن تقویم بنتا ہے اور تبھی ولقد کرمنا بنی آدم کے اعزاز کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

افراد کو جسدِ واحد بنانا، تنظیم کا مقصد

حدیث مبارکہ میں تنظیم کی مثال یہ آئی ہے:

المسلمون کجسد واحد۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ج ۲، ص ۸۸۹)

کی صورت میں ہے تمام مسلمان مل کر ایک جسد واحد ہیں۔ تنظیم بھی سب انسانوں کو اکٹھا کر کے جسد واحد بناتی ہے۔ جب سارے جسم مل کر جسد واحد بن جاتے ہیں تو ان کو توڑنا اور ان کو شکست دینا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اکیلے اکیلے شخص کو بآسانی توڑا جاسکتا ہے۔ تنہا تنہا کو بسہولت متزلزل کیا جاسکتا ہے۔ الگ الگ فرد کو بغیر اذیت کے مضطرب کیا جاسکتا ہے مگر جہاں ہر فرد افراد کی صورت اختیار کر لے وہاں ان کو توڑنے اور ان کو پھوڑنے کا عمل آسان نہیں رہتا ہے۔

اجتماعی تشخص کے لیے تنظیم کی ناگزیریت

مسلمانوں میں تنظیمی عمل کی اہمیت کو سمجھانے کے لیے ان کو جسد واحد قرار دے کر مزید واضح کیا ہے۔ اس جسد واحد کے کسی ایک عضو میں تکلیف سارے اعضا جسم کو بے چین اور مضطرب کر دیتی ہے۔ ایسے ہی کسی ایک تنظیمی فرد کو تکلیف ساری تنظیم کے افراد کی تکلیف بن جاتی ہے۔ یہ تنظیم ایک قبیلے اور خاندان کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ تنظیم افراد کو ایک خاندان اور ایک قبیلہ بنا دیتی ہے۔ خاندان اور قبیلے کے افراد کے دکھ اور سکھ سانجھے ہوتے ہیں۔ ہر کوئی ایک دوسرے کے دکھ اور درد کو سکھ اور خوشی میں تبدیل کرنا چاہتا ہے اور اس کے دکھ اور سکھ میں شریک ہونا اپنا اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔

حبل اللہ کا اعتصام بذریعہ تنظیم

تنظیم ایک رسی کی طرح ہوتی ہے جو افراد معاشرہ کو جوڑے رکھتی ہے۔ تنظیم کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے وہ اجتماعی رسی کو بڑی مضبوطی سے پکڑے رکھے، وہ اجتماعی رسی اپنے پکڑنے والوں کو اجتماعی

بندھن میں باندھ کر رکھے گی اور ان کو ہر طرح کے حالات میں جوڑے رکھے گی۔ جس طرف اس اجتماعی رسی کو کھینچا جائے گا ہر کوئی اسی کی طرف کھینچتا چلا جائے گا۔ قرآن نے اس اجتماعی رسی کو حبل اللہ کا نام دیا ہے۔ تنظیم کی حقیقت کیا ہے اور تنظیمی عمل کی اہمیت کیا ہے۔ قرآن حکیم نے بڑے جامع انداز میں اس آیت کریمہ میں اس حقیقت کو واضح کر دیا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ (عمران، ۳: ۱۰۳)

''اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو۔''

تنظیم میں مرکزی نکتہ بحبل اللہ کا ہوتا ہے اور یہ نکتہ تنظیمی زبان میں تنظیمی حکم اور تنظیمی نظم کہلاتا ہے۔

اجتماعی قابلیت کا اظہار بصورتِ تنظیم

اسی تنظیمی عمل کو بلا استثنیٰ ہر ذی شعور نے اختیار کرنا ہوتا ہے۔ جمیعاً میں سب کے سب شامل ہیں۔ جمیعاً کی منزل کا حصول تبھی ہوتا ہے جب سب کے سب کے اپنی انفرادی حیثیت کو اس جمیعاً میں ضم کر دیتے ہیں تو تب ہی انفرادی عمل یہ جمیعاً کی صورت میں ڈھلتا ہے۔ اگر ایک دو افراد بھی الگ ہو جائیں اور چند افراد بھی جدا ہو جائیں۔ اگر ایک طبقہ روٹھ جائے اور ایک بہت بڑی تعداد میں ناراض ہو جائے تو اب حقیقی اور واقعی معنی میں جمیعا کا اطلاق ان پر نہیں ہو سکتا۔ جمیعاً کے لفظ کا تقاضا یہ ہے کہ سب کے سب افراد کو ان کی تمام تر قابلیت اور صلاحیت کے ساتھ اس میں شامل کیا جائے۔ کوئی اپنے انفرادی تشخص اور اپنی انفرادی پہچان کے ساتھ باہر نہ رہے، تو تبھی جمیعا کا کامل معنوی اطلاق ہو گا۔ جمیعاً صورۃً اور معناً جب کامل ہو گا تو تب ہی یہ بے مثال تنظیم بنے گی۔

اب کسی بھی تنظیم کو جمیعاً کی صورت میں رکھنے کے کیا کیا تقاضے ہیں، کیا کیا درپیش چیلنجز ہیں، کیا کیا مسائل ہیں اور کس قدر رکاوٹیں ہیں اور کتنے تحفظات اور خدشات ہیں۔ اب ان سارے مسائل، سارے چیلنجز اور ساری رکاوٹوں کو دور کرنے کی ذمہ داری اس تنظیم کے سربراہ، امیر، صدر اور سیکرٹری جنرل کی ہے۔ اگر وہ اس ذمہ داری سے کماحقہ سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے تو وہ اس ذمہ داری کا اہل ہے اور اگر وہ اس ذمہ داری کو ادا نہیں کر سکتا تو وہ بڑے سے بڑا قابل ہو کر بھی اس ذمہ داری کی اہلیت کاملہ کے معیار پر پورا نہیں اترتا ہے۔ چہ جائیکہ کوئی اس معاملے اور اس مسئلے کو سرے سے ایڈریس ہی نہ کرے تو وہ واقعتاً کسی بھی تنظیم کی امارت اور سربراہی کے لیے نااہل ہے۔

تنظیم، مسلسل نظم کا نام ہے

اب اس حبل اللہ کو جمیعاً کی صورت کیسے دی جائے تو قرآن نے اس کا ضابطہ اور طریقہ بھی سمجھا دیا ہے۔ جمیعاً، تنظیم کے ہر فرد کو تنظیمی جذبہ اعتصام کو اپنانا ہوگا۔ تنظیمی تعلق کو مضبوطی کے ساتھ قائم کرنا ہوگا اور اپنی ہر کاوش کو اعتصام بنانا ہوگا اور اپنی ہر تدبیر کو اعتصام کو قوت دینا ہوگی اور اپنی ہر سوچ کو اعتصام کی عملی حقیقت بنانا ہوگا۔ قوت اعتصام کو اپنی سوچ اور فکر پر غالب کرنا ہوگا۔ تب تنظیمی وجود قائم ہوسکے گا۔ اب جمیع کے جمیع افراد کا تعلق بحبل اللہ کے ساتھ اعتصام کی صورت میں ہوگا تو پھر معاشرے میں تفرقے اور تقسیم کا اندیشہ اور خطرہ نہ رہے گا۔ اگر کسی بھی وقت بحبل اللہ کے ساتھ جمیع افراد کا تعلق اعتصام کی کیفیت سے پست ہوجائے گا تو پھر قوم کا مزید تفرقہ اور انتشار میں مبتلا ہونے کا اندیشہ بڑھ جائے گا۔

اب تنظیم ہوگی مگر منتشر ہوگی اب تنظیم ہوگی مگر اس میں قوت نہ ہوگی۔ اب تنظیم ہوگی مگر اس میں اجتماعیت نہ ہوگی۔ اب تنظیم ہوگی مگر یہ جسد واحد نہ ہوگی، اب تنظیم ہوگی مگر کمزور اور لاغر ہوگی۔ گویا یہ تنظیم برائے نام کی تنظیم ہوگی جبکہ حقیقت میں تنظیم تو اپنے وجود میں ایک قوت اور ایک طاقت کا نام ہے۔ تنظیم کے ساتھ تعلق اعتصام میں تمام حائل رکاوٹوں کو خاطر میں نہیں لانا ہوگا۔ تمام ذہنی الجھنوں کو دور رکھنا ہوگا اور تمام شخصی کمزوریوں سے صرف نظر کرنا ہوگا اور تمام طبیعتوں کے یکساں میلان اور عدم میلان کو یکسر بھولنا ہوگا۔ تمام ہم مزاج لوگوں کو اکٹھا کرنا ممکن نہ ہوگا۔ تصور اعتصام پر حملہ تمام تر تحفظات، خدشات اور خطرات کے ساتھ رہنے کا امکان رکھنا ہوگا۔ تبھی کوئی تنظیم، تنظیم بنے گی اور تبھی اس کی شناخت بحبل اللہ کی صورت میں ہوگی اور تبھی اس میں تنظیمی وحدت جمیعاً کی صورت میں دکھائی دے گی۔ اگر یہ کچھ نہیں ہے تو پھر تنظیم بھی تنظیم نہیں ہے۔

تنظیمی ڈسپلن کی بنیاد ''اطیعوا'' ہے

اسی طرح تنظیمی ڈسپلن کی بنیاد بحبل اللہ کے ساتھ ساتھ ایک اور قرآنی اصطلاح اطیعوا اللہ ورسولہ کی صورت میں بھی ہے۔ کسی بھی تنظیم کا قیام بحبل اللہ پر قائم ہوتا ہے یا قرآنی حکم اطیعوا اللہ اطاعت الٰہی اور واطیعوا الرسول، اطاعت رسول پر استوار ہوتا ہے۔ جب تک تنظیم میں بحبل اللہ کی قوت کارفرما رہتی ہے اور جب تک تنظیم میں اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کی روح محرک بنی رہتی ہے۔ تنظیم اپنے وجود میں مضبوط اور مستحکم رہتی ہے مگر جوں ہی یہ روح تنظیم کمزور ہوجاتی ہے تو پھر تنازعوا کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ تنظیمی اختلافات و تنازعات تنظیمات کو برباد کردیتے ہیں اور تنظیمی جھگڑے تنظیمات کی مثبت

اللہ کی پہچان معرفت کہلاتی ہے۔ (شیخ الاسلام)

سرگرمیوں پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ باہمی اختلافات ہی تنظیمی و تحریکی سرگرمیاں بن جاتی ہیں۔ تنظیم آگے بڑھنے کی بجائے اپنے ہی افراد کے درمیان محصور ہو جاتی ہے۔ یوں تنازعات اور باہمی تحفظات میں الجھ جاتی ہے جس تنظیم میں مقامی جھگڑوں اور باہمی تنازعات کا غلبہ ہو وہ تنظیم اپنے اہداف اور مقاصد میں بری طرح ناکام ہو جاتی ہے۔

تنظیم کی کمزوری کے اسباب

اس کے دو سبب قرآن نے بیان کیے ہیں ایک تو وہ تنظیم فتفشلوا کے عمل میں پھنس جاتی ہے۔ وہ تنظیم کم ہمت ہو جاتی ہے اور اس کی اجتماعی قوت بزدلی کی صورت میں ڈھل جاتی ہے۔ وہ اندر سے ٹوٹنے کی وجہ سے کم قوت کی حامل ہو جاتی ہے اور اپنے اجتماعی اہداف کے حصول میں افراد کے ٹوٹنے اور بکھرنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے۔ تنظیم اپنے اجتماعی ارادوں اور اہداف میں نظری طور پر قابل مثال ہوتی ہے مگر ان کو عملاً بپا کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے۔ افرادی قوت کی کمزوری اور افرادی قوت کی ٹوٹ پھوٹ سے وہ تنظیم کمزوری اور پستی کا شکار ہو جاتی ہے۔

دوسرا نقصان اس تنظیم کا یہ ہوتا ہے کہ سالہا سال سے اس کا اجتماعی تشخص اہداف کے عدم حصول کے باعث بری طرح مجروح ہو جاتا ہے۔ ان کی اجتماعی قوت بکھرنے سے اس کا مجموعی رعب بھی معاشرے میں ختم ہو جاتا ہے اور یہ تنظیم وتذھب ریحکم کا شکار ہو جاتی ہے اور یہ اپنی عظمت کی بجائے اپنی پستی اور اپنی ذلت دیکھتی ہے۔ باہمی کشمکش دوسروں کی نظر میں اس تنظیم کو حقیر بنا دیتی ہے۔ نزاعات کا عام ہونا تنظیمی قوت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔

تنظیم اجتماعی طاقت کا نام ہے

جب تنظیم بحبل اللہ اور اطیعوا اللہ ورسولہ کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتی ہے تو ساری تنظیم میں باہمی اتحاد اور باہمی اعتماد بڑھتا رہتا ہے۔ یوں ساری تنظیم ایک ایک فرد کے ساتھ ایک اجتماعی قوت بن کر کھڑی ہوتی ہے اور اس طرح ایک تنظیمی انسان کے ساتھ ساری جماعت کی طاقت لگ جاتی ہے۔ اس لیے ایک آدمی اور ایک کارکن اپنے اندر ساری تنظیم اور ساری جماعت کی طاقت کو محسوس کرتا ہے اور جب تنظیم میں باہمی اتحاد و اتفاق نہ رہا تو اب ہر تنظیمی آدمی کی قوت بھی اکیلی رہ جاتی ہے اور اب اس کی وہ قوت جو بے شمار افراد کی قوت بنتی تھی وہ تنہائی کا شکار ہو کر اس کو پست ہمت کر دیتی ہے۔

اگر معاشرتی و عائلی حقائق پر غور کیا جائے تو ان سب میں تنظیم ہی کی قوت، محسوس اور غیر محسوس طور پر سمائی ہوئی نظر آتی ہے۔ قبیلہ اور خاندان بھی ایک تنظیم کی طرح کام کر رہے ہوتے ہیں، عائلی زندگی

دل کی بیداری اور حیاتِ قلبی کا نام معرفت ہے۔ (شیخ الاسلام)

بھی ایک تنظیمی قوت کی ابتدائی صورت ہے۔دوست واحباب کا حلقہ بھی ایک تنظیمی قوت کے ساتھ منظم رہتا ہے۔سماجی ومعاشرتی تعلقات اور سپورٹس بھی تنظیمی عمل کے ذریعے پروان چڑھتے ہیں۔ایک کلاس کا نظام بھی تنظیمی عمل کے ذریعے مستحکم ہوتا ہے۔گھر کا نظام بھی تنظیمی عمل کے ذریعے احسن صورت میں فروغ پاتا ہے۔عزیز واقارب کے ساتھ رشتے اور تعلقات بھی ایک تنظیمی عمل اور اجتماعی نظم کے ساتھ اعلیٰ اور بہتر ہوتے ہیں۔انسانی حسب بھی ایک تنظیمی عمل کے ذریعے ارتقا کی منزلوں کی طرف بڑھتا ہے اور انسانی نسب بھی ایک نظم کے ذریعے بہتر طور پر جانا جاتا ہے۔

تنظیم عقلمند انسان کے لیے لازم ہے

تنظیم اور نظم انسانی زندگی کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ نظم و تنظیم ہی سارے انسانوں کو اکٹھا کر کے فرد واحد اور جسد واحد کی صورت میں ڈھال دیتے ہیں۔اب وہ دیکھنے میں بظاہر ایک فرد ہوتا ہے مگر اس کے پیچھے پوری جماعت، ساری تنظیم اور سارے خاندان کی طاقت کھڑی ہوتی ہے۔ تنظیمی عمل کا اختیار کرنا عقلمند لوگوں کا کام ہے، بیوقوف اور احمق لوگ ہمیشہ منتشر اور بکھرے رہتے ہیں اور ہمیشہ بکھرے رہنا اور منتشر رہنا ہی ان کا مقدر ہوتا ہے۔ نظم و ضبط اور تنظیم و انتظامات اجتماعی زندگی کے ساتھ ساتھ انفرادی زندگی میں بھی لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان کو اپنانا زندگی کو حسین و خوبصورت بنانا ہے اور ان کو ترک کرنا زندگی کی خوبصورتی کو انسانوں سے دور کرنا ہے۔انسان کا سب سے مضبوط عمل اور احسن عمل اور سب سے خوبصورت عمل ہی تنظیمی عمل ہے۔ یہ عمل ہی انسان کی شخصیت کو چار چاند لگاتا ہے۔اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہمیں بہت زیادہ راہنمائی دیتا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ یحب عمل احدکم عملاً ان یتقنہ۔

(شعب الایمان، باب فی الامانات وما یجب من ادائھا الی اہلھا، ج ۷، ص ۲۳۲)

باری تعالیٰ تمھارے ہر کام میں یہ پسند کرتا ہے کہ اسے عمدگی اور سلیقہ سے کیا جائے۔

تنظیم شعور و سلیقہ دیتی ہے

سلیقہ مندی کا کام ہی تنظیمی کام ہے، بد نظمی اور بد سلیقی، بدانتظامی ہی کسی بھی انسانی کام کو خراب کرتی ہے۔اسی طرح قرآن ہمیں ہر کام کو نظم و ضبط، بہتر انتظام و انصرام اور اعلیٰ ترتیب و تہذیب کے ساتھ انجام دینے کی طرف یوں متوجہ کرتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔(الصافات ۳۷: ۲)

”قسم ہے قطار در قطار صف بستہ جماعتوں کی۔“

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں ہم یہ جانتے ہیں کہ ہر کام میں نظم وضبط اور ترتیب وسلیقہ کا لحاظ رکھنا دین میں مطلوب ومقصود ہے اور باری تعالیٰ کو انسانوں کا وہ کام جو سلیقے وطریقے سے ادا کیا جائے وہ بہت زیادہ پسند ہے۔ باری تعالیٰ کے سارے احکام واوامر بھی ہمیں سلیقہ وطریقہ اور نظم وتنظیم اور ہر کام کی احسن بجاآوری کا اسلوب ہی سکھاتے ہیں۔ اب یہاں یہ بھی ممکن تھا کہ فرشتے صف باندھنے کی بجائے اور صف در صف ہونے کی بجائے منتشر انداز میں جمع ہو جاتے ہیں لیکن اس سے بد نظمی ظاہر ہوتی۔

اس لیے صف بندی کے تنظیمی عمل کو باری تعالیٰ نے بہت زیادہ پسند کیا ہے۔ انسانوں کے اچھے اوصاف میں سے سب سے پہلا وصف نظم وضبط کی پابندی ہے اور یہ نظم وضبط ہی کسی فعل کو موثر اور نتیجہ خیز بناتا ہے۔ بد نظمی سے بے برکتی آتی ہے اور یہ رفع خیر اور رفع رحمت کا سبب ہے۔ اس لیے اعلیٰ انسانی نظم وانتظام کو باری تعالیٰ بہت زیادہ پسند کرتا ہے اور پوری کائنات ہمارے سامنے باری تعالیٰ کے اعلیٰ نظم وضبط اور بہترین انتظام وانصرام کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ اس لیے باری تعالیٰ اس کائنات میں ان حقائق کو جاننے اور سمجھنے کے لیے ہمیں یوں ترغیب دیتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن، افلا یتفکرون، کبھی افلا ینظرون کے کلمات کے ساتھ ہمیں کائناتی نظم کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

اسلام کی تعلیمات اور درس نظم وضبط

ارکان اسلام میں سے نماز بھی ہمیں نظم وضبط اور ایک تنظیمی عمل سکھاتی ہے۔ اس میں وقت کی پابندی بھی ہے اور لوگوں کا اجتماع بھی ہے، اس اجتماع کو تنظیمی عمل کے ذریعے زیادہ سے زیادہ نافع بنایا جاسکتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے نماز کے لیے جمع ہونا ان کے یک جان ہونے کا پیغام دیتا ہے۔ مقتدی کا اپنے امام کی ہر ہر ادا میں پیروی کرنا اس کو نظم وضبط کی تعلیم دیتا ہے۔ جمعۃ المبارک اور عیدین مبارک کے اجتماعات اسی نظم کی بڑی واضح مثال ہیں۔ یہ پرشکوہ اجتماعات مسلمانوں کی اجتماعیت میں وحدت کو قائم اور ثابت کرتے ہیں۔ غرضیکہ تمام ارکان اسلام اور اسلام کی ساری تعلیمات میں نظم وضبط کی بے پایاں اہمیت ہے۔ اسلام نے معاشرے کو مضبوط و مستحکم بنیادوں پر چلانے کے لیے نظام حکومت کا تصور بھی دیا ہے۔ اقتدار اعلیٰ کا مالک اسلام نے اللہ کی ذات کو ٹھہرایا ہے تاکہ حکومتی اقتدار انسان کو اپنی قوت وطاقت کے بل بوتے پر گمراہ نہ کرے اور انسان ہمیشہ اپنے نیابتی نظم میں اپنے فرائض امارت ادا کرتا رہے۔

شیخ الاسلام کا کمال، منہاج القرآن تنظیم کا قیام

ان سب علمی حقائق کی روشنی میں جب ہم منہاج القرآن انٹر نیشنل کے تنظیمی نظام اور مکمل سیٹ اپ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ نظام اوپر سے نیچے کی طرف اور نیچے سے اوپر کی طرف مسلسل پھیلتا اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ شیخ الاسلام، نابغہ عصر، ڈاکٹر طاہر القادری نے منہاج القرآن کو ایک عالمی تنظیم کی شکل اس لیے دی ہے تاکہ اس سے وابستہ افراد ایک عظیم مقصد حیات کو اپنی زندگیوں میں مقرر کر سکیں اور حاصل کر سکیں اور ایک خاص ہدف حیات کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا سکیں۔ اپنی ساری توانائیاں اور اپنی زندگیاں اس عالمگیر مقصد اور مشن کے حصول کے لیے وقف کر سکیں۔ وہ مقصد اور مشن احیائے اسلام، غلبہ دین حق کی بحالی کا ہے اور اس کی عملی حقیقت اس دھرتی کے نظام و تنظیم کو مصطفوی نظام و اسلامی تنظیم میں بدلنے کا ہے۔

اس مشن کا حصول جماعت اور تنظیم کے بغیر نہیں ہو سکتا، کوئی بھی جماعت، تنظیم کے بغیر وجود میں نہیں آسکتی، کوئی بھی تنظیم امیر کے بغیر نامکمل رہتی ہے اور امیر کارکنوں کے بغیر اپنی کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور کارکن تنظیم کے بغیر اپنی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ کارکن کسی بھی تنظیم کی بنیاد اور اساس ہوا کرتا ہے اور ایک متحرک کارکن اور فعال عہدیدار ہی تنظیم کی عمارت بھی ہے اور کسی بھی تنظیم کا اجتماعی تشخص بھی ہے۔ کارکن تنظیم کے بغیر اپنی پہچان میں نامکمل ہے اور ایک کارکن کے لیے کسی جماعت اور کسی تنظیم کے ساتھ وابستہ ہونے میں ہی کل خیر و برکات ہے اور ایسا کارکن و عہدیدار ہی اللہ کی مدد و نصرت کا مزید حقدار ہوتا ہے۔

اس لیے کہ اللہ کا وعدہ ہے ید اللہ علی الجماعۃ، اللہ کی مدد تنظیم اور جماعت کو میسر آتی ہے۔ اس لیے ہر کارکن کی ذمہ داری ہے کہ علیکم بالجماعۃ و ایاك و الفرقۃ جماعت اور تنظیم کو اختیار کرنا اور جماعت و تنظیم کے ساتھ وابستہ ہونا، اطاعت رسول کی ایک صورت ہے، جماعت و تنظیم سے دوری ید اللہ علی الجماعۃ کی برکات اور خیرات سے محروم ہونا ہے اور خود کو الفرقۃ جماعت اور تنظیم سے دور لے جانا ہے۔

شیخ الاسلام کا دنیا کا سب سے بڑا تنظیمی نیٹ ورک

شیخ الاسلام نے فکر قرآنی اور فکر نبوی ﷺ سے مستفید ہوتے ہوئے افراد معاشرہ کو منہاج القرآن تنظیم کے ساتھ وابستہ ہونے کی دعوت عام دی ہے۔ جو شخص بھی اپنی انفرادی زندگی کے مقصد کے علاوہ کسی اجتماعی مقصد کے لیے اپنی زندگی بسر کرنا چاہتا ہو، اس کے لیے بہترین انتخاب منہاج

القرآن کی تنظیم ہے۔ منہاج القرآن کا تنظیمی کام اس کے قیام کے بعد 80ء کی دہائی میں شروع ہوا جو پاکستان کے تمام صوبوں، شہروں، قصبوں اور دیہاتوں سے پھیلتا ہوا دنیا کے بڑے بڑے براعظموں تک پھیل چکا ہے۔ آج منہاج القرآن کی تنظیم اپنے قومی اور بین الاقوامی تنظیمی نیٹ ورک کے اعتبار سے دنیا کا سب سے بڑا تنظیمی نیٹ ورک رکھنے والی تنظیم بن چکی ہے۔

شیخ الاسلام کا عصر حاضر میں سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اس قوم کو اجتماعی مقصد حیات بھی دیا ہے اور اس قوم کے ہر فرد کو قوم کے لیے بھی جینے کا درس دیا ہے۔ حتی کہ قوم سے بڑھ کر امت کے لیے بھی جینے کا سلیقہ دیا ہے۔ قوم کے ہر فرد کو بلااستثنیٰ اپنے کارواں میں شامل کیا ہے، ہر درد دل رکھنے والے شخص کو منہاج القرآن کا کارکن، عہدیدار اور رہبر اور راہنما بنایا ہے۔

منہاج القرآن تنظیم کے ذریعے قیادت سازی

شیخ الاسلام نے معاشرے کے نوجوان کو منہاج القرآن یوتھ لیگ کا کارکن اور عہدیدار بنایا ہے، کبھی کسی طالب علم نوجوان کو MSM کا کارکن اور عہدیدار بنایا ہے اور عمر سے زائد رجال معاشرہ کو تحریک منہاج القرآن کا کارکن اور عہدیدار اور رہبر وراہنما بنایا ہے اور معاشرے کی خواتین کو منہاج القرآن ویمن لیگ کی کارکن اور عہدیدار بنایا ہے۔ اس تنظیمی عمل کو مزید تقسیم در تقسیم کے عمل سے گزارتے ہوئے شعبہ جاتی ذمہ داریوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر شعبے کو ایک تنظیم کا درجہ دے دیا ہے۔ آج منہاج القرآن انٹرنیشنل کے تنظیمی سیٹ اپ کو دیکھیں تو یہ نیچے یونٹ سے شروع ہوتا ہے اور پھر یوسی کی تنظیمات کی طرف بڑھتا ہے وہاں سے ٹاؤنز کی تنظیمات کی طرف آتا ہے اور پھر وہاں سے تحصیل اور ضلع سطح کا تنظیمی سیٹ اپ آتا ہے۔

پھر وہاں سے صوبے کے تنظیمی سیٹ اپ کی طرف بڑھتا ہے وہاں سے یہ مرکز کے تنظیمی سیٹ اپ کی طرف آتا ہے۔ ہر تنظیم میں 10 سے 15 افراد تک لازمی ہوتے ہیں اور پھر یہ سیٹ اپ ہر سطح پر تنظیمی نیٹ ورک کا ایک وسیع سلسلہ قائم کر دیتا ہے۔ جس میں یہ چند سے شروع ہو کر سینکڑوں عہدیداروں اور سینکڑوں سے ہزاروں عہدیداروں اور ہزاروں سے لاکھوں عہدیداروں کی طرف مسلسل بڑھتا چلا جاتا ہے اور اسی طرح کا منہاج القرآن کا تنظیمی سیٹ اپ ملکی سطح کے علاوہ 100 سے زائد بیرون ممالک کی سطح پر بھی قائم ہے۔ غرضیکہ اندرون ملک ہو یا بیرون ملک ہو منہاج القرآن کے تنظیمی سیٹ اپ میں لاکھوں لوگ شامل

تصوف تزکیہ نفس اور قلب و باطن کی صفا و جلا کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

ہیں۔اس اعتبار سے منہاج دنیا کی سب سے بڑی منظم اور سب سے بڑی فعال تنظیم ہے جس سے وابستہ ذمہ داران اور عہدیداران اپنی عزت و ناموس اور اپنی جان و مال اور اپنی قوی غیرت و حمیت کے ساتھ اس کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ یہ مخلص لوگ ہیں اور یہ عظیم قائد کے جانثار ہیں۔ تاریخ ان کی قربانیوں پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہے۔ ان میں سے ہر کوئی انتھک ہے اور بے مثل وفادار ہے اور ہر لمحہ جانثار ہے۔

منہاج القرآن تنظیم کا امتیازی تشخص

افرادی قوت کا اتنا بڑا تربیت یافتہ اور فکری واضحیت کا حامل کوئی طبقہ منہاج القرآن کے علاوہ کسی اور جماعت اور تنظیم کے پاس نہیں ہے۔ یہ منہاج القرآن پر در رسالت ﷺ سے آنے والے فیوضات کی ایک معمولی سی جھلک ہے۔

بلاشبہ عصر حاضر نے شیخ الاسلام جیسا کوئی اور اعلیٰ درجے کا منتظم اور کوئی بے مثل مدبر اور کوئی قابل فخر تنظیم ساز کم ہی دیکھا ہوگا جس نے انتہائی تھوڑے عرصے میں نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے ایک سو سے زائد ممالک میں تحریک کا عالمگیر تنظیمی نیٹ ورک قائم کر دیا ہے اور جو سینکڑوں تنظیمی و اسلامی مراکز کی صورت میں پوری دنیا میں اپنے وجود پر خود گواہ و شاہد ہے۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل کا نیٹ ورک دنیا کے تمام براعظموں میں پھیلا ہوا ہے۔ ہزاروں، لاکھوں لوگ اس کے باقاعدہ رفقاء اور عہدیداران ہیں۔ تحریکی کارکن لاکھوں سے متجاوز ہیں، یہ دنیا میں جہاں بھی ہیں یہ سب کے سب ایک تنظیمی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ اس بناپر یہ سب کے سب مل کر ایک مضبوط تنظیمی طاقت اور ایک مستحکم تنظیمی قوت اور ایک ناقابل تسخیر اجتماعیت بنتے ہیں۔ بلاشبہ یہ بے مثال اور بے نظیر تنظیمی نیٹ ورک شیخ الاسلام کی تنظیمی صلاحیت اور قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور آپ کی قائدانہ اور رہبرانہ حیثیت کی زندہ اور عملی شہادت ہے۔ یقیناً وہ اپنے تنظیمی عمل کی عدم مثلیت سے ایسے میر کارواں ثابت ہوئے ہیں جس کی طرف اقبال نے یوں اشارہ کیا ہے:

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے

توبہ تبدیلی کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

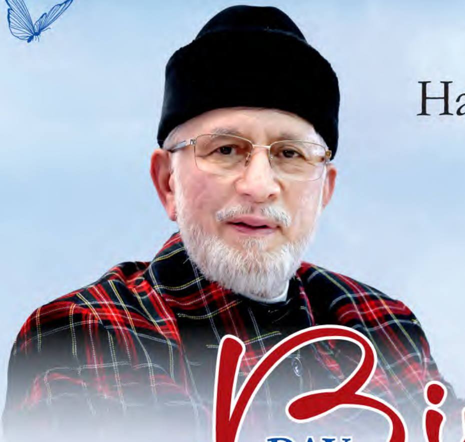

Happiest 73rd Birth DAY

To all the devoted individuals and associates of Minhaj-ul-Quran who contribute to the essence of this Mustafavi mission. Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri's presence has truly been a divine gift, illuminating our hearts with the love of Allah Almighty and His beloved Prophet (pbuh) and reconnecting our relation with the foregone values of Islam. In an era marked by challenges, Shaykh-ul-Islam has been a source of enlightenment, dispelling the shadows of ignorance and leading us towards Sirat-al-Mustaqeem (The Path of Righteousness). His commitment to fostering the culture of seeking knowledge and imparting tolerance has been instrumental in dismantling barriers and fostering unity within our diverse communities globally. As we celebrate this special day, let us renew our commitment to carry forward his vision and ideals to every facet of our society. By embracing and embodying the values he has instilled in us, we contribute to building a world characterized by compassion, acceptability, harmony and all human values. On this occasion, I extend heartfelt prayers for Shaykh-ul-Islam's continued good health and well-being. May Allah Almighty bless him with a long and prosperous life, and may we remain steadfast in our dedication to the noble cause. May our collective efforts lead us to His divine grace in this world and the Hereafter. Ameen.

DR GHAZALA HASSAN QADRI

اہلِ حق کا ہر عمل محض رضائے الٰہی کی خاطر ہوتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

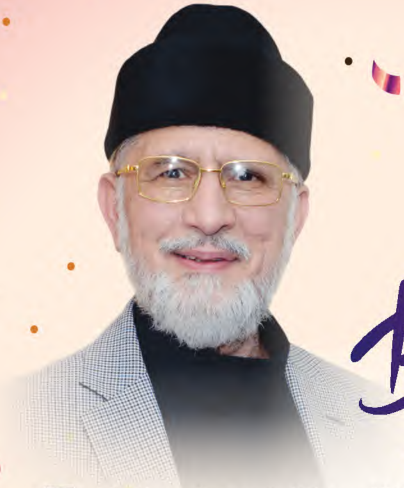

Happiest 73rd Birthday

I wish all members and affiliates of Minhaj-ul-Quran International around the globe a happy Quaid day. Today marks the 73rd birthday of our visionary leader, Huzoor Shaykh-ul-Islam Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri, whose presence has been a divine blessing in our lives. On this auspicious occasion, we reflect on the profound impact of Huzoor Shaykh-ul-Islam's teachings and vision, which continue to guide us towards enlightenment and progress in this life and the hereafter. His wisdom has been a beacon of light, dispelling the darkness of ignorance that plagues our society.His commitment & efforts towards building a peaceful society and his works regarding interfaith dialogue has been instrumental in dismantling the foundations of extremist ideologies and fostering harmony and understanding in our communities. Through his teachings, we find the strength to disconnect from the allure of worldly temptations, rekindling our connection with the noble teachings of the Holy Prophet (PBUH).As we celebrate this momentous day, let us collectively pledge to carry the torch of Huzoor Shaykh-ul-Islam's teachings and ideology to every corner of our society and beyond. By spreading Huzoor Shaykh-ul-Islam's vision & mission to the masses, we will contribute towards bringing all segments of the society together and make this world a better place to live. May Allah Almighty through the Waseelah of the Holy Prophet (PBUH) grant him a long and healthy life, filled with divine blessings. May we continue to be guided by his wisdom and remain in His blessed company in this world and the Hereafter. Ameen.

MRS FIZZA HUSSAIN QADRI

تمام عباداتِ الٰہیہ کا مقصد حصولِ تقویٰ ہے۔ (شیخ الاسلام)

شیخ الاسلام..... مخزنِ علم و عرفاں

مسز فریدہ سجاد
انچارج ویمن سیکشن (FMRi)

اچھا قائد وہ ہے جو زمانہ شناس، علم و حکمت کا خوگر اور حق و باطل میں تمیز کرنے والا ہو۔ جو اپنے ویژن اور بصیرت کی بنا پر لوگوں کو کسی اہم مقصد پر جمع کر کے نہ صرف ان میں تحرک پیدا کرتا ہے بلکہ انہیں سوئے منزل بھی گامزن کرتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مفادات پر قومی مفادات کو فوقیت دیتا اور اقتدار کی حرص سے مبرا قوم کے تابناک مستقبل کے لیے ہمہ وقت فکر مند رہتا ہے۔ وہ وسیع سوچ کا مالک اور حقیقت پسندی سے کام لیتا ہے۔ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ قائد ہمیشہ متاثر کن مبلغ ہوتا ہے۔ جس کی زبان سے نکلنے والا ایک ایک لفظ اس کی قوم کے لیے قانون کی حیثیت رکھتا ہے اور جس کی ایک آواز پر منتشر افرادِ ملت متحد ہو جاتے ہیں۔ قیادت کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ قائد اگر شیر کی مانند ہو تو اس کے پیچھے چلنے والی بھیڑیں بھی خود کو شیر جیسا محسوس کرتی ہیں۔

عصرِ حاضر میں ہم اگر دیکھیں تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ذات میں وہ تمام تر قائدانہ صلاحیتیں موجود ہیں جو اپنی سیرت و کردار اور فہم و فراست سے کم اہلِ علم کو شیر کی مانند بنا دیتی ہیں۔ راقمہ کی نظر میں شیخ الاسلام پیدائشی (By- birth) قائد ہیں۔ جو قیادت کے اوصاف اور کردار کی

زبان دِل کی ترجمان ہے۔ (شیخ الاسلام)

تاثیر لے کر پیدا ہوئے ہیں۔ آپ زندگی میں جس مقام پر کھڑے ہوئے اور آپ کو جس طرح کے حالات درپیش آئے، آپ کی فطرت میں قیادت خود بخود جھلکتی ہوئی نظر آئی۔

شیخ الاسلام کا شمار ہمہ جہت شخصیت کے حامل نابغۂ روزگار ارباب علم و حکمت میں ہوتا ہے۔ آپ علمی میدان میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اگرچہ آپ کے علمی و عملی کمالات کا صحیح ادراک اربابِ علم ہی کر سکتے ہیں تاہم راقمہ اپنی کم علمی اور محدود فہم و فراست کے ساتھ حسب سابق امسال بھی قائد ڈے کے موقع پر اپنی بساط کے مطابق درج بالا عنوان کا سرسری خاکہ اپنے قارئین کی نذر کر رہی ہے اور اہلِ علم کو ''میرا قائد سلطنت علم کا بے تاج بادشاہ'' کے عنوان پر قلم اٹھانے کی دعوت دے رہی ہے کہ وہ نوکِ قلم سے شیخ الاسلام کے علمی و تحقیقی اور تجدیدی کارہائے نمایاں کی وسعت، گہرائی اور مختلف جہات سے طلباء و محققین کو روشناس کروانے کا فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام کی شخصیت میں دو نایاب خصوصیات کا طاقتور امتزاج موجود ہے۔ جس نے آپ کو علم کی دنیا میں علم کا بحرِ بیکراں بنایا:

(1) علم کی جستجو

(2) گہری دانش و بینش

بچپن میں ہی شیخ الاسلام کی ذات میں علم و فضل کے اوصاف نمایاں اور حصولِ علم کی رغبت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے مروجہ اسلامی نصاب اور درسِ نظامی باقاعدہ پڑھنے سے قبل محض سات آٹھ سال کی عمر میں علم العقیدہ والکلام، تصوف و روحانیت اور فقہ و سیرتِ رسول ﷺ پر مشتمل کثیر کتب کا مطالعہ کیا جبکہ باقاعدہ رسم بسم اللہ 1963ء میں مدینہ طیبہ میں بارہ سال کی عمر میں حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی سے نسبت تلمذ سے ہوئی۔ اس ذریعے سے آپ کو صرف ایک واسطے کے ساتھ اعلیٰ حضرت سے شاگردی کی نسبت حاصل ہوئی۔ بچپن میں آپ نے جب سیال شریف میں حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کے سامنے تقریر کی تو انہوں نے بے ساختہ فرمایا:

''اس بچے پر ہمیں فخر ہے۔ وہ دن دور نہیں جب یہ بچہ آسمان علم و فن پر ایک نیر تاباں بن کر درخشندہ و تابندہ ہو گا۔''

اسی طرح لڑکپن میں غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی نے جب آپ کا پُر جوش خطاب سنا تو فرحت و مسرت سے فرمایا:

''اس نوجوان سے ہماری امیدیں وابستہ ہیں۔ یہ ایک عالم کو فیض یاب کرے گا۔''

اللہ رب العزت کے فضل و کرم، آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی توجہات اور صالح ہستیوں کی دعاؤں

راستے کی تلاش ہمیشہ مقصدیت پر دلالت کرتی ہے۔ (شیخ الاسلام)

اور نیک تمناؤں کا ہی اثر تھا کہ آپ نے نہ صرف بہترین اساتذہ کرام سے علمی فیض حاصل کیا بلکہ علومِ شریعہ کے ساتھ ساتھ علومِ عصریہ میں بھی آپ نے اعلیٰ گریڈز کے ساتھ ڈگریز حاصل کیں۔ آپ نے Punishment in Islam ,Their Classification and Philosophy کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کی ذات میں حرمین شریفین، بغداد، شام، لبنان و طرابلس، مغرب و شنقیط (مراکش و موریطانیہ)، یمن (حضر موت) اور برصغیر پاک و ہند کی شہرہ آفاق علمی و روحانی شخصیات کے لامحدود فیوضات مجتمع ہیں۔ جن کے طُرق سے آپ کی سند کا اتصال ائمہ حدیث و تصوف اور حضور نبی اکرم ﷺ کی مقدس بارگاہ تک جاتا ہے۔ آپ نے اپنے سلسلہ سند کی دو کتب اسانید (1) الجواھر الباھرۃ فی الأسانید الطاھرۃ (2) السبل الوھبیۃ في الأسانید الذھبیۃ میں اپنے پانچ سو سے زائد طُرقِ علمی کا ذکر کیا ہے۔

گویا شیخ الاسلام کی زندگی کا طائرانہ جائزہ لینے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ کی شخصیت صرف ایک دو پہلوؤں تک ہی محدود نہیں بلکہ بیک وقت جمیع پہلوؤں کو اپنی جدوجہد کے احاطے میں لے کر میدانِ عمل میں کارفرما ہے۔

آپ کی تجدید و احیائے دین کے باب میں سرانجام دی گئی خدمات کو دیکھتے ہوئے اب آپ کے ناقدین بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ آپ اس صدی کے مجدد ہیں۔ عصرِ حاضر میں آپ کی شخصیت حضور نبی اکرم ﷺ کی درج ذیل حدیث مبارک کی مصداق نظر آتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَقُوْمُ بِدِيْنَ اللهِ إِلَّا مَنْ حَاطَهُ مِنْ جَمِيْعِ جَوَانِبِهِ. (مسند الفردوس للدیلمي، 190/5، الرقم/7920. دلائل النبوۃ لأبي نعیم، ص/282. تاریخ ابن عساکر، 299/17)

”اللہ تعالیٰ کے دین کو صرف وہی قائم کر سکے گا جو اس کی تمام جہات کا احاطہ کرے گا (یعنی تجدیدِ دین کا فریضہ تبھی ادا ہوسکے گا جب دین کے تمام گوشوں اور پہلوؤں پر کام ہوگا)۔“

کیونکہ آج کے دور میں تجدیدِ دین درحقیقت وہی ہے جو دین کے تمام میادین میں ہو، کیونکہ آج دینی اقدار من حیث المجموع زوال کا شکار ہیں۔ ماضی قریب میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ ایک فردِ واحد نے اپنی فکر و دانش اور فہم و فراست سے ملتِ اسلامیہ کی اصلاح کے لیے اتنے مختصر دورانیے میں اتنی زیادہ علمی خدمات انجام دی ہوں، بلاشبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہی عالمِ اسلام کی علمی و فکری اور ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ آپ کی صرف علمی خدمات کی ہی فہرست بہت طویل ہے۔ اختصار

اسلام کی اصل تعلیم اعتدال اور میانہ روی ہے۔ (شیخ الاسلام)

کے پیشِ نظر چند اہم علمی خدمات درج کی جاتی ہیں:

- شیخ الاسلام نے دینِ اسلام کے لیے سو سال کے علمی، تحقیقی، فکری، نظریاتی، روحانی، سیاسی، سائنسی اور اقتصادی عملی اثاثہ کو جدید تقاضوں کے مطابق تحریک منہاج القرآن کی صورت میں ایک پلیٹ فارم پر مرتکز کر دیا ہے۔ آج آپ کی قائم کردہ تحریک دنیا میں 90 سے زائد ممالک میں اسلام کا آفاقی پیغامِ امن و سلامتی عام کرنے کے لیے مصروفِ عمل ہے۔
- سینکڑوں موضوعات پر ایک ہزار سے زائد کتب تصانیف کی ہیں۔ جن میں سے 640 کتب اردو، عربی اور انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہیں۔ آپ نے قدیم و جدید ہر طرح کے سینکڑوں موضوعات پر 10 ہزار سے زائد خطابات اور دروس دیے ہیں۔ آپ کی تمام تصانیف و تالیفات، ترتیب و تدوین مواد قلزم ذخّار کا درجہ رکھتی ہیں اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر قیامِ امن اور تعلیماتِ اسلامیہ کے رخ روشن کو دنیا کے سامنے دلائل و براہین کے ساتھ پیش کرنے کی عملی جدوجہد دینِ اسلام کا وہ عظیم اثاثہ ہے جو اقوامِ عالم، امتِ مسلمہ اور پاکستانی قوم کی صدیوں تک رہنمائی کرتا رہے گا۔
- آپ کی کتب کے دنیا کی دیگر زبانوں میں بھی تراجم ہو رہے ہیں۔ اگرچہ پرنٹنگ پریس وغیرہ کو شروع ہوئے بھی دو تین صدیاں بیت چکی ہیں، لیکن ایسا کبھی تاریخ میں نہیں ہوا کہ کسی کی زندگی میں ہی اس کی پانچ سو سے زائد کتب طبع ہو چکی ہوں۔ یہ شیخ الاسلام کی تجدیدی خدمت ہے۔
- علوم القرآن ہوں یا علوم الحدیث؛ اِیمانیات و عبادات ہوں یا اِعتقادیات (اُصول و فروع)؛ سیرت و فضائلِ نبوی ہوں یا ختم نبوت اور تقابلِ اَدیان؛ فقہیات ہو یا اَخلاق و تصوف؛ اَوراد و وظائف؛ اِقتصادیات و سیاسیات ہو یا فکریات؛ دستوریات ہو یا قانونیات؛ شخصیات ہوں یا سوانح؛ سائنس ہو یا حقوقِ اِنسانی، عصریّات ہو یا اَمن و محبت اور ردّ تشدد و اِرہاب یا سلسلہ تعلیماتِ اِسلام؛ الغرض شیخ الاسلام نے ہر موضوع پر نادر کتب تالیف کی ہیں۔
- قرآن فہمی کے باب میں آپ کا ایک عظیم شاہ کار 8 جلدوں اور 5 ہزار موضوعات پر مشتمل مضامینِ قرآن کا مجموعہ 'اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقُرْآنِيَّة (قرآنی اِنسائیکلوپیڈیا)' ہے۔
- آپ نے اردو زبان میں نہایت ہی آسان، سلیس اور تفسیری شان کا حامل ترجمہ لکھا ہے جو کہ عرفان القرآن کے نام سے موسوم ہے۔ جب کہ آپ نے مغربی ممالک میں بسنے والی مسلم نوجوان نسل کے لیے موجودہ دور کی سلیس انگلش زبان اور محاورہ میں The Manifest Quran

نیک گمان سے اُخوت اور اتحاد قائم ہوتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

کے نام سے انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کی واحد مثال ہے کہ قرآن مجید کے کسی مترجم نے عربی سے براہ راست دو دیگر زبانوں میں بیک وقت قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہو۔

- شیخ الاسلام تفسیر کے باب میں بھی اجتہادی نوعیت کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں، آپ نے عربی زبان میں ایک جامع تفسیر مرتب کی ہے جو 20 جلدوں پر مشتمل ہوگی۔

- گزشتہ دو صدیوں میں علمی نوعیت کے کام زیادہ تر حواشی اور شروحات کی نوعیت کے تھے۔ شیخ الاسلام نے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق ایک ایک موضوع اور اس کی جزئیات کو قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے ثابت کر کے قرآن و سنت کا ایک compendium اُمتِ مسلمہ کے سامنے پیش کیا جو بلاشبہ آپ کی ایک انفرادی اور تجدیدی خدمت ہے۔ جس کو آپ نے نصف صدی سے بھی کم عرصہ میں میدان علمیہ و فکریہ اور ذہنیہ کا احاطہ کرتے ہوئے احیائے اسلام اور تجدیدِ دین کا حق ادا کر دیا ہے۔

- آپ نے عصری تقاضوں اور ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے نئی ابواب بندی کے ساتھ احادیث کے متعدد مجموعے لکھے، جن کی اب تک کی تعداد 120 سے زائد ہے۔آپ نے علم حدیث میں 60 سے زائد موضوعات پر اربعینات تحریر فرمائیں جو کہ اردو ترجمہ اور تخریج و تحقیق کے ساتھ مرتب کی گئی ہیں اور ہر اربعین کے شروع میں اس موضوع سے متعلق قرآنی آیات کو بھی جمع کیا گیا ہے جبکہ بعض مقامات پر احادیث کی شروحات میں محدثین کے اقوال بھی پیش کیے گئے ہیں۔

- آپ نے آٹھ جلدوں پر مشتمل علوم الحدیث کے موضوع پر الموسوعة القادرية في العلوم الحديثية کے نام سے عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا ترتیب دیا ہے۔ اِس موسوعہ کے ذریعے آپ نے حجیتِ حدیث و سنت کے باب میں عظیم الشان خدمت سرانجام دی ہے۔ آپ نے انکارِ حدیث اور حدیث کے مقام و مرتبہ کو کم کرنے کے فتنہ کا قلع قمع کر دیا ہے۔

- جَامِعُ السُّنَّة فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخرُ الأُمَّة (Encyclopaedia of Sunnah) علم الحدیث میں مختلف النوع جدید موضوعات پر مشتمل چالیس جلدوں کا مجموعہ آپ کی ضخیم ترین تصنیف ہے۔ یہ کتاب 25000 احادیث پر مشتمل ہے۔ جو جلد چھپ کر منظرِ عام پر آ رہی ہے۔

- آپ نے قیامِ امن اور انتہا پسندی و دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اُردو، انگریزی اور عربی زبان میں 46 کتب پر مشتمل 'فروغِ امن اور اِنسدادِ دہشت گردی

اِسلام محض علم کا نہیں، بلکہ علم اور عمل دونوں کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

کا اِسلامی نصاب (Islamic Curriculum on Peace and Counter-Terrorism) تشکیل دیا ہے۔

- 1994ء میں جب پاکستان میں کوئی سرکاری ویب سائٹ موجود نہ تھی اور یونیورسٹیوں، اخبارات، بینک و دیگر کاروباری اِداروں میں سے بھی کوئی اِدارہ آن لائن نہیں تھا۔ اس وقت www.minhaj.org کو کسی آرگنائزیشن کی پہلی پاکستانی ویب سائٹ ہونے کا اِعزاز حاصل ہوا۔ منہاج اِنٹرنیٹ بیورو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے احکامات اور ہدایات کے مطابق ویب ڈویلپمنٹ کی اہمیت کے پیش نظر اِسلامی تعلیمات کے وسیع تر فروغ، اسلام کے بارے میں عالمی سطح پر پھیلائی جانے والی افواہوں اور خدشات کا اِزالہ کرنے کے لیے اور اِسلام کا نکھرا ہوا حقیقی چہرہ دکھانے کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔
- طلباء و طالبات کے لیے منہاج یونیورسٹی لاہور (MUL) قائم کی ہے۔ جس میں شاندار اور منفرد نوعیت کے ڈگری پروگرامز جاری ہیں۔ محنتی اور تجربہ کار تدریسی عملہ طلبہ و طالبات کو معیاری تعلیم و تربیت فراہم کررہا ہے۔ مستحق طلبہ و طالبات کو کروڑوں روپے کا مالی ریلیف فراہم کیا رہا ہے۔ یہ واحد یونیورسٹی ہے جس میں انتہا پسندی کے خاتمے اور بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لیے School of Peace and Counter Terrorism اور تصوف کے شعبہ جات قائم کیے گئے ہیں۔
- تعلیمی شعبہ جات میں منفرد خدمات انجام دینے والا دوسرا بڑا تعلیمی ادارہ کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز ہے۔ جو لاہور بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، منہاج یونیورسٹی لاہور اور عالمِ اسلام کی ممتاز یونیورسٹی جامعۃ الازہر مصر سے الحاق شدہ ہے۔ جہاں علوم شریعہ کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں۔
- اندرون و بیرون ممالک دینِ اسلام کے جامع، عالم گیر، آدمیت آموز اور انسان دوست نظریات کو فروغ دینے اور دینی و عصری، تعلیمی و تربیتی اور اخلاقی و روحانی تربیت کے لیے نظام المدارس کے تحت تقریباً 165 ادارے اور مراکزِ علم کے 2800 مراکز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
- منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیرِ اہتمام سیکڑوں اسکولز میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ جنہیں 15 ہزار سے زائد اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ زیورِ تعلیم سے آراستہ کررہے ہیں۔
- طلباء وطالبات کے تحقیقی کام اور مطالعہ کے لیے بین الاقوامی معیار کی لائبریریاں قائم کی گئی ہیں۔

- علوم القرآن کے فروغ کے لیے منہاج القرآن انٹر نیشنل نے قرآن فہمی اور رجوع الی القرآن کے لیے ماہانہ بنیادوں پر دروس عرفان القرآن کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جس کے تحت دنیا بھر میں سینکڑوں مقامات پر منہاج القرآن کے علماء اور سکالرز دروسِ قرآن دیتے ہیں اور قرآن حکیم سے ٹوٹے ہوئے تعلق کی بحالی کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔
- منہاج القران ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے خواتین اور طالبات کی تعلیم و تربیت کے لیے ملک اور بیرون ممالک میں الہدایہ پراجیکٹس کا آغاز کیا گیا ہے۔ جن میں قواعدِ تجوید و گرامر، لفظی و بامحاورہ ترجمہ، تفسیر و اہم مضامین، علم الحدیث، سیرت الرسول ﷺ، بنیادی و فروعی عقائد اور بنیادی فقہی مسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں نسلِ نو میں جدید سائنسی تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دلچسپ انداز میں اِسلامی تعلیمات اور اَقدار کو فروغ دینے کے لیے شعبہ اُمورِ اَطفال کی بنیاد رکھی گئی ہے تاکہ ان میں دینی رغبت پیدا ہو اور ان کی کردار سازی کا عمل اَحسن انداز سے طے پا سکے۔
- بیرون ممالک مقیم مسلم خاندانوں کے بچے اور بچیوں کو قرآن حکیم اور تجوید و قرأت پڑھانے کے لیے آن لائن ای لرننگ ڈیپارٹمنٹ کے تحت تعلیمی پروگرامز کے ذریعے 40 سے زائد ممالک میں نسل نو نورِ قرآن سے منور ہو رہی ہے۔
- بیرون پاکستان پوری دنیا میں اسلامی مراکز، کمیونٹی سنٹرز اور تعلیمی ادارہ جات قائم کیے گئے ہیں جن کی تعداد تقریباً 72 سے زائد ہے۔ جو مقامی آبادی کو علم و حکمت سے منور کرتے ہوئے ان کی فکری، اخلاقی اور روحانی اصلاح کا فریضہ بخوبی نبھا رہے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی و تحقیقی خدمات کا جائزہ لیا جائے تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی مسلسل محنت، جدوجہد اور عزم مصمم کی خوبصورت کڑی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک زمانہ آپ کی علمی قدر و منزلت کا معترف ہے اور اپنے پرائے سب اس کا اعتراف کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام نہ صرف خود PhD ڈاکٹر ہیں، بلکہ آپ کے دونوں بیٹے اور آپ کی بہو بھی PhD ڈاکٹر ہیں۔ نیز آپ کے پوتے شیخ حماد مصطفی القادری بھی PhD کر رہے ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے بھی اس وقت تقریباً 70 مرد و زن PhD کر چکے ہیں۔ علاوہ ازیں قومی اور بین الاقوامی جامعات (Universities) میں آپ کی فکر و شخصیت اور خدمات پر ایم فل اور پی ایچ ڈی لیول پر تحقیقی کام بھی ہو رہے ہیں۔ یہ بھی آپ ہی کا ایک منفرد اعزاز ہے کہ آپ کی زندگی میں ہی آپ کی شخصیت اور خدمات پر پی ایچ ڈی لیول کا تحقیقی کام ہو رہا ہے۔

اِسلام ترقی پسند ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ دین ہے۔ (شیخ الاسلام)

اگر ہم جائزہ لیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پچھلی دو صدیوں میں اتنا بڑا علمی و تحقیقی کام کسی نے نہیں کیا۔ لہٰذا کارکنان و رفقاء علم سے محبت اور مطالعے سے شغف پیدا کریں۔ اللہ کے فضل و کرم سے شیخ الاسلام کی علمی خدمات اس قدر ہیں کہ آپ کو ہر موضوع پر کتاب مل جائے گی۔ یہ سب آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی خیرات ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی ذاتی لائبریری قائم کرے، ان کتب کا خود بھی مطالعہ کرے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دے، اس لیے کہ منہاج القرآن، تحریکِ علم بھی ہے۔ اس چشمۂ فیضان سے ہر ایک کو سیراب ہونے کی ضرورت ہے۔

المختصر شیخ الاسلام کی زندگی کے جمیع پہلوؤں میں سے صرف علمی پہلو کا ہی احاطہ کرنا ممکن نہیں کجا جمیع پہلوؤں کا تذکرہ کیا جائے۔ آپ حقیقی معنوں میں نہ صرف اسلام کے پیامبر ہیں بلکہ آپ کی قیادت ہی عالمِ اسلام کی دراصل نجات

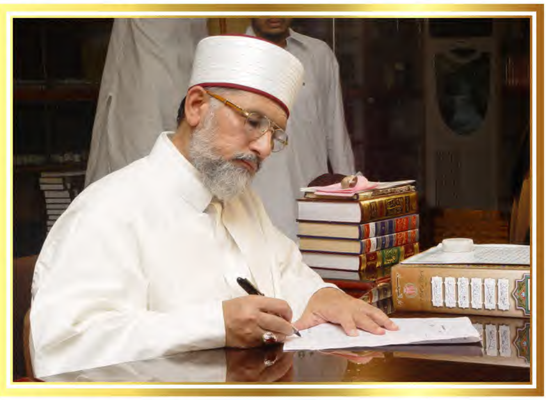

دہندہ ہے۔ آپ جیسی سحر انگیز علمی شخصیت کا فیض صرف موجودہ صدی تک ہی نہیں بلکہ آئندہ کئی صدیوں تک بھی جاری و ساری رہے گا۔ امسال قائد ڈے کے موقع پر درج ذیل فرمانِ قائد:

”میں علم کے دریا اور سمندر کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ کچھ اس میں سے کاسہ لوں اور اس طرح ہوتا ہوں کہ جیسے میں نے ابھی تک علم کے سمندر کو چھوا ہی نہیں اور بالکل پیاسا ہوں۔ آپ بھی اپنی پوری زندگی سیکھنے اور سکھانے میں گزاریں۔“

کی روشنی میں ہمیں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے افکار و تعلیمات کو سمجھنے، ان پر عمل پیرا ہونے اور ان کی ترویج و اشاعت کرنے کے لیے شب و روز محنت کرنے کا تجدیدِ عہد کرنا ہے۔ باری تعالیٰ ہمیں آپ کے علمی مقام کو سمجھنے کے لیے دیدۂ بینا عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

حرکتِ مسلسل کے ذریعے ایک جماعت؛ تحریک بنتی ہے۔ (شیخ الاسلام)

شیخ الاسلام سیریز

فکرونظر کو جس نے بال و پر دیئے

مرتبہ: ثناء وحید ...... خصوصی معاونت: نازیہ عبدالستار

تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ سے وہی قومیں منصب قیادت پر فائز رہی ہیں جو علوم و فنون میں دوسری قوموں سے آگے تھیں قوموں کو علم کی راہ پر گامزن کرنے میں علماء و اساتذہ کا کردار ہمیشہ سے اہم رہا ہے۔ یہی تو ہیں جو ایک قوم کے معمار ہوتے ہیں۔ اس تحریر کا مقصد بھی ایسے ہی ایک استاد کو خراج عقیدت پیش کرنا ہے جس نے نہ صرف ہمارے دلوں کو گنبد خضریٰ سے جوڑا بلکہ لاکھوں کروڑوں بلکہ دنیا بھر کے لوگوں کے کردار سنوارنے اور نکھارنے میں اپنی زندگی کو وقف کیا۔ جنھوں نے نہ صرف ہمارے ظاہر کو نکھارا بلکہ باطن کو بھی جلا بخشی وہ ایک ایسے استاد و مربی ہیں جن کے بارے میں جامعۃ الازہر شریف کے اساتذہ کو بھی یہ کہنا پڑا کہ ”آج ہمیں ہمارا بچھڑا ہوا بیٹا مل گیا“ کیوں کہ انھوں نے نہ صرف اپنے ملک و قوم کو تعلم و تحقق کی جانب راغب کیا بلکہ عرب و عجم کو بھی ترقی اور علم و تحقیق کے موتی ڈھونڈ کر دیئے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے اس معلم کو جن کا نام شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہے۔ اللہ کریم ہمیں ان کے سایہ علمی و تحقیقی معارف سے کبھی محروم نہ رکھے۔ (آمین)

زندگی میں ضرورتِ شیخ و مربی کی اہمیت پر روشنی ڈالنے اور شیخ الاسلام کو دلچسپ انداز میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ نے 3 روزہ پینل ڈسکشن بعنوان ”شیخ الاسلام

اِسلام محض توجیہ کا نہیں، تخلیق کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

سیریز فکر و نظر کو جس نے پھر بال و پر دیئے'' کا اہتمام کیا ہے۔ جس کی 3 نشستوں کو قارئین کے لیے پیش کیا جا رہا ہے:

پہلی نشست: ہوسٹ: رافعہ ملک

مہمان: ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

عائشہ مبشر (زونل ناظمہ سندھ، ڈائریکٹر وائس)

رافعہ ملک: ایک شیخ، قائد اور استاد کسے کہتے ہیں اور ان کی تعریف کیا ہے؟

ڈاکٹر فرح: یہ تینوں اصطلاحات مختلف ہیں اور تینوں ہی اہم ہیں۔ اگر شیخ و معلم کے بارے میں بات کریں یہ تینوں ہستیاں ہی معاشرے کی معمار ہیں جن پر معاشرے کی عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے جب انسان اللہ کے راستے پر چلتا ہے اور شعور کی منزلیں طے کرتا ہے تو یہ تینوں ہستیاں انسان کی شخصیت میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں اور اس کو ایک مقام تک پہنچاتی ہیں۔ انسان کو زندگی کی اقدار اور نظریہ سکھاتی ہیں۔

1۔ استاد: استاد اصل میں اس کو کہا جاتا ہے جو کسی کو کوئی کام سکھادے۔ انسان کی زندگی میں بہت سے استاد آتے ہیں۔ اگر ماسٹر کی ڈگری حاصل کریں تو تقریباً 50 اساتذہ سے واسطہ پڑتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبے کا استاد مختلف ہوتا ہے۔

2۔ قائد: قائد اس شخص کو کہا جاتا ہے جو قومی سطح پر نیشنل پارٹی کی نمائندگی کرتا ہے، جو رہنمائی کی اہلیت رکھتا ہے، جس کے پیروکار ہوں۔ قائد جس گروپ کی نمائندگی کرتا ہے اس کے مسائل کا حل بھی فراہم کرتا ہو۔

3۔ شیخ: شیخ ایک روحانی اصطلاح ہے شیخ کوئی مقام اور عہدہ نہیں بلکہ زندگی کے راستے کا شعور دیتا ہے۔ شیخ ایک صاحب دانش اور معتبر ہستی کا نام ہے جو پیشوا ہوتا ہے وہ ہاتھ پکڑ کر پیغام حق تک لے جاتا ہے، انسان کی تربیت کرتا ہے اگر ہم معاشرے میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو یہ خیال کرنا کہ اداروں سے تبدیلی آتی ہے تو یہ ایک وسوسہ ہے جبکہ تبدیلی کے لیے مربی کا ہونا بہت ضروری ہے جیسے کہ تاریخ میں جو سب سے بڑا انقلاب آیا ہے وہ نبی کریم ﷺ کی ہستی

دیدارِ الٰہی کا نشہ سب سے بڑا ہے۔ (شیخ الاسلام)

سے برپا ہوا ادارے تو بعد میں بنے۔ آپ ﷺ کے سیرت و اخلاق کی وجہ سے لوگوں نے زندگی کی نئی راہیں دیکھی ں۔ اساتذہ بہت ہو سکتے ہیں لیکن شیخ و مربی ایک ہی ہوتا ہے وہ ایک منزل تک لے کر جاتا ہے اور یہ اللہ کے کرم سے ہوتا ہے۔

مربی کی علامات: جس کی صحبت میں چند لمحے گزارنے کے بعد آپ کو دنیا بیزار لگے آپ کی اخلاقیات میں تبدیلی نظر آئے شیخ کو ملنے کے بعد معافی کی صلاحیت میں اضافہ ہو جائے، آقا علیہ السلام سے محبت میں اضافہ ہو جائے جیسا کہ اقبال نے کہا:

ے جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کر دے

نیک لوگوں کا راستہ تلاش کرنا بہت ضروری ہے۔ تبدیلی کے لیے صاحب حال کی ضرورت ہوتی ہے جو انسان کے اندر کو جان کر سیدھی راہ پر ڈال دے اس کو مربی کہا جائے گا۔ اگر ہماری زندگی میں کوئی شیخ و مربی نہیں تو ہم نفس کی پیروی کر رہے ہیں۔ اگر شیخ و مربی ہماری زندگی میں ہیں تو ہم نفس کو ضبط کریں گے اور شیخ کی پیروی کریں گے۔ شیخ کے بغیر زندگی بالکل کھوکھلی ہے۔ شیخ کے ساتھ تعلق کو معلم اور جائے مربی کو مکتب کہتے ہیں۔

رافعہ ملک: شیخ الاسلام کا طریقہ تدریس کیا ہے؟

عائشہ مبشر: جہاں تک میں نے شیخ الاسلام کو پڑھا اور سمجھا ہے وہ ان کی علمی ثقاہت ہے جس کا ایک زمانہ معترف ہے۔ ایک معلم کے لیے ضروری ہے کہ جو پڑھانا ہے اس پر وہ عبور رکھتا ہو۔ وہ علم جو

دور جدید کے تقاضوں کے ساتھ تبدیل نہ ہو وہ مٹ جاتا ہے۔ معلم وہ ہے جو معاشرے میں آنے والے مسائل کا حل بھی جانتا ہو۔ ایک دوسری چیز ان کی تحقیقی صلاحیت ہے۔ ہر نئی چیز کی جستجو شیخ الاسلام کے طریقہ تدریس کا حصہ ہے۔ تیسری چیز تہذیب اخلاق ہے جو شیخ الاسلام کے طریقہ تدریس کا حصہ ہے۔ لیکچر کے دوران وہ ہر ایک پر نگاہ رکھتے ہیں ان کے طلبہ میں ہر عمر ہر جنس اور ہر ذہن کے لوگ موجود ہیں آپ کی گفتگو علمی اصطلاحات سے بھرپور ہوتی ہے۔ ڈاکٹر، انجینئرز، استاد، عام، خاص ہر طرح کا طبقہ آپ کے علم سے مستفید ہوتا ہے۔ ایک اچھے استاد کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ اُس میں قائدانہ صلاحیتیں ہوں۔ بنیادی طور پر استاد اپنے سبجیکٹ کا لیڈر ہوتا ہے اگر اس میں کردار کی مضبوطی، علم پر عبور اور انداز میں شکستگی نہیں ہو گی تو لوگ اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔

ہمارے ملک میں لاکھوں کی تعداد میں گریجویٹس اور ماسٹر کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں۔ ہیں لیکن وہ ترقی نظر نہیں آتی جو ملک میں ہونی چاہیے۔ تخلیقی صلاحیتوں کا فقدان نظر آتا ہے۔ ایک استاد کو تہذیب اخلاق کا تعلق قائم کر کے طلبہ میں جستجو کے مادے کو ابھارنا چاہیے۔ استاد جس بھی مضمون کی تعلیم دے رہا ہو اسے اپنے طلبہ کو اتنا ماہر کر دینا چاہیے کہ اگر عملی طور پر وہ کسی بھی میدان میں آئیں تو خود کو اجنبی محسوس نہ کریں۔

استاد طلبہ کو تہذیب، اخلاق، علم بھی سکھاتا ہے زندگی کا شعور بھی دیتا ہے اور مقصد حیات بھی دیتا ہے۔ اگر شیخ الاسلام کو بطور استاد سامنے رکھیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ بطور معلم شیخ الاسلام علم کے موتی سمیٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ الازہر کے شیوخ بھی آپ کو الازہر کا بچھڑا ہوا بیٹا کہتے ہیں۔

رافعہ ملک: شیخ الاسلام کی بطور معلم وہ کون سی خصوصیات ہیں جو آج کے استاد کے لیے مینارہ نور ہیں؟

ڈاکٹر فرح ناز: بطور قائد، شیخ اور معلم کے اوصاف پر آپ کی شخصیت پورا اترتی ہے وہ خصوصیات جو شیخ الاسلام اپنے معلم کو دیتے ہیں وہ تین ہیں۔ ایک استاد کے لیے تین پیمانے ہیں۔

۱۔ مضمون پر عبور: جو مضمون پڑھانا ہے اس پر اسے کتنا عبور ہے اور اس مضمون پر وہ کتنا اپ ڈیٹ ہے؟

۲۔ آپ کے پاس علم ہے آپ نے علم کو کس طرح بیان کیا؟ طلبہ کو کس طرح پڑھایا آپ کے پڑھانے کا انداز کیا ہے۔ آپ نے علم کو کتنا سمجھایا ہے۔ کتنا طلبہ کے اندر اتارا ہے۔

۳۔ آپ بطور استاد اپنے کردار و اخلاق میں کتنے بلند ہیں۔ میری نظر میں یہ تین پیمانے ہیں جو استاد ان خصوصیات یا خوبیوں کا حامل ہے وہ بہترین استاد ہے جو کبھی بھی اپنے طلبہ کے ذہنوں سے او جھل نہیں ہوتا۔ شیخ الاسلام کی ذات ہمیں یہ تین پیمانے دیتی ہوئی نظر آتی ہے۔

شیخ الاسلام کی نہ صرف اپنے مضمون پر مہارت ہوتی ہے بلکہ اس مضمون پر جتنی بھی تحقیقات ہو چکی ہیں، کی تفصیل بھی بیان کرتے ہیں۔ آپ کے لیکچر کے بعد بلکہ محقق کے لیے نئی راہیں کھلتی ہیں کہ ہم اس مضمون کو اس طرح سے بھی بیان کر سکتے ہیں جب کہ عام استاد نے جو ایک مہینہ پہلے مضمون پڑھایا تھا ایک مہینہ بعد بھی اس پر وہی لیکچر ہو گا جیسا کہ بالخصوص ہمارے دینی ادارہ جات میں معلمین کرتے ہیں جو انھوں نے پانچ یا دس سال پہلے لیکچر تیار کیا ہوتا ہے

دل کا رُخ اللہ کی طرف موڑ لو۔ (شیخ الاسلام)

آج بھی وہی لیکچر دیتے ہیں یہ ہمارے معلم کے لیے بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے۔آج کی گفتگو کا مقصد بھی یہ ہے ہم ان خامیوں کو دور کریں۔ان پیمانوں کو اپنائیں جو ہمیں شیخ الاسلام کی ذات معلم ہونے کی حیثیت سے دیتی ہے۔ شیخ الاسلام کا نظریہ صرف پڑھا دینا نہیں وہ تعلیم کے ساتھ تربیت اور تعلیم کے ساتھ تعمیر اور شعور کو لازمی قرار دیتے ہیں تب جا کر ان کا نظریہ مکمل ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام جو پڑھا رہے ہوتے ہیں وہ سیکھا بھی رہے ہوتے ہیں۔آپ اپنے طلبہ کو عملی مشق تک پہنچا دیتے ہیں طالب علم اس کا اطلاق و نفاذ سیکھ جاتا ہے۔اگر فقہ سکھا رہے ہیں تو فقہ کا اطلاق بھی سکھا رہے ہوتے ہیں۔

کسی بھی مضمون کا عملی اطلاق سکھا دینا بہت ضروری ہے جو کہ آج کے معلم میں نظر نہیں آتا۔آپ شیخ الاسلام سے کوئی مضمون بھی پڑھ لیں آپ کلاس روم سے باہر جانے سے پہلے اس کا عملی اطلاق بھی سیکھ چکے ہوں گے یہ ان کی امتیازی خصوصیت ہے۔

رافعہ ملک: آپ کی نظر میں شیخ الاسلام کی تعلیمات کے نتائج و ثمرات کیا ہیں؟

عائشہ مبشر: یہ ثمرات دو طرح کے ہیں۔ایک انفرادی اور دوسرے اجتماعی ثمرات ہیں جو کسی کی نظر سے بھی اوجھل نہیں ہیں۔ شیخ الاسلام نے اخلاق حسنہ اور تہذیب اخلاق کے ذریعے رفقاء، شاگردوں کے کردار کو سنوارا ہے۔ علم حاصل کرنے کے پیمانے دیئے ہیں۔ منہاج القرآن کے ادارہ جات دنیا بھر میں نظر آئیں گے۔ شیخ الاسلام انسانیت کو بلا رنگ و نسل اور مذہب خدمت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہ انفرادی سے اجتماعی ثمرات کا اظہار ہے کہ چوتھی نسل نے بے شک براہ راست ان سے پڑھا نہیں لیکن وہ ان کے لیکچر سنتے ہیں۔ شیخ الاسلام کی کتب پڑھتے ہیں۔ ان سے اپنے عقائد و باطن کو سنوارتے ہیں۔ان کے سٹوڈنٹس معاشرے میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ شیخ الاسلام کی بہت بڑی خصوصیت ہے کہ جو اُن کی ایک کتاب پڑھ رہا ہے، لیکچر آڈیو یا ویڈیو سن رہا ہے وہ علمی طور پر سیراب ہو رہا ہے۔

اس وقت شیخ الاسلام کے ہزاروں کی تعداد میں شاگرد میڈیکل، ایجوکیشن ریسرچ سیکٹر میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس وقت جدید ٹیکنالوجی میں منہاج القرآن اپنی ہم عصر آرگنائزیشنز میں سے 50 سال آگے ہے۔ شیخ الاسلام نے اپنی صلاحیت اور جدت اخلاق سے اپنے طلبہ کو اتنا باشعور کیا ہے کہ جنھوں نے منہاج القرآن کو وہ جہت دی ہے کہ اگلی صدی تک بھی اس کو کوئی زوال نہیں ہے۔اگر ہم شیخ الاسلام کی تعلیمات کی پیروی کریں تو ہم اپنے اپنے میدان میں ماہر ہو سکتے ہیں۔ شیخ الاسلام کی نذر:

اِسلام ترقی پسند ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ دین ہے۔(شیخ الاسلام)

؎ انھیں پڑھو زندگی ملے گی انہیں سنو آگہی ملے گی

یہ ارتقاء کا پیغام بھی ہے ضمیر نو کا امام بھی ہے

یہ قوم سے ہم کلام بھی ہے جو کھو چکی شعور دوراں

اے عظیم قائد اے عظیم انسان تجھے سلام تجھے سلام

دوسری نشست : ہوسٹ: رافعہ ملک

مہمان: ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

رافعہ ملک: شیخ اور استاد کے حقوق کیا ہیں۔ ایک شاگرد ہونے کے ناطے ہمیں اس کا خیال کس طرح کرنا چاہیے؟

ڈاکٹر فرح ناز: اسلام کی تاریخ عظمتوں کی تاریخ ہے اور اہل عظمت لوگوں کا اعتراف کرنا ہمارے اوپر فرض ہے۔ جو قوم اساتذہ کی قدر نہیں کرتی، ان کی تاریخ مسخ کر دی جاتی ہے جو اساتذہ کا احترام کرتے ہیں وہ بلندیوں کو چھوتے ہیں اس لیے شیخ اور استاد کے حقوق جاننا بہت ضروری ہے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ

جس شخص نے مجھے ایک لفظ بھی پڑھا دیا میں اس کا غلام ہوں لہذا ادب و احترام بہت ضروری ہے اس کے لیے امام زین العابدینؒ نے رسالہ حقوق میں بڑی وضاحت کے ساتھ حقوق بیان فرمائے ہیں۔

1۔ جس سے علم حاصل کرتے ہو اس کی عزت کرو۔

2۔ اس کی بارگاہ کو محترم مانو جب تک ان کی مجلس میں بیٹھے ہو۔

3۔ جب وہ گفتگو کر رہا ہو اس کی بات توجہ سے سنو۔

اساتذہ کے حقوق میں مزید اضافہ کر دیا جائے تو یہ شیخ کے حقوق بن جائیں گے۔ ہماری تاریخ نے ہمیں کتنے عظیم رہنما دیئے ہیں اگر ان کے اصول و نظریات کو جان کر عمل کے سانچے میں ڈھالیں تو ہمارا معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

4۔ جب استاد تمھیں علم دے رہا ہو تو تمام توجہ اس کے پیغام پر مرکوز رکھو جس سے تمھیں رہنمائی مل رہی ہوتی ہے۔

اِسلام ہی حقیقت میں راہِ فلاح ونجات ہے۔ (شیخ الاسلام)

5۔ جب تم استاد کے پاس بیٹھو تو اس کی طرف رخ کر کے بیٹھو کبھی بھی اس کی طرف پشت نہ کرو۔
6۔ جب ان کی بارگاہ میں بیٹھو تو کوشش کرو کہ تمھاری آواز ان کی آواز سے بلند نہ ہو۔
7۔ اگر کوئی شخص سوال کرے تو استاد کے جواب سے پہلے جواب نہ دو۔
8۔ جب ان کے سامنے پیش ہوں تو کسی کی غیبت نہ کرو۔
9۔ جب تمھارے سامنے کوئی تمھارے استاد کی خامیاں بیان کر رہا ہو تو تم اس کو منع کرو

حضرت علیؓ نے بھی فرمایا: اپنے استاد کی لغزش تلاش نہ کرو۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ استاد سے اس وقت تک فیض نہیں پایا جاسکتا جب تک استاد کی ذات میں فنا نہیں ہو جاتے۔ یاد رہے کہ ہر انسان خوبی و خامیوں کا مجموعہ ہے۔

10۔ اگر تمھیں استاد کی کوئی خامی نظر آئے تو اس کی پردہ پوشی کرنی چاہیے ان کی خوبیوں کا اظہار کرو۔

11۔ اپنے استاد کا احترام کرو خواہ وہ فاسق ہی کیوں نہ ہو۔ غیبت تو بہت دور کی بات ہے اگر اصل میں بھی کوئی چیز نظر آئے تو بھی پردہ ڈالو۔
12۔ کبھی اپنے استاد کے دشمنوں/ناقدین کی ہم نشینی اختیار نہ کرو۔
13۔ جو تمھارے استاد سے محبت رکھنے والا ہو تم اس سے عداوت نہ کرو۔

ضروری نہیں کہ ان کے پیروکاروں میں ایک طرح کی محبت کرنے والے ہوں اس میں مضبوط اعصاب اور شخصیت کے حامل افراد بھی ہو سکتے ہیں اور کمزور بھی ہو سکتے ہیں ان سے دشمنی نہ رکھو۔ انھی پیرامیٹرز کو اپنانے سے ہمارے سامنے بہت سے راستے کھلتے ہیں اور ہماری زندگی سنور جاتی ہے اور شیخ کے ساتھ ہمارے تعلق میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

استاد کے حقوق کے نتائج و ثمرات

اگر تم ان حقوق کو بجا لاؤ گے تو ملائکہ تمھارے حق میں گواہی دیں گے کہ تم نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے علم حاصل کیا اور تمھیں اللہ کی بارگاہ میں بہترین مقام حاصل ہوگا۔ علم ایک روشنی ہے جب تک ہم ان حقوق کو بجا نہیں لائیں گے اس نور کو نہیں پا سکیں گے۔

حضرت ابو حنیفہؒ ایک باغ میں بیٹھے تھے ان کے شاگرد بھی اُدھر ہی بیٹھے لکھ رہے تھے۔ ان کے شاگرد امام ابو یوسفؒ موجود تھے۔ ایک بچہ گیند پھینکتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں اور سارے صفحات بکھر جاتے ہیں پھر سارے صفحات ترتیب دیتے ہیں پھر وہ بچہ اگیند پھینکتا ہے پھر سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دوبارہ صفحات ترتیب دیتے ہیں۔ حتی کہ سات

اِسلام محض تبلیغ کا نہیں، تعمیل کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

بار ایسا ہوتا ہے۔ امام ابو یوسف بڑے حیران ہوئے جب ساتویں بار ایسا ہوا تو ان سے رہا نہ گیا امام ابو یوسف پوچھتے ہیں کہ استاد محترم بچے نے تو بار بار آنا ہے اور آپ بچے کے آنے پر بار بار کھڑے ہو جاتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا آپ کو علم نہیں یہ میرے شیخ کا پوتا ہے وہ سو بار بھی آئے گا تو میں سو بار کھڑا ہوں گا۔

رافعہ ملک: کیا استاد کی رائے میں اپنی رائے کو ضم کر دینا چاہیے یا ادب کے ساتھ شاگرد کے پاس حق ہوتا ہے کہ وہ آزادی رائے کے ساتھ اختلاف رائے کر سکتا ہے؟

ڈاکٹر فرح ناز: اختلاف کا مطلب اور طریقہ کار جاننا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ہاں طریقہ کار یہ ہے کہ اختلاف سے شروع ہوتے ہیں اور مخالفت تک پہنچ جاتے ہیں۔ مخالفت کی وجہ انا ہوتی ہے وہ ان کو گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ اختلاف کا مطلب یہ ہے کہ کسی نقطہ نظر سے یا علمی نکتہ سے اختلاف ہو جانا اور اگر کوئی دوسرا نکتہ نظر پیش کرنا ہو تو حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے اگر اسلام کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو اسلام میں وسعت اختلاف رائے سے ہی آئی ہے۔ اپنے استاد سے اختلاف کر سکتے ہیں جب ہم ادب کی بات کرتے ہیں تو ادب کا مطلب مکمل اطاعت نہیں ہوتا۔ مختلف نکتہ ہائے نظر پیش کر سکتے ہیں مگر اپنے دائرے میں رہ کر کریں اس لیے ادب اور اختلاف کو جاننا بہت ضروری ہے۔ جس بھی اختلاف کے بارے میں بات کر رہے ہوں اس کے پس منظر اور محرکات کو سامنے رکھ کر بات بیان کریں۔ بڑے ادب کے دائرے میں رہ کر بیان کریں کہ مجھے اس بات پر اختلاف ہے۔ اختلاف تنقید کی وجہ سے نہیں کرنا۔ آپ دلائل کی بنیاد پر اختلاف رکھیں لیکن مخالفت کا راستہ اختیار نہیں کر سکتے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے ہمیں حق کی راہ پر گامزن رکھے۔ اگر ہماری زندگیوں میں کمی ہے تو ہمیں بہترین صحبت عطا فرمائے جو ہمیں اپنے مقصد سے آشنا کر دے۔

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

سجدہ خدا سے براہِ راست تعلق کا ذریعہ ہے۔ (شیخ الاسلام)

تیسری نشست: ہوسٹ: ایمن یوسف

مہمان: ڈاکٹر فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

ڈاکٹر شاہدہ نعمانی (نائب صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

ایمن یوسف: شیخ الاسلام کا خواتین سے متعلق واضح نظریہ کیا ہے؟ آج کل خواتین کے نظریات ہمیں فکر میں مبتلا کرتے ہیں، کیا اس نظریہ کے حوالے سے ہمارے شعور میں کمی آرہی ہے؟

ڈاکٹر فرح: شیخ الاسلام کی شخصیت کا مطالعہ کریں تو وہ علم بھی، فکر بھی اور علوم کا جامہ اور حقائق کا مجموعہ بھی ہیں اور بہت سے نظریات کے بانی بھی ہیں۔ خواتین کے حوالے سے جو ان کا نظریہ ہے وہ ایک تسلسل ہے حضور نبی اکرم ﷺ کے نظریہ کا۔ جو نظریہ نبی اکرم ﷺ نے دیا اس کا عملی اظہار شیخ الاسلام کی ذات سے ہمیں ملتا ہے اس نظریہ کی روشنی میں عورت انسان ساز ہے۔ عورت اس کائنات میں ایک ولی کا مقام بھی رکھتی ہے اور وہ تعمیر ملت کی بنیاد بھی ہے۔ تعمیر سیرت انبیاء علیہم السلام کا جو مشن تھا اس کی کنجی ایک عورت کے پاس ہے۔ انسانیت کی معراج کا حوالہ بھی عورت ہے۔

عورت اپنے تشخص واختیار اور روحانی مقام کے ساتھ بہت اہم کردار کی حامل ہے۔ اگر کسی قوم کے مستقبل کو دیکھنا ہو تو اس قوم کی ماؤں کو دیکھیں جو ماؤں کی تقدیر میں لکھا ہوتا ہے وہی اسی قوم کا مستقبل ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام عورت کو ایک گھر کے اندر بند کر کے ناکارہ نہیں کرتے آپ سے قدامت پسند نظریات کا نچوڑ ملتا ہے۔ دوسری طرف ایک انتہا ہے یعنی مرد و زن کی برابری کا تصور ملتا ہے۔ شیخ الاسلام کے نظریہ کے مطابق عورت معاشرہ کے اندر ایک فعال کارکن، شہری اور کامیاب ماں اور بیوی بن کر معاشرے کی تعمیر میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ ساری ذمہ داریاں الگ الگ ہیں اگر ایک عورت کو گھریلو عورت کے طور پر دیکھتے ہیں تو اسے یہ نہیں کہتے کہ اپنا کیریئر دیکھو اور اپنا گھر قربان کردو۔

آپ ایک گھریلو عورت کی بھی تربیت کرتے ہیں۔ میرج کونسلنگ کرتے ہوئے نصیحت کرتے ہیں کہ جب آپ نے زندگی کا نیا سفر شروع کرنا ہے تو گھر کو کتنا وقت دینا ہے یہ کتنا ضروری ہے۔ اپنے کردار، فکر، عمل کو کچھ وقت کے لیے محدود کرنا ہے۔ اپنے گھر کو مضبوط کرکے پھر معاشرہ میں بھی

منہاج القرآن کوئی فرقہ وارانہ تحریک نہیں۔ (شیخ الاسلام)

کردار ادا کرنا ہے مثلاً تعلیم، جاب، معاشرے کی بہتری کے لیے گھر کی ذمہ داریوں کے ساتھ باقی کام کیا جاسکتا ہے۔ جیسے ہماری زندگی میں نماز، زکوۃ، حج اپنی جگہ ہیں۔ آپ نے بچے کی خاطر نماز کو نہیں چھوڑنا بلکہ آپ نے بچے اور نماز اور گھر سب کو دیکھنا ہے اگر گنجائش ہے توحج کرنے بھی جانا ہے۔ حج کو اس لیے ترک نہیں کر سکتے کہ آپ نے نمازیں ادا کرلی ہیں۔ سب چیزیں اپنی اپنی جگہ اہم ہیں یہ ساری ذمہ داریاں بروقت ادا کرنی ہیں۔

ایمن یوسف: شیخ الاسلام کے نظریہ خواتین کو آپ منہاج القرآن ویمن لیگ کے تناظر میں کیسے دیکھتی ہیں۔ آپ اپنے ذاتی تجربات سے کچھ بیان کریں۔

ڈاکٹر شاہدہ: 1988ء کی بات ہے میری جب شیخ الاسلام سے بات ہوئی تو ایک حیرت کدہ تھا جس میں ہم سب ڈوب جاتے تھے۔ وہ چیزیں جو کسی مولوی نے کبھی نہیں بتائیں۔ مشاہدہ میں آیا ہے جتنی بڑی شخصیات ہیں اگر ان کے قریب جائیں تو ان کے قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے مایوسی ہوتی ہے لیکن شیخ الاسلام کے جتنے قریب ہوئے تو ان کی شخصیت کا اندازہ ہوا کہ کتنی عظیم ہستی ہیں۔ وہ سب کی بالخصوص خواتین کی بہت شفیق باپ کی طرح رہنمائی فرماتے ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ سب سے بڑی تنظیم ہے شیخ الاسلام ویمن لیگ کی سرپرستی فرماتے ہیں اور بہت حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اگر آپ ویمن لیگ کی ایک کارکن کو بھی دیکھیں گے تو اس کا کردار معاشرے میں الگ سے نظر آئے گا۔ شیخ الاسلام کا قوم کے ساتھ اخلاص بہت زیادہ ہے۔ ویمن لیگ کی کارکن نے ایک خاتون کے مسئلہ کو شیخ الاسلام کے سامنے بیان کیا۔ شیخ الاسلام نے فرمایا آپ تنظیمی کام کو بعد میں کریں پہلے خواتین کے مسائل کو حل کریں۔ میں ورطہ حیرت میں ڈوب گئی کہ ابھی تو کام شروع ہورہا ہے کیسی عظیم شخصیت ہیں کہ اپنے کام سے ہٹ کر معاشرتی مسائل کو حل کررہے ہیں۔ ہماری خواتین گھر اور سسرال سے نکل ہی نہیں رہیں جبکہ شیخ الاسلام کا تصور اس سے بہت بالاتر ہے انھوں نے خواتین کی صلاحیتوں کو صحیح رخ پر استعمال کرنے کا ایک پلیٹ فارم دیا ہے جو منہاج القرآن ویمن لیگ ہے۔

شیخ الاسلام کی شخصیت کے مختلف پہلو ہیں وہ ایک سمندر ہیں جہاں جہاں جائیں گے آپ اس میں ڈوبتے چلے جائیں گے اور موتی نکالتے جائیں گے۔ ان کے بہت احسانات ہیں۔ بطور قائد و مربی جو ان سے وابستہ ہوگئے ہیں وہ تو بہت مستفید ہورہے ہیں ان کی شخصیت کا اہم پہلو فکر کی آبیاری ہے۔ جہاں تک بات ایک خاتون کی ہے تو جب ہم نے ڈاکٹر صاحب سے بات کی تو ذہن کے بند دریچے کھل گئے کہ

منہاج القرآن کوئی فرقہ وارانہ تحریک نہیں۔ (شیخ الاسلام)

اسلام میں عورت کا مقام کیا ہے؟ڈاکٹر صاحب کا امت مسلمہ پر احسان ہے کہ انھوں نے بتایا کہ دین نے عورت کو بہت سے حقوق دیے۔ عورت کے متعلق سیاسی، سائنسی اور روحانی حوالے سے جو فکر انھوں نے دی وہ کہیں سے نہیں ملتی جب کہ دنیا کے قانون میں عورت کو محدود کیا جاتا رہا ہے۔

ایمن یوسف: عورت کی آزادی کا تصور کیا ہے اور ایمپاورمنٹ کیا ہے؟

ڈاکٹر فرح: ایمپاورمنٹ اختیار و ملکیت کی ایک بحث ہے اسی سے ایمپاورمنٹ کی بحثوں نے جنم لیا۔ ایمپاور انسان تین طرح سے ہوتا ہے۔ معاشی حوالے سے ذاتی مہارت یا اختیارات کے حوالے سے یہ تین دائرے ہیں۔ ہمارے ہاں خواتین نے کبھی تینوں دائروں میں خود کو پلان ہی نہیں کیا۔ اگر وہ ایک مہارت میں ماہر ہے تو وہ گھر کی سطح پر ناکام ہو جاتی ہے جو عورت بطور ماں ناکام ہے وہ کسی اور شعبے میں بلند مقام حاصل کرے کہ اپنے بچوں کے لیے رول ماڈل نہیں بن سکتی۔ اس کی پہلی کامیابی اس کا گھر ہے۔ باقی سطحیں اس کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں پھر اس کے ساتھ مربوط ہو کر بڑے مقام تک پہنچ سکتی ہے۔ ایمپاورمنٹ کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے شعور میں کتنے پختہ ہیں؟ اپنے معاملات میں کتنے تربیت یافتہ ہیں؟ آپ مسائل کو کیسے حل کرتے ہیں؟ ایک خاتون میں اللہ نے بڑی طاقت رکھی ہے۔ سب سے زیادہ قائل کرنے کا مادہ خاتون کے پاس ہے۔ سب سے زیادہ طاقتور عورت ہے۔ اس لیے حضور علیہ السلام نے فرمایا بہترین خاتون وہ ہے جس کا شوہر گھر میں آئے تو وہ اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے اور اسے لگے کہ میرے پیچھے بہت بڑی طاقت ہے۔ ایک عورت اپنے فیصلوں، علم اور سوچ میں اتنی تربیت یافتہ ہو کہ وہ اپنے راستے بنانا جانتی ہو۔ وہ انسانیت کی تعمیر کی بنیاد فراہم کرتی ہو۔ اگر عورت کا کردار معاشرہ سے نکال دیں تو معاشرہ یکدم سے نیچے گر جاتا ہے۔ ایمپاورمنٹ کی تھیوری کو سمجھنے اور اس کی گہرائی میں اترنے کی ضرورت ہے کہ عورت اپنے مسائل کے حل میں جتنی پختہ ہو گی اتنی ہی کامیاب اور ایمپاور اور آزاد ہو گی۔

ایمن یوسف: منہاج القرآن ویمن لیگ کا نیٹ ورک بہت بڑا ہے۔ آپ کی نظر میں اس نیٹ ورک کے معاشرتی نتائج کیا ہیں؟

ڈاکٹر شاہدہ: منہاج القرآن ایک مصطفوی مشن ہے اس کو کسی زمانے سے منسلک نہیں کیا جاسکتا۔ خواتین کے حوالے سے اس تحریک کے ذریعے ایک سماجی انقلاب بپا ہوا ہے۔ شیخ کی تربیت سے جو خواتین تیار ہوئیں تو اُن کا اثر نسلوں تک جائے گا اور جا رہا ہے۔ انقلاب کی بنیاد منہاج القرآن ویمن لیگ فراہم کر رہی ہے۔ ویمن لیگ کے کسی بھی ممبر سے ملیں عام خاتون کی نسبت واضح فرق نظر آئے گا۔

اِسلام ہی حقیقت میں راہِ فلاح و نجات ہے۔ (شیخ الاسلام)

ایک اچھی ماں کے ذریعے اچھا معاشرہ ملتا ہے۔ عام خواتین کے مسائل سے اندازہ ہوتا ہے ان میں شعور کی کمی ہے۔ جبکہ منہاج القرآن ویمن لیگ معاشرے کو فکر و کردار دے رہی ہے۔ معاشرے میں تربیت کا فقدان ہے۔ ویمن لیگ کے حوالے سے 2 چیزیں میں بیان کروں گی ایک حیا اور دوسری اخلاقیات۔ ویمن لیگ حیا کے دائرے میں رہ کر اپنا کردار ادا کر رہی ہے کوئی ویمن لیگ کے اجتماع میں سے گزر جائے تو خواتین کے کردار کی تعریف کیے بغیر نہیں جائے گا۔

دوسرا نقطہ اخلاقیات کا ہیں خواہ ان کی عائلی زندگی ہو، ادارہ ہو، یا سماج ہو وہ اس میں ممتاز نظر آتی ہیں اور اس کا بڑا گہرا اثر معاشرے پر پڑا ہے۔ اس کے علاوہ شیخ الاسلام کی فکر تربیت اور لٹریچر کا اثر بچوں کی زندگی پر بھی پڑ رہا ہے یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ یہ ایک بڑا انقلاب ہے۔ شیخ الاسلام کا نظریہ خواتین ہماری ثقافت، کلچر، معاشرے پر اثر ڈالتا ہے۔ خواتین کے معاشرے پر اثرات دو طرح سے نظر آتے ہیں۔ یا وہ مختلف عمر کے افراد پر کام کر رہی ہیں یا کسی ذہنیت پر کام کر رہی ہوتی ہیں یعنی ایک ہی سمت پر کام کرتی نظر آتی ہیں۔ شیخ الاسلام نے مرد و زن اور سماج دونوں پر کام کیا ہے۔ آپ نے مختلف عمر کے لوگوں اور مختلف ذہنیت کے لیے بھی کام کیا ہے جس کی وجہ سے منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم پر بڑی تعداد میں خواتین پی ایچ ڈی ڈاکٹرز ہیں۔ شیخ الاسلام خواتین کی تعلیم کو بہت پسند کرتے ہیں ان کو بہت موٹی ویٹ کرتے ہیں وقت کا صحیح استعمال بتاتے ہیں کہ کیسے گھر، تعلیم اور معاشرے کے لیے کام کرنا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ٹائم ٹیبل بھی بنا کر دیتے ہیں۔ ایسی خواتین جس میں صلاحیتیں ہیں اُس کو ضائع نہیں ہونے دیتے۔ اُس کو ہر میدان میں کامیابی کے پیمانے دیتے ہیں اور راستے دکھاتے ہیں۔

ایمن یوسف: ایک خاتون کی عظمت و کردار اور وقار سے متعلق شیخ الاسلام کا پیغام کیا ہے؟

ڈاکٹر فرح: وہ خاتون کی تربیت اس طرح سے کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو اتنا مضبوط کریں کہ اپنے تشخص پر کبھی حرف نہ آنے دیں۔ کوئی آپ کی طرف انگلی نہ اٹھا سکے۔ کوئی آپ کے اندر لچک نہ محسوس کرے۔ جہاں بھی آپ کام کرنا چاہیں سب راستے کھلے ہیں لیکن اپنے مقام کو کبھی مجروح نہ ہونے دیں۔

ڈاکٹر شاہدہ: اگر عورت اپنے کردار کو مضبوط کر لے تو یہ اس کی قوت ہے میرا کام جیل میں موجود خواتین پر تھا اور کراچی کے ماحول کی وجہ سے مجھے بہت سے لوگوں نے منع کیا کہ آپ بطور عورت جیلوں میں کیوں جا رہی ہیں مگر شیخ الاسلام کی بات میرے ذہن میں تھی کہ اگر آپ کے سامنے ایک پولیس والا بھی ہے اور آپ اپنے کردار، گفتار، معاملات کو مضبوط کر لیں تو معاشرے میں ہر کام کو سرانجام دے سکتی ہیں اپنے کردار کو اتنا اچھا بنائیں کہ ہر کوئی آپ کی عزت کرنے پر مجبور ہو جائے۔

اِسلام درحقیقت دینِ محبت ہے۔ (شیخ الاسلام)

میری تربیت اور شیخ الاسلام

ڈاکٹر شاہدہ نعمانی

زندگی خسارہ ہے اور انسان ناپائیدار، اپنی کم آئیگی کا ادراک اور اپنی ذات کی حقیقت، مجھے مٹی کا ڈھیر بنائے رکھتی لیکن چند ہاتھ تھے جنھوں نے اس گارے کو تعمیر کی شکل دے دی۔

اوائل عمر ہی تھی کہ ایک دن بھائی جان نے ایک کیسٹ لاکر دی پھر اس ذات نے زندگی کی راہیں متعین کردیں انہیں تلاش کیا اور پھر میری تلاش کو منزل مل گئی۔ شیخ الاسلام کی صورت میں وہ راہنما مل گئے جس نے فکر کی آبیاری کی روح کی پہچان کروائی اور عمل کو سمت دی۔

شیخ الاسلام کا ہم پر سب سے بڑا احسان ہماری فکری تربیت ہے ورنہ ہم بھی عصر حاضر کے فتنوں کا شکار ہوجاتے اور سیکولرازم کے لایعنی نظریات میں ڈھل جاتے ہیں یا نام نہاد مذہبی راہنماؤں کے شکنجے میں پھنس کر دین کی اصل روح سے دور کردیئے جاتے۔

شیخ الاسلام نے ہمیں عورت کے اس باوقار کردار سے متعارف کرایا جو روایتی اساس کا ماٰخذ بھی لیے ہوئے ہے اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بھی ہے۔

شیخ الاسلام نے ہمیں شریعت سے طریقت اور طریقت سے حقیقت کے رموز سے آشنا کیا جس نے ظاہر و باطن کے سفر کو آسان کردیا۔ الغرض فکری بالیدگی کے سفر نے قلب وذہن کو منور کردیا، مذہب میں ضابطہ حیات کی پابندیاں بظاہر اس کے مقصد تصور کا عکس دیتی ہیں جسے مذہب بیزار طبقے نے اور بھی ہوا دی اور نام نہاد مذہبی طبقہ اپنی نا سمجھی سے اس پر مہر تصدیق ثبت کرتا رہا، سوشل ورک سے متعلق ہونے کی وجہ سے میرا واسطہ ان صحبتوں سے رہا جو مذہبی جبر کی ان شکوں پر سوال اٹھانے والی تھیں جیسے

اِسلام محض فکر کا نام نہیں، عزم و اِرادے کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

جیسے میں شیخ الاسلام کو سنتی گئی ذہن کے فکری دریچے کھلتے گئے۔ایک حیرت کدہ تھا کہ جسے جبر سمجھا گیا وہ تحفظ تھا اصل کی شناسائی اور خیال کی وسعت نے زندگی میں آگہی کی کرنیں بکھیر دیں۔

شیخ الاسلام سے جو فیض عطا ہوا ان جواہرات میں ایک موتی، جدوجہد میں حرمت و حیا کا تصور ہے خدمت دین اور اصلاح احوال کی اس تحریک میں جو ایک طویل جدوجہد ہے، وہ بہت لمبا سفر ہے۔ کالج اور یونیورسٹی کی طلبہ تنظیموں کے معاملات ہوں، بغیر ٹرانسپورٹ کے دن سے رات گئے تک نگر نگر کی سیاحی ہو، سیاسی جدوجہد کی ریلیاں ہوں، ٹرکوں کا سفر ہو یا پھر دھرنوں کی سڑکیں ہوں تربیت قائد نے وہ استقامت بخشی ہے جو بے مثال ہے۔

لمحہ لمحہ تربیت ہے ابتدائی دور میں اجازت مانگی کہ نوجوان بچیوں، لڑکیوں میں کام کا مزاج جدا ہے جس کے لیے الگ ونگ بنانا ہے، اجازت مرحمت فرمائی۔ قیادت نے ہمیشہ اعتماد بھی دیا بھروسہ بھی کیا اور تربیت بھی فرمائی جس نے بڑے بڑے اعصاب شکن مراحل کو زندگی سے باآسانی گزار دیا۔

الحمدللہ حرمت و حیا کی قدر منہاج القرآن ویمن لیگ کا خاصہ ہے۔ عموماً کسی تنظیم یا تحریک سے وابستہ ہونا زندگی کا ایک حصہ ہوتا ہے لیکن تحریک منہاج القرآن تو ساری کی ساری حیات ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ شیخ الاسلام کی صورت میں ہمیں ہمہ جہت راہنمائی میسر ہے جس نے اقامت دین کے لیے شدید جذبوں کو بھی پروان چڑھایا لیکن جذباتیت کی رو میں بھی بہنے نہ دیا۔ عائلی زندگی کے معاملات ہوں یا اعلیٰ تعلیم کے حصول کے مراحل، اسی تحریکی جدوجہد کے ساتھ انہیں کیسے متوازن کرنا ہے۔ یہ قیادت کی راہنمائی کا ہی ثمر ہے کہ مجھ جیسی جنونی طبیعت کو جسے شادی اور بچے بھی تحریک کی راہ میں رکاوٹ لگتے تھے۔ اس عظیم قائد نے مجھے سکھایا کہ نظام زندگی کے تقاضوں کے ساتھ کیسے انقلابی جدوجہد کو چلایا جا سکتا ہے۔

میری انتہائی خطرناک اعصابی بیماری جس میں اعضا بھی ضائع ہو جاتے ہوں اس کے ساتھ ساتھ تحریکی جدوجہد کو بھی موقوف کیے بغیر اپنی Ph.D کا اعلیٰ اعزاز کے ساتھ مکمل کرنا، اس توازن اور استقامت کا ہی نتیجہ ہے جو تربیت قائد کا بہترین ثمر ہے۔ حکمت و دانائی کا جوہر بھی مجھے اس بارگاہ سے سیکھنے کو ملا ہے۔ اوائل دور میں قائد محترم کی حکمت و دانائی دیکھ کر میں سوچتی تھی یہ ان کا روحانی تصرف ہے یا فراست، پھر سمجھ آئی کہ روحانی تصرف ہی فراست کو فیض رساں کرتا ہے اور فیض رسانی امر رب ہے۔ وگرنہ عقل و فہم کے دریچے تو زمانے بھر میں فتنہ و فساد بپا کیے ہوئے ہیں۔ انفرادی اجتماعی جدوجہد سے کس طرح خاندان، سماج، ادارے اور ریاست تک آپ کے عمل خیر سے فیض رساں ہو سکتے ہیں۔ اس کی حکمت و دانائی کا ہنر بھی حضور سیدی شیخ الاسلام کی ذات سے بہتر کس سے سیکھا جا سکتا ہے۔

انسانی کردار کے اعلیٰ اوصاف و کمالات اپنے عظیم رہبر و راہنما کی شخصیت میں جس طرح نظر آتے ہیں۔ عصر حاضر میں اس کی مثال خال خال ہی ملتی ہے۔ بڑی بڑی شخصیات کا قرب جیسے جیسے بڑھتا ہے۔ عموماً ان کا چھوٹا پن آپ کو محو حیرت کر دیتا ہے۔ رب کی رحمت سے ہمیں وہ عظیم لیڈر ملا جن کی قیادت و راہنمائی کا جتنا قرب ملتا گیا تو ں توں ان کے اوصاف حسنہ کا ادراک سمندر کی طرح لگا جو اخلاق رفعیہ کے جواہرات سے خوب مزین ہے۔

سب سے بڑھ کر احسان قائد یہ ہے کہ ہمیں حضور ﷺ کی بارگاہ سے وابستہ کر دیا اور وہ تحریک عطا کی جو دو جہانوں کے لیے "ہمارا سرمایہ ہے" اور "ہمارا عشق ہے"۔ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کا دائمی قرب عطا فرمائے۔ آمین

ایک روشن اُفق کا دہانہ ہوا، طاہر القادری

اپنے افکار میں تو یگانہ ہوا، طاہر القادری
معترف تیرا سارا زمانہ ہوا، طاہر القادری

تیرا کردار جینے کا معیار ہے، سب یہ کہنے لگے
منفرد تیرا سب سے فسانہ ہوا، طاہر القادری

ہے خدا کرم، تو نے دیکھا جدھر، نور پھیلا اُدھر
تو جہاں بھی رہا، آستانہ ہوا، طاہر القادری

تیری لکھی کتابوں کو اپنی کتابوں میں شامل کیا
تب کتب خانہ میرا خزانہ ہوا، طاہر القادری

اُس طرف آپ ہی راستے بن گئے، منزلیں بن گئیں
جس طرف ہم کو لے کر روانہ ہوا، طاہر القادری

تیرے آنے سے شب کا اندھیرا بدلنے لگا نور میں
ایک روشن اُفق کا دہانہ ہوا، طاہر القادری

جو پرندے فضا میں بھٹکتے رہے، شاخ پر آ گئے
ایک محفوظ تر آشیانہ ہوا، طاہر القادری

(ناصر بشیر)

عمروں تک کعبے اور بت خانے میں زندگی نوحہ گراں ہوتی ہے
پھر کہیں جا کر بزم عشق سے ایک راز جاننے والا آتا ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا دائرہ کار

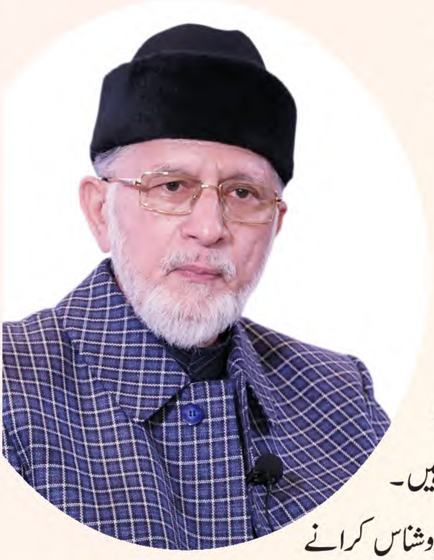

اور حلقہ اثر صرف مذہبی و اخلاقی یا علمی و فکری حدوں تک محدود نہیں ہے بلکہ آپ کی خدمات کی وقعت و وسعت قومی و ملی اور ریاستی و بین الاقوامی جہات تک پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کی کاوشیں ملی بھی ہیں، عالم اسلام کے لیے بھی ہیں، حتی کہ پورے عالم انسانیت کے لیے ہیں۔ بلاشبہ آپ ایک فرد نہیں بلکہ علم و فکر کی ایک درخشاں کائنات ہیں۔ آپ کی خدمات اطراف و اکناف عالم میں ہمہ جہت اور متنوع ہیں۔

معاشرے سے دین کی مٹتی ہوئی قدروں سے دوبارہ روشناس کرانے کے لیے نوجوانوں کا دھیان مکین گنبد خضری کی طرف موڑ دینا، ان کے دلوں میں عشق وادب مصطفی ﷺ اور اطاعتِ رسول ﷺ کی جوت جگا دینا، انھیں رقیق القلب بنا دینا، شعور زیست عطا کر دینا ہرگز معمولی کارنامہ نہیں۔ شیخ الاسلام کی زندگی کا تاریخ ساز سفر مثالی اور دنیا بھر میں لاکھوں نفوس کے لیے مشعل راہ ہے۔

اسلام کی آفاقی و عالمگیر تعلیمات پر مبنی، جدید اور قدیم علوم کی آئینہ دار، اتحاد امت کی روشن مثال، بین المذاہب اور بین المسالک رواداری کی عکاس اور بہبود انسانی کے لیے آپکی علمی و فکری، سماجی و فلاحی خدمات کے اعتراف میں آپ کی زندگی کی ہمہ جہت عالمگیر جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

سدرہ کرامت
(نائب صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

کامیابی کے لیے اِستقامت شرطِ اوّل ہے۔ (شیخ الاسلام)

منہاج القرآن حق کی نمائندہ تحریک

شبیر دیو

تحریک منہاج القرآن اور اسکی قیادت کے حوالے سے چند اہم امتیازی نکات قارئین کے لیے پیش خدمت ہیں۔

1- قائد تحریک کی تحریر و تحقیق، دعوت و تبلیغ، تنظیم و تحریک کے میدان میں جتنی بھی خدمات ہیں وہ ادھوری ہی تصور کی جاتیں اگر وہ اپنی اولاد کو خصوصی تعلیم و تربیت کے مراحل سے گذار کر اپنے فکری و نظریاتی ثمرات کو اگلی نسلوں تک پہنچانے کا اہتمام نہ کرتے۔ اولاد کی تربیت کے حوالے سے ان کی ادا کی گئی یہ ذمہ داری انہیں باقی تمام تحریکوں اور قیادتوں سے ممتاز کرتی ہے گذشتہ چند صدیوں کے دوران اور عصر حاضر میں بھی ایک مثال بھی نہیں ملے گی کہ کسی نے اپنی اولاد کو یوں خصوصی توجہ و کوشش سے اپنی فکر کا اس قدر بدرجہ اتم حامل اور باصلاحیت بنایا ہو جس قدر ڈاکٹر طاہرالقادری نے بنایا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے دونوں فرزند ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری عجز و انکساری، علم و عمل کا پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ شاندار انتظامی صلاحیتوں

دعوتِ منہاج القرآن دراَصل دعوتِ اتحادِ اُمت ہے۔ (شیخ الاسلام)

کے حامل لیڈرز ہیں سونے پر سہاگہ یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے پوتے اور پوتیوں کی بھی اپنی زندگی میں ہی فکری آبیاری کر دی ہے۔

اگر ڈاکٹر صاحب اپنی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بیدار مغز اولاد کی فکری آبیاری کرنے کی بجائے انہیں دنیا کمانے میں مصروف کر دیتے تو دیگر مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین کی بگڑی ہوئی اولادوں سے کہیں بڑھ کر دولت اکٹھی کر سکتے تھے مگر پھر وہی لوگ کچھ یوں تنقید کر رہے ہوتے کہ باپ علم و عمل کا پہاڑ ہے اور بیٹوں کا حال دیکھیں جو اپنے بیٹوں کی تربیت نہیں کر سکتا وہ کل کو قوم کی تربیت کیا کرے گا لہٰذا ہر حال میں تنقید کرنا بعض لوگوں کا نفسیاتی مسئلہ ہوتا ہے۔

2- میرے نزدیک تاریخ اسلام کے اندر ارتغرل ایک ایسا کردار ہے جس نے اسلام کی کھوئی ہوئی ناموس کی بحالی کے لیے عسکری محاذ پر بے پناہ کامیابیاں حاصل کیں اور انمٹ نقوش چھوڑے۔ دوسری شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہے جنھوں نے عرب و عجم، شرق و غرب کی یوتھ کو متوجہ کیا فرق صرف اتنا ہے کہ ایک کا میدان میدانِ حرب تھا اور موخر الذکر کا میدان قرطاس و قلم۔

ارتغرل کی تحریک اولیاء کی توجہات اور وقت کی عظیم روحانی شخصیت غوث العصر امام ابن العربی کی روحانی قیادت میں نامساعد ترین حالات میں پروان چڑھتی رہی جبکہ ڈاکٹر طاہر القادری کی تحریک بھی اولیا کی توجہات اور غوث العصر حضرت سیدنا طاہر علاؤالدینؒ کی روحانی قیادت میں آگے بڑھ رہی ہے۔

ارتغرل نے اس دور کے تقاضوں کے مطابق اپنے بچوں کی تربیت کرکے قائدانہ اوصاف پیدا کئے جبکہ ڈاکٹر طاہر القادری نے عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق اپنے بچوں کی تربیت کرکے قائدانہ اوصاف پیدا کئے۔

جس طرح ارتغرل کے ساتھی اپنے رہنما کے ساتھ وفا، یقین اور استقامت کے رشتے سے بندھے تھے اور اس کے حکم کی بہر طور انجام دہی کو ممکن بناتے تھے، ڈاکٹر طاہر القادری کے جانثار کارکن بھی اپنے قائد کے اشارے پر تجدید دین اور احیائے اسلام کے اس مصطفوی مشن میں مصطفوی معاشرے کی تشکیل کے لیے وفا کا پیکر بنے ہوئے یقین اور استقامت کے ساتھ قربانیوں کی ایک لازوال داستان رقم کیے ہوئے ہیں۔

ارتغرل کی تحریک کی بنیاد محبت رسول ﷺ اور تکریم اولیاء جیسے بنیادی عقائد پر قائم تھی اسی طرح ڈاکٹر طاہر القادری کی تحریک کا خمیر بھی عشق رسول ﷺ اور تکریم

منہاج القرآن کوئی فرقہ وارانہ تحریک نہیں۔ (شیخ الاسلام)

اولیا سے اٹھا ہے۔

3- تحریک منہاج القرآن میں prophetic potential پایا جاتا ہے۔

یعنی حالات جس قدر بھی مخالف ہوجائیں یہ تحریک مسلسل آگے بڑھتی رہے گی جس طرح اگر ہم اسلام کے ابتدائی حالات کا مطالعہ کریں تو ایسے لگتا ہے جیسے سلطنت اسلام پہلی صدی ہجری سے شاید آگے نہ بڑھ پائے مگر اس قادر مطلق نے اسلام میں اسقدر potential بھر دیا ہے کہ بدترین حالات کا سامنا کرنے کے باوجود قیامت تک اسلام وسعت پذیر رہے گا۔

تحریک منہاج القرآن نے اپنے ٹارگٹ کے حصول کے لئے now or never کے اصول کے تحت کئی ایسے معرکے لڑے کہ جس کے بعد یوں لگتا تھا کہ بس اب تحریک ختم ہو جائے گی مگر نبی مکرم علیہ السلام نے اپنی توجہات سے اس تحریک میں اتنا potential بھر دیا ہے کہ ہر قسم کے نامساعد حالات کے باوجود یہ تحریک آگے بڑھ رہی ہے اور ہمیشہ بڑھتی رہے گی اور اسلام کی نشاۂ ثانیہ کا فریضہ ضرور سر انجام دے گی، ان شاءاللہ

4- عصر حاضر کی قوتوں کو اگر خطرہ ہے تو وہ صرف اور صرف Political Islam سے خطرہ ہے جبکہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی تحریک پولیٹیکل اسلام کی نمائندہ ایسی تحریک بن کے ابھری ہے کہ ایسی تحریک جس کا تعلیمی وتربیتی فکری ونظریاتی دائرہ کار زندگی کے ہر شعبہ کا احاطہ کرتا ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کی جدوجہد کو اگر روایتی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کی جدوجہد کے معیار پر پرکھنے کی کوشش کریں گے تو یہ زیادتی ہو گی، ان کی جدوجہد کو پرکھنے کے پیمانے مختلف ہونے چاہئیں کیونکہ ان کو درپیش چیلنجز مختلف ہیں ان کے افکار مختلف ہیں ان کے ٹارگٹس مختلف ہیں۔

5- قیادت کے ارتقائی عمل میں سب سے اہم عنصر فکری و جذباتی نشونما کا پہلو ہوتا ہے اگر قیادت کا فکری اور جذباتی ارتقاء کسی لسانی علاقائی یا نسلی تعصب یا نفرت کی بنیاد پر ہوا ہے تو ایسی قیادتیں انسانیت کے لئے خون خرابے کا باعث بنتی ہیں ایسی مثالوں سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کی قیادت کا فکری و جذباتی

زبان دِل کی ترجمان ہے۔ (شیخ الاسلام)

ارتقاء توازن و اعتدال کے پیرائے میں ہوا ہے اس لئے مذہبی اور سیکولر انتہاپسندی کا شکار ہوتی ہوئی دنیا کے لئے یہ قیادت ایک مسیحا کا کردار ادا کر سکتی ہے۔

6- اپنی نظریاتی و فکری جامعیت اور ہمہ گیریت کے اعتبار سے یہ تحریک رسول نما تحریک ہے یعنی اس تحریک میں دین کے کسی گوشے کو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا یعنی بغیر کسی deviation کے یہ تحریک نبی مکرم علیہ السلام کی تعلیمات کے تابع چلنے والی تحریک ہے اس لئے اس تحریک کو ہر اس فرد یا جماعت یا گروہ کی طرف سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا جن کے دینی تصورات افراط و تفریط کا شکار ہیں یا وقت کے ساتھ ساتھ جن کے زاویہ فکر میں تعلیمات رسالت مآب ﷺ سے کچھ درجے انحراف وقوع پذیر ہوچکا ہے۔

7- اس تحریک کا ایک امتیاز یہ ہے کہ حق کی نمائندہ تحریک ہے اور حق ہمیشہ بے نیاز ہوتا ہے۔

اس تحریک میں صرف انہیں لوگوں کی خدمات قابل قبول ہوں گی جن کے جذبے بے لوث، ارادوں میں خلوص اور نیت میں للٰہیت ہوگی۔ جس کسی نے بھی کارکنان کے پروٹوکول اور گل پاشی کی آڑ میں اپنے نفس کو پال لیا یا اپنی خدمات کو تحریک پر احسان جانا تحریک اپنے دامن میں ایسے لوگوں کا وجود برداشت نہیں کرے گی۔

دل کا رُخ اللہ کی طرف موڑ لو۔ (شیخ الاسلام)

میرے قائد

میرے قائد تو نے گلشن کو وہ نکہت دی ہے
جس نے برفاب خیالات کو حدّت دی ہے

عشقِ سرکارِ مدینہ کی جلا کر شمع
اس پہ دیوانوں کو مر مٹنے کی دعوت دی ہے

کب سے آنکھیں تھیں سرابوں کے عذابوں میں گھِری
میرے قائد نے ملت کو حقیقت دی ہے

زندگی کربِ مسلسل میں مسلسل گذری
تو نے آکر اسے تسکین کی دولت دی ہے

تیری دانش نے کیا چشمِ جہاں کو خیرہ
تیرے افکار نے اسلام کو جدّت دی ہے

تیری للکار نے طاغوت کے بت توڑ دیئے
تیری تدبیر نے شیطاں کو ہزیمت دی ہے

تیرے سر پر ہے جو نعلینِ نبی کا سایہ
اب میں سمجھا کہ تجھے کس نے یہ جرأت دی ہے

شاملِ حال شہنشاہِ مدینہ کا کرم
ربِّ اکبر نے تجھے عزت و شہرت دی ہے

نورؔ کیوں وجد میں آکر نہ قصیدے لکھے
ایسے قائد کی خدا نے جسے سنگت دی ہے

(نور احمد نورؔ)

اِسلام ترقی پسند ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ دین ہے۔ (شیخ الاسلام)

عرفان الہدایہ: شیخ الاسلام کی قرآن اور صاحبِ قرآن سے محبت

ڈاکٹر فرخ

”قرآن مجید سے محبت کرنا، اس سے جُڑنا، اس کو بڑی چاہت سے سننا، اسے گہرائی کے ساتھ سمجھنا اور اہتمام کے ساتھ اپنی زندگی میں اتارنا، اس پر عمل کرنا، اس کے پیغام کو سمجھ کر آگے دوسروں تک پہنچانا اوراس کے نور کو اطراف و اکنافِ عالم میں پھیلانا بہت بڑی برکت اور سعادت کا باعث ہے۔“ (شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری)

روئے زمین پر قرآن مجید قیامت تک کے لیے مسلمانوں کے لیے ہدایت وراہنمائی کا سرچشمہ ہے لیکن ہدایت وراہنمائی سے ہم اس وقت فیض یاب ہو سکتے ہیں جب ہم اس کے اسرار و معانی تک مکمل رسائی حاصل کرلیں اور قرآن معجز بیان اپنے اسرار و حقائق صرف ان لوگوں پر عیاں کرتا ہے جو اس سے مکمل استفادہ کرتے ہوں اور اس کے لیے چند اہم اور لازمی شرائط ہیں جن کو پورا کرتے ہوئے مسلمان نہ صرف اس کا مطالعہ کریں بلکہ اس کے اسرار و حکم کو سمجھنے کی سعادت حاصل کریں جیسا کہ سب سے اہم اور بنیادی شرط یہ ہے کہ قرآن مجید کے من جانب اللہ ہونے پر مکمل یقین ہو اور اس میں شک کا ذرا سا شائبہ نہ ہو جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ (البقرہ، ۲:۲)

”(یہ) وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔“

توبہ تبدیلی کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

اور جب ہم مکمل ایمان اور یقین کامل کی منازل پر پہنچ کر اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو پھر یہ ہمارے لیے ہدایت و راہنمائی کا سامان مہیا کرتا ہے جیسا کہ پروردگار اپنے کلام معجز بیان میں ارشاد فرما رہے ہیں کہ

ھدی للمتقین کہ اس میں متقین کے لیے ہدایت و راہنمائی کا سامان موجود ہے۔ ایک غیر منطق انسان اس کلام کے اسرار و رموز کو نہیں پا سکتا۔ قرآن مجید کی صرف تلاوت ہی نہیں بلکہ اس کے ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیوں کے برابر اجر رکھا گیا ہے۔ مزید یہ کہ تلاوت کے ساتھ ساتھ آیات الٰہی کو توجہ اور لگن سے پڑھنا اور پھر اس میں مذکور احکامات پر نہ صرف عمل کرنا بلکہ مکمل تفکر و تدبر کے ساتھ اس کے معانی و معارف تک رسائی حاصل کرتے ہوئے، اس کی تعلیمات کو دوسروں تک بھی پہنچانا تاکہ دیگر مسلمان بھی اس سے بہرہ مند ہو سکیں اور یہی تقاضا پروردگار قرآن مجید میں ہم سے کرتا ہے۔

آج کے اس پر خطر دور میں جہاں دنیا کی محبت دین کی محبت پر غالب ہے اس امر کی ضرورت ناگزیر ہو چکی ہے کہ ہم اپنے خالق سے اپنا تعلق مضبوط کرتے ہوئے اس کی مخلوق ہونے کے تقاضوں کو پورا کریں اور یہ تعلق صرف اسی وقت استوار ہو سکتا ہے۔ جب ہم خالق حقیقی کی طرف سے نازل کردہ کتاب سے حقیقی وابدی راہنمائی کے معنی و مرکز سے اپنا تعلق مضبوط بنیادوں پر استوار نہ کرلیں اور اس تعلق کو مضبوطی سے جوڑنے کے لیے قرآن مجید کی حقیقی تعلیم کا شعور حاصل کرنا ضروری ہے۔

قرآن فہمی کے ذریعے شعور انسانی کو بیدار کرنے کے لیے تحریک منہاج القرآن کے ویمن ونگ کی طرف سے 2017ء میں ”عرفان الہدایہ“ پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا تاکہ اس انقلاب آفریں کلام کی آفاقی تعلیمات کو عام فہم اور آسان زبان میں عوام الناس تک پہنچایا جاسکے۔

عرفان الہدایہ کا اولین مقصد عوامی سطح پر نئے انداز میں قرآن فہمی کا شوق پیدا کرنا اور اس پر تدبر و تفکر کا ذوق بیدار کرنا تھا۔ تاکہ اس انقلاب آفریں پیغام اور اس کی تعلیمات کو کامل طور پر اپنی زندگی کا حصہ بنایا جاسکے اور آج کے اس پر خطر دور میں انسانیت کو بیدار کرتے ہوئے معاشرے میں ایک انقلاب آفریں تبدیلی لائی جاسکے اور یہ تبدیلی اسی وقت ممکن ہے۔ جب معاشرے کے افراد کی کثیر تعداد کے رویوں اور روزمرہ کے معاملات زندگی پر کلام معجز بیان کی تعلیمات کا عکس نظر آئے گا اور یہ قرآنی عکس بالآخر معاشرے کے پورے ماحول کو اس کلام کی انوار و تجلیات سے منور کردے گا۔

عرفان الہدایہ کی خصوصیات

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ عرفان الہدایہ کا بنیادی مقصد قرآن مجید کے معانی و مفاہیم کو عام فہم اور موثر انداز میں دور جدید کے سائنسی تقاضوں کے مطابق قابل ادراک بنانا ہے۔ جس کے لیے امتیازی

نیک گمان سے اُخوت اور اتحاد قائم ہوتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

خصوصیات کا حامل سلیبس ڈیزائن کیا گیا ہے۔ جس میں قرآنی علوم پر مکمل دسترس کے حامل ماہر اور تجربہ کار اسکالرز کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر اداروں میں مختلف سرگرمیوں اور پروگرامز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ تحقیقی ماہرین، قرآنی سکالرز، داعی و مبلغین و معاونین کے علاوہ تربیت کرنے والے اساتذہ تخلیقی قلمکار گرافک ڈیزائنر اور ویب ڈیزائنرز حضرات قابل ذکر ہیں۔ جو مختلف خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ان کی زیر نگرانی دورہ قرآن، الہدایہ لرننگ سنٹر، عرفان الہدایہ کیمپس اور قرآنک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ چل رہے ہیں ہیں جہاں قرآن فہمی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف کورسز بھی متعارف کروائے گئے ہیں۔ جن میں عرفان القرآن کورسز، فہم القرآن کورسز، عرفان الحدیث کورسز، سیرہ کورسز، عرفان الہدایہ کورسز اور عرفان التجوید کورسز شامل ہیں۔ عرفان الہدایہ کے تحت مختلف سرگرمیوں کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کانفرنسز سیمینار اور دروس قرآن۔

عرفان الہدایہ کا بنیادی مقصد قرآنی تعلیمات کو عام فہم اور نہایت سادہ اور سلیس انداز میں اساتذہ اور طالب علموں کے لیے یکساں فائدہ منداور قابل بنانا ہے۔ اس کے علاوہ اس پروگرام میں قرآن مجید کا بامحاورہ اور لفظی ترجمہ سکھایا جاتا ہے جو کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری (اردو، انگلش) کے ترجمہ عرفان القرآن سے کیا جاتا ہے جو دور حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق عامۃ الناس کے لیے مفید اور نافع ہے تاکہ وہ قرآن مجید سے اپنا تعلق قائم کرتے ہوئے اپنی عملی زندگی کو اس کے مطابق ڈھال سکیں جیسا کہ پروردگار کا ارشاد ہے کہ:

”آپ پر ہم نے حق کے ساتھ یہ کتاب لوگوں کے لیے نازل فرمائی ہے۔ پس جو شخص راہ راست پر آجائے اس کے اپنے لیے نفع ہے اور جو گمراہ ہو جائے اس کی گمراہی کا (وبال) اس پر ہے آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔“ (الزمر، ۳۹: ۴۱)

لہذا شیخ الاسلام کی تحریک، منہاج القرآن کے عظیم تر اہداف میں سے ایک ہدف رجوع الی القرآن ہے۔ قرآن سے ٹوٹے ہوئے تعلق کو جوڑنا، طبیعتوں کو قرآن کے رجوع کی طرف آمادہ کرنا۔ قرآن کی تلاوت ، قرآن کے فہم، قرآن کے معنی و مفہوم، قرآن کے معارف اور قرآن کی تبلیغ پر لوگوں کو آمادہ کرنا تاکہ انوار قرآن سے انفرادی زندگیاں بھی منور ہوں اور معاشرے کی اجتماعی زندگی بھی منور ہوں۔

اسلام ترقی پسند ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ دین ہے۔ (شیخ الاسلام)

شمیم خان

1994ء میں جب منہاج القرآن گرلز کالج (موجودہ منہاج القرآن ویمن کالج) کے آغاز کے لیے ملک بھر سے منہاج القرآن ویمن لیگ کی قائدین کو مرکز پر بلایا گیا تو میں بھی محترمہ ڈاکٹر شاہدہ مغل کے ساتھ دیگر سٹوڈنٹس کے گروپ کے ہمراہ دینی تعلیم کے حصول کے لیے منہاج القرآن سیکرٹریٹ لاہور آئی اور دیگر قائدین کے ساتھ کالج کے انتظام وانصرام میں معاونت کا موقع ملا۔

6 اکتوبر 1994ء کو مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے قیام کی تقریب منعقد ہوئی جس میں پہلی بار شیخ الاسلام کی زیارت اور تعارف ہوا اور ایک عامیانہ زندگی سے بامقصد زندگی کے سفر کا آغاز ہوا۔ زندگی میں پہلی بار پتہ چلا کہ اب تک کی زندگی کے سال جینے کے لیے ہی گزر رہے تھے اور اب زندگی کا اصل سفر شروع ہوا ہے۔ شیخ الاسلام کا میری زندگی پر سب سے بڑا احسان یہی ہوا کہ ”زندگی صرف جینے کا نام نہیں بلکہ مقصد کی خاطر جینا ہی اصل جینا ہے“ کا تصور ملا۔

یہیں سے شیخ الاسلام کی براہ راست توجہات، سنگتوں اور صحبتوں کا لامحدود سلسلہ شروع ہو گیا جس نے زندگی کو نعمتوں، برکتوں، رنگوں اور خوشبوؤں سے بھر دیا جو الحمدللہ تاحال جاری ہے۔ ہمارے عظیم قائد کی براہ راست تربیت اور توجہ نے ہم کھوٹے سکوں کو بھی کارآمد بنا دیا اور اس بات کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ مجھے فخر ہے کہ میرا ان آخری چند لوگوں میں شمار ہو گیا جنہوں نے براہ راست شیخ الاسلام سے ہر قدم پر رہنمائی اور فیوضات سمیٹے۔

چند گزارشات آپ بہنوں تک پہنچانے کی خاطر قلم اٹھانے کی جسارت کی جو آپ کی ذاتی و تنظیمی زندگی میں زاد راہ بن سکیں اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ سب میرے پاس تحریک کی امانت ہیں۔ ایسی امانت کہ جس کا تصور شیخ الاسلام سے براہ راست سیکھا۔ جو خدمت سپرد ہو جو ڈیوٹی لگائی جائے اس کو پوری امانت اور دیانت سے نبھایا جائے۔ ایک لمحہ کی بھی کوتاہی نہ ہونے پائے یہاں تک کہ اس دوران وقت، مال، اس کی ہر شے کو امانت سمجھ کر استعمال کیا جائے۔ قائد محترم اکثر بتایا کرتے تھے کہ وہ منہاج القرآن کی کسی چیز کو ذاتی استعمال میں نہیں لاتے تھے یہاں تک کہ چائے کا کپ بھی اپنی جیب سے ادا کر کے پیتے تھے۔ میں نے اپنی زندگی قائد کے اس اصول کو مشعلہ راہ بناتے ہوئے گزارنے کی اس طرح کوشش کی منہاج القرآن کی ہر شے چاہے ذمہ داری ہو یا کوئی بھی شے اس کو اپنے لیے امانت سمجھا یہاں تک کہ اگر کسی کاغذ یا قلم سے ذاتی تحریر بھی لکھنا ہوتی تو منہاج القرآن کے کاغذ قلم کے بجائے ذاتی کاغذ اور قلم استعمال کرتی اور آج تک اس امانت اور دیانت کے اصول کو ہر جگہ پر قائم رکھا ہوا ہے۔

یہ اوائل دور کی بات ہے کہ شیخ الاسلام نے پیپر ورک سے لے کر پروگرامز کو مینیج کرنا تک ہمیں خود سکھایا۔ مجھے یاد ہے کہ ہم نے آفس میں ایک تربیتی سیشن میں قائد محترم کے ساتھ آپ کی اہلیہ کو بھی دعوت دینی تھی۔ قائد محترم نے پروگرام کا شیڈول پوچھا جس پر میں نے پیپر پیش کیا۔ آپ نے دیکھ کر مجھے ترتیب درست کرنے کا فرمایا کہ مہمانان کے پروٹوکول کے مطابق کیسے ترتیب بنتی ہے۔ آج تک میں نے زندگی میں جو بھی پیپر ورک، پلان، کیمپ، سیمینار کئے قبلہ حضور کی اسی تربیت نے ہر جگہ رہنمائی فراہم کی۔

شیخ الاسلام ہمیشہ بیٹیوں کی بات کو بہت اہمیت دیتے مجھے یاد ہے کہ گرلز کالج کے آغاز کے لئے سامان کی براہ راست نگرانی فرماتے رہے اور حکم فرمایا کہ بیٹیوں کی رائے اور منظوری سے تمام کام سرانجام دیئے جائیں۔

فیصل آباد سے ایک بار مجھے اکیلے واپس آنا تھا۔ شیخ الاسلام کو پتا چلا کہ چھوٹی بیٹی کے ساتھ اکیلے سفر کرنا ہے تو اپنے ساتھ اپنی گاڑی میں بٹھا کر لے آئے اور راستے میں خواتین کے مسائل اور معاملات کو سامنے رکھتے ہوئے ورکنگ پلان بنانے پر گائیڈ لائن فراہم کرتے رہے۔ ہمیں بھی اپنے ساتھ رہنے اور چلنے والوں کے مسائل اور معاملات کو اسی طرح دیکھنا چاہیے۔ اور یہ بھی سیکھنا چاہیے کہ سفر ہو یا سکون اپنے وقت کو کیسے بامقصد بنانا ہے۔

منہاج القرآن صرف ایک تنظیم یا تحریک نہیں یہ پوری دنیا میں پھیلا ایک خاندان ہے جس کے سربراہ حضور شیخ الاسلام ہیں اور ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ کی دی گئی

اِسلام محض علم کا نہیں، بلکہ علم اور عمل دونوں کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

تعلیمات کو اپنا زاد راہ بناتے ہوئے اپنے شیخ کی سنگت میں کشتی نوح کی مانند اس زندگی کے سفر کو پار لگانا ہے کہ روز قیامت آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں شرمندہ ہونے سے بچ جائیں۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے اپنی زندگی کے یہ قیمتی سال آج کے مجدد کی صحبت اور سنگت میں گزارے۔ اللہ پاک میری نسلوں کو بھی اس سنگت کا تسلسل بنائے رکھے۔ آمین۔

قائد کی سنگت اور صحبت نے عمومی خاندان کے تصور کو یکسر بدل دیا اور "منہاج القرآن ایک خاندان" کا بیش قیمت تصور کا احساس دیا۔ ہم جب منہاج القرآن کے مرکز آئے تو قائد محترم کی محبت و شفقت اس طرح ملی کہ کبھی اپنے والدین اور گھر کی کمی محسوس نہیں ہوئی ہمارے کھانے، پینے، ضروریات زندگی سے لے کر سونے جاگنے تک کے معاملات اور ڈسپلن کی اس طرح نگرانی فرماتے کہ ایک لمحہ کے لیے بھی کبھی محسوس نہیں ہوا کہ ہم کسی اجنبی جگہ پر ہیں۔ اتنی حفاظت اور سکون تو کبھی شاید آپ کو گھر میں بھی نہ محسوس ہوتا جو قائد کے زیر سایہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمان خانہ منہاج القرآن میں ملا۔

شیخ الاسلام سے سمجھا کہ اصل خاندان تو اللہ اور اس کے حبیب کے تعلق کے ساتھ جڑا ہو۔ جو یقیناً اگلے جہان میں بھی قائم رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ شیخ الاسلام اکثر فرماتے تھے کہ جب آپ اللہ اور اس کے رسول کے مشن کا کام کر رہے ہوتے ہیں اور مشکلات اور پریشانیاں آتی ہیں تو خدا خود آسانیاں پیدا فرما دیتا ہے اور اس بات کو عملی طور پر ہر جگہ پورا ہوتے پایا۔ قائد محترم کا اپنی تحریکی بیٹیوں سے بہت محبت اور شفقت کا پہلو بہت جداگانہ تھا اس دور میں جب مردوں کا خواتین کے کام کو قبول کرنا ہی مشکل تھا اس وقت شیخ الاسلام نے انتہائی شفقت اور محبت اور رہنمائی فرمائی۔ ایک کارکن کی تحریکی ذمہ داریوں سے لے کر خانگی ذمہ داریوں تک ہر لمحہ سرپرستی اور نگرانی فرمائی۔ شیخ الاسلام کی اہلیہ محترمہ رفعت جبیں قادری، آپ کی عدم موجودگی میں ہمارا ایک ماں کی طرح خیال رکھتیں۔ شاید ہی دنیا میں کوئی لیڈر اس طرح اپنی کارکنان بیٹیوں پر شفقت کرتا ہو جو ہمیں قائد محترم نے عطا کی اور اب بھی وہ دنیا کے جس کونے میں بھی ہوں وہ ہر لمحہ ہمارے ساتھ ہیں شیخ الاسلام کا اس حوالے سے یہ فرمانا کہ "میرے وقت میں آپ سب کا بھی حصہ ہے۔" بلکہ آپ تو میرے وقت میں شیئر ہولڈرز ہیں۔" یہ الفاظ ہمارے لیے زندگی بھر کا اثاثہ ہیں۔ میں شیخ الاسلام کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لیے دعا گو ہوں۔

چمکا نہ کوئی تم سا، اس دور کی جبیں پر
تم سا کوئی مفکر، عالم نہ کوئی رہبر

چھائے ہو سارے عالم پہ تم باوقار بن کے
آنکھوں کا نور بن کے، دل کا قرار بن کے

اہلِ حق کا ہر عمل محض رضائے الٰہی کی خاطر ہوتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

پروفیسر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

(صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی و تحقیقی اور تجدیدی خدمات کا دائرہ ہمہ جہتی ہے۔ آپ نے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے اپنے علمی و تربیتی کردار کے ذریعے ہر عمر اور ہر طبقہ فکر کے افراد کو فکری و نظریاتی سطح پر رہنمائی مہیا کی ہے۔ آپ کی تعلیمی و تربیتی مساعی کا مرکز و محور نوجوان رہے ہیں۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ نوجوانوں کو مستقبل کا معمار اور قوموں کی علمی، فکری، ثقافتی، سیاسی، معاشی، سماجی اقدار کا وارث قرار دیا جاتا ہے اور گزشتہ کئی دہائیوں سے مختلف دانشور حضرات فخر کے ساتھ یہ اعداد و شمار شیئر کرتے ہیں کہ پاکستان کی کل آبادی کا تقریباً 65 فیصد طبقہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ دوسری طرف آبادی کے اس غالب طبقہ کو ایک اچھا انسان، باعمل مسلمان اور حقیقی معنوں میں مستقبل کا معمار بنانے کے لئے تسلی بخش اقدامات نظر نہیں آتے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ادارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھنے سے پہلے اور بعد میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیت جن میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہیں کو فوقیت دی۔ افراد معاشرہ اسی وقت معاشرے کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں جب ان کو عصری علوم سے بہرہ مند اور ان کی اسلامی تعلیمات اور اقدار کے مطابق اخلاقی تربیت کی جائے۔ الحمد اللہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تعمیر کردار کے اس اہم فریضہ کو احسن انداز میں انجام دیا ہے اور ان کی تعلیمی، تربیتی مساعی سے لاکھوں خواتین و حضرات کی زندگیاں مصطفوی انقلاب سے ہم آہنگ ہوئی ہیں۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے 73 ویں یوم پیدائش پر اندرون اور بیرون ملک تنظیمات و کارکنان مسرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ بہترین خراج تحسین یہ ہے کہ شیخ الاسلام کی زندگی کو اپنے لئے ماڈل بنایا جائے۔ انہوں نے جس طرح اسلام اور انسانیت کی خدمت اور علم سے محبت کی، اسی راستے پر گامزن رہتے ہوئے اپنے قائد کے ساتھ حقیقی معنوں میں تجدید عہد وفا کیا جائے۔

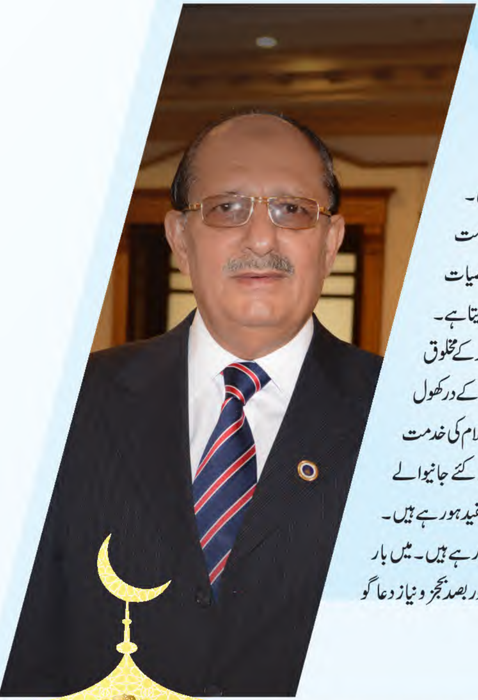

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان

(نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل)

اللہ کا کروڑ ہا شکر کہ ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 73 ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو صحت و تندرستی کے ساتھ سلامت رکھے اور وہ اسی طرح دین اور انسانیت کی خدمت کا فریضہ ادا کرتے رہیں۔ بہت کم شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو خواب دیکھتی ہیں اور اللہ انہیں انکی زندگی میں ہی تعبیر کے رنگ عطا کر دیتا ہے۔ اللہ کی عطائیں اور فضل کی بارش ہر کس و ناکس پر نہیں ہوتی۔ ذات اور خواہشات کی نفی کر کے مخلوق خدا کی خدمت کرنے والوں سے اللہ راضی ہو جاتا ہے اور پھر اپنی نعمتوں کے خزانوں کے در کھول دیتا ہے۔ شیخ الاسلام بھی انہیں چنیدہ بندگان خدا میں سے ہیں کہ جنہیں اللہ نے دین اسلام کی خدمت کیلئے چنا اور پھر استقامت بھی عطا کی۔ آج شیخ الاسلام کے سینکڑوں موضوعات پر کئے جانیوالے ہزاروں خطابات اور طبع ہونیوالی سینکڑوں کتب سے شرق و غرب میں لاکھوں نفوس مستفید ہو رہے ہیں۔ بالخصوص نوجوان شیخ الاسلام کی امن فلاسفی کے باعث ایمان کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ میں بار دگر اپنے قائد کو 73 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ رب العزت کے حضور بصد عجز و نیاز دعا گو ہوں کہ انکا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبانِ بارگاہ کو ہر لحہ خود احتسابی کی توفیق دیے رکھتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

DR. HASSAN MOHI-UD-DIN QADRI'S *Landmark Work*

We take the opportunity to express our happiness and appreciation for Dr. Hassan Mohi-ud-Din Qadri on his landmark work. This book has presented the Medinan charter as an effective state model for contemporary democracies and a practical solution for all governance models that exist today.

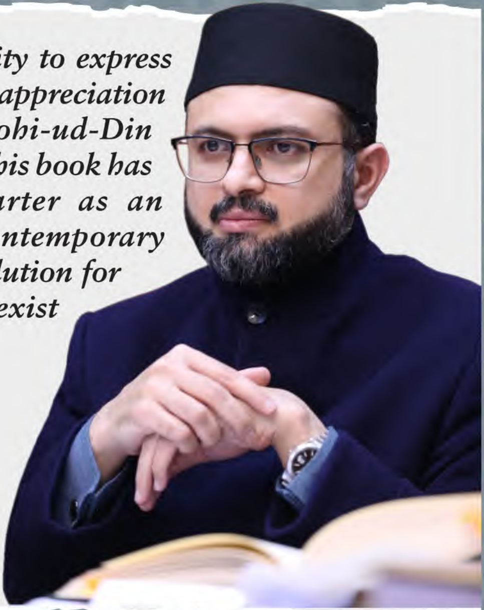

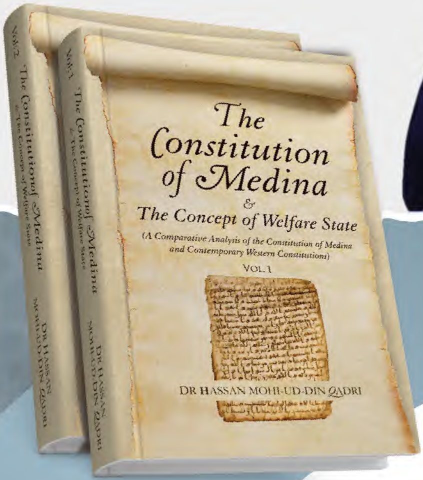

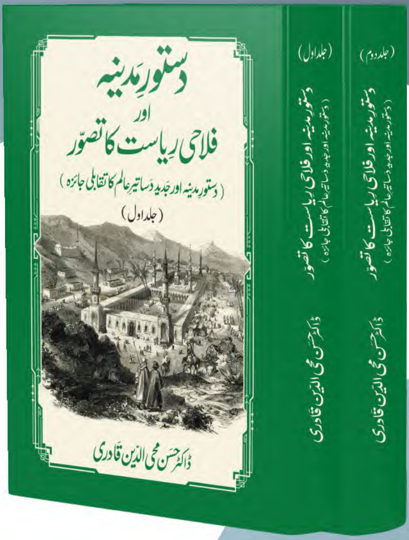

MINHAJ-UL-QURAN WOMEN LEAGUE DALLAS

سجدہ خدا سے براہِ راست تعلق کا ذریعہ ہے۔ (شیخ الاسلام)

SHAYKH-UL-ISLAM

The Minaret of Knowledge

Alhamdullilah, Minhaj-ul-Quran Dallas continues its journey of success by offering its services comprehensively by educating the community through multiple educational programs including weekly Tafseer al-Quran, Nazra Quran, Dars al-Quran, Sunday School from Level KG to Level 5, 12 days Mawlid al-Nabi SAW celebration, Lailat al-Me'raj and Lailat min Nisf Sha'aban, Iqbal Day, Naatiyah Mushairah and through Islamic Trivia programs.

Furthermore, serving the Din of Rasool Allah ﷺ the management also provides Minhaj Welfare services and feeds1000 homeless and needy people every month by preparing meal for them at the center since 2023. Spreading the Din of Rasool Allah ﷺ inter-faith programs were also offered in the blessed month of Ramadan.

May Almighty Allah grant us divine enablement to steer and revolve our Iman, actions, deeds, character, thought, vision and goal to the pivot and fulcrum of our lives which is the blessed personality of the Holy Prophet ﷺ for this is the mission of our Shaykh Huzoor Sayiidi Huzoor Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri. We pray to Almighty Allah to shower His countless blessings upon Huzoor Sayyidi and bless His Divine friend a long and healthy life – Ameen.

MINHAJ-UL-QURAN WOMEN LEAGUE DALLAS

اِسلام محض توجیہ کا نہیں، تخلیق کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

Reminding the message, teachings, goal, and life of
Huzoor Sayyidi Huzoor
Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri
Minhaj-ul-Quran Dallas, Texas USA

MINHAJ-UL-QURAN WOMEN LEAGUE DALLAS

سجدہ خدا سے براہِ راست تعلق کا ذریعہ ہے۔ (شیخ الاسلام)

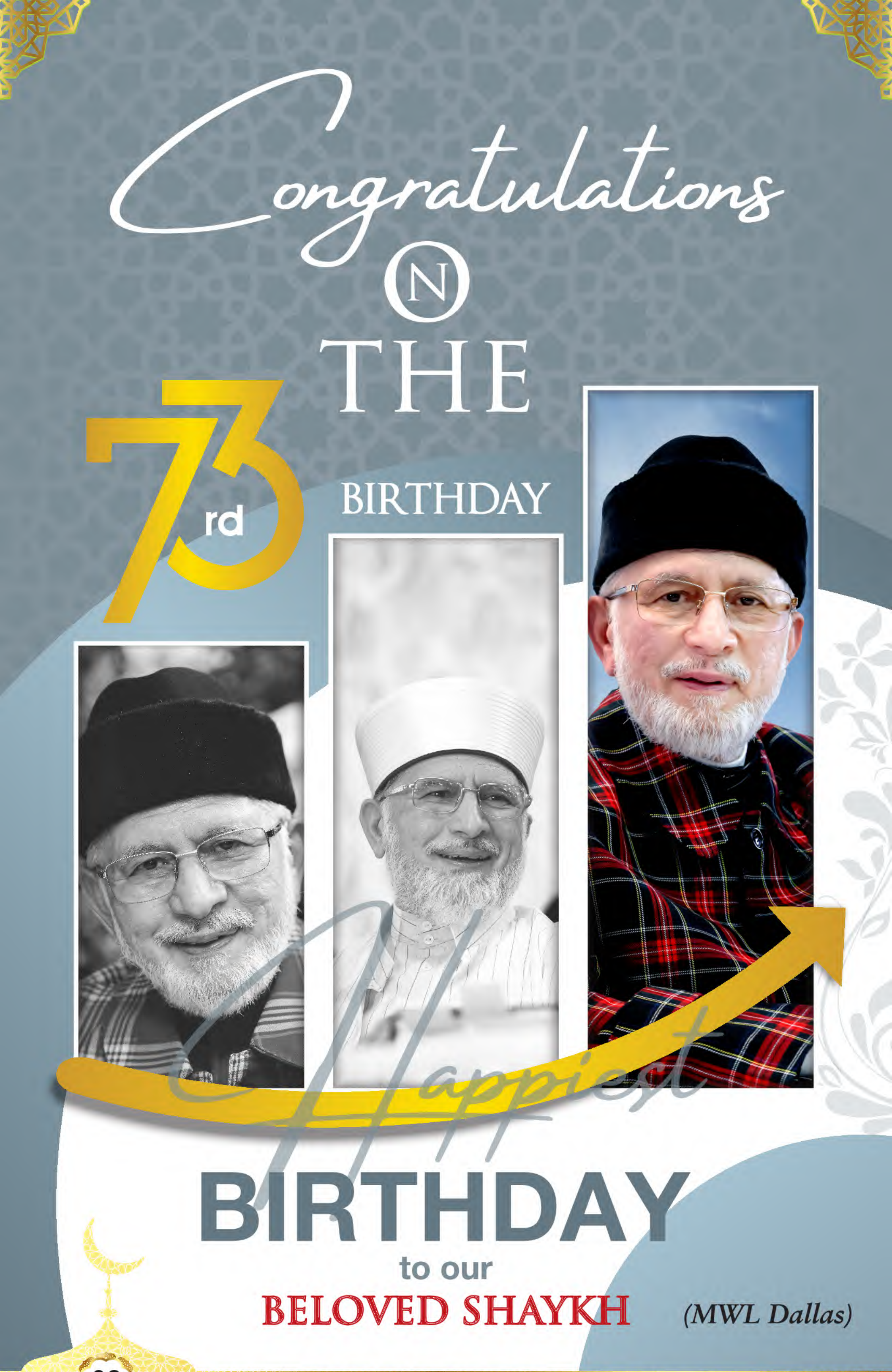

اسلام کی اصل تعلیم اعتدال اور میانہ روی ہے۔ (شیخ الاسلام)

مجددِ عصر

اِسلام ہی حقیقت میں راہ فلاح و نجات ہے۔(شیخ الاسلام)

رفعتیں اور بلندی بھی تجھ پہ ناز کرے
حسین چہرے کی تابندگی مبارک ہو
تری یہ عمر خدا اور بھی دراز کرے
تجھے یہ سالگرہ کی خوشی مبارک ہو

وہ جس نے ملت کے زخم خوردہ بدن پر دی ہے ردائے حکمت علوم و دانش کی مملکت میں اس کا سکہ رواں دواں ہے وہ جس کی دونوں ہتھیلیوں پر چراغ عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں روشن وہ شب کی تاریکیوں میں عزم سفر کی تابندہ داستان ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کی

73 ویں سالگرہ کے

پرمسرت موقع پر ان کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور دُعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام کو عمر جاوداں عطا فرمائے اور ہمیں اُن کی تعلیمات حقیقی معنوں میں عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

منہاج القرآن ویمن لیگ ڈنمارک

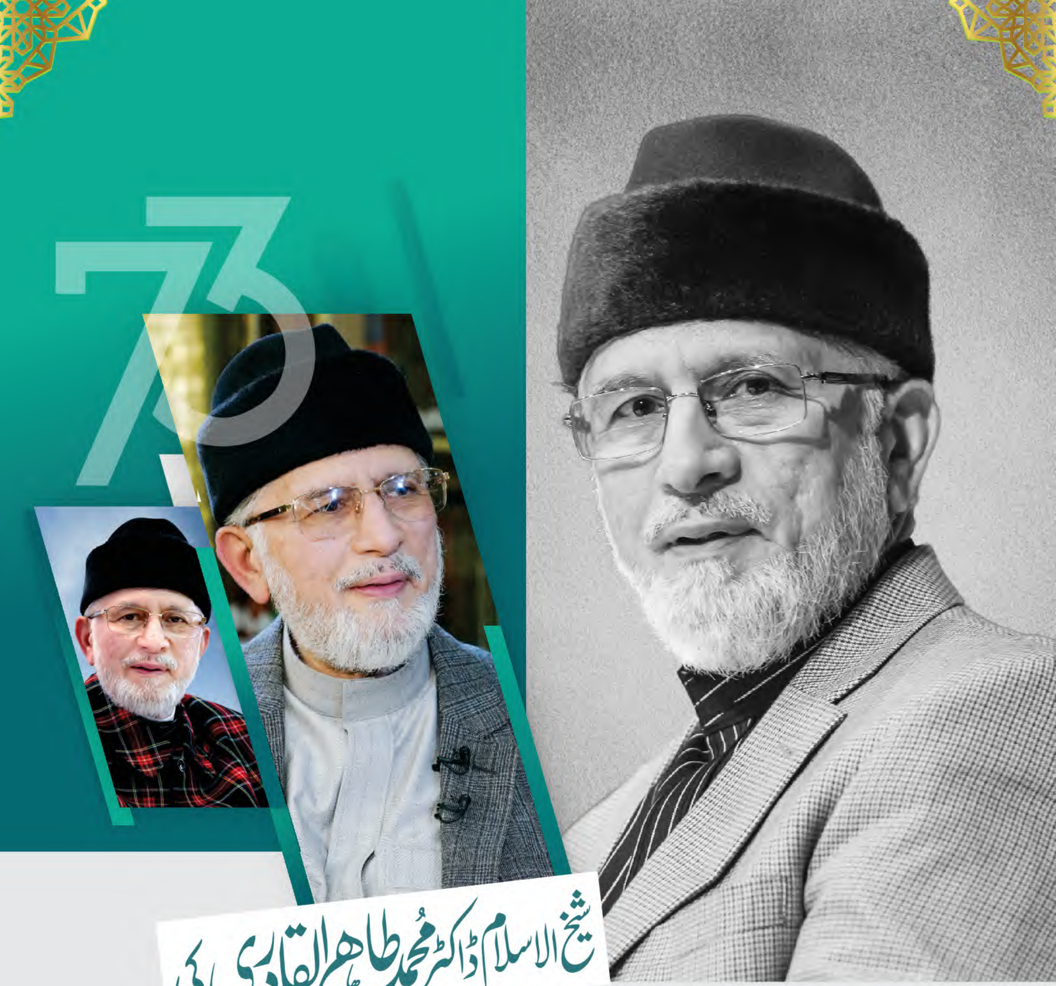

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی

ہستی گویا معطر و معنبر خوشبوؤں کا باغ ہے۔ ان کا وجود ایک سورج کی مانند ہے اور ان کا علم گویا سمندر ہے۔ اس لیے کہ وہ ایک عظیم تحفہ خداوندی، عطائے مصطفی ﷺ اور دعائے فرید کا ایسا نادر و نایاب ثمر ہیں جو اپنی ہستی میں اک جہاں بسائے ہوئے ہیں۔ ہم اپنے محبوب قائد کو ان کی 73 ویں سالگرہ پر اظہار تہنیت پیش کرتی ہیں جو اپنی دینی، تنظیمی، انتظامی، تحقیقی، تبلیغی اور روحانی خدمات کے ذریعے شرق تا غرب اسلام کے پیغام محبت و امن کو کامیابی کے ساتھ پہنچا رہے ہیں۔

woice

Women's Ownership,
Intellectual Collaboration
& Empowerment

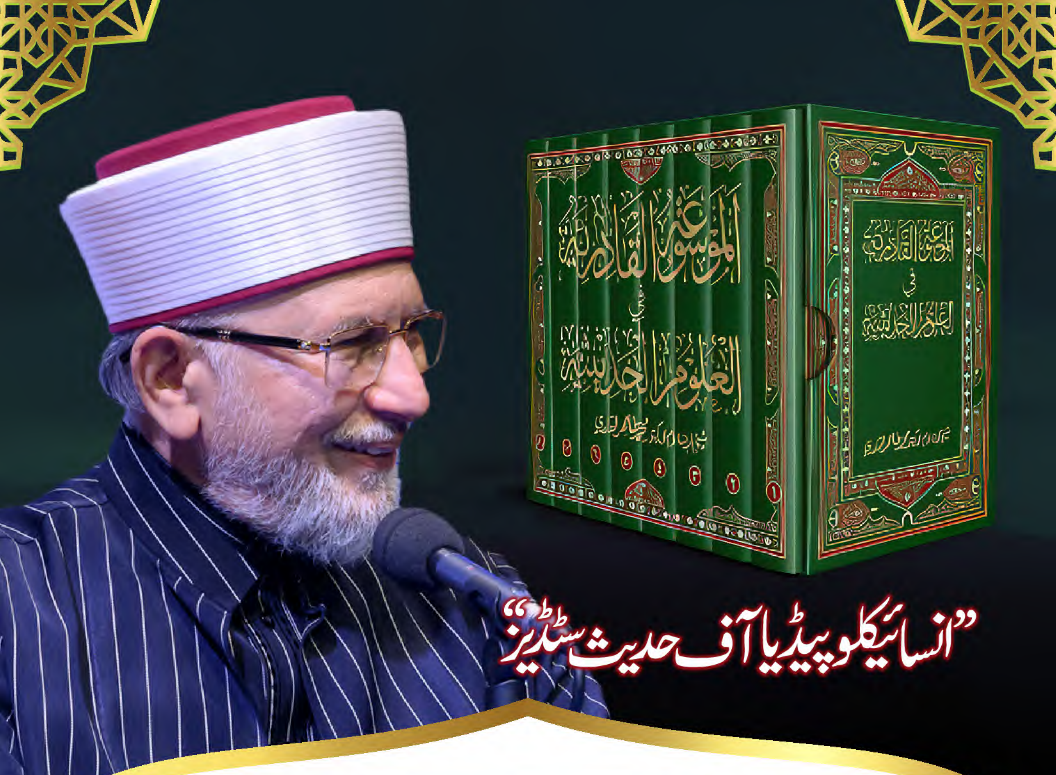

"انسائیکلوپیڈیا آف حدیث سٹڈیز"

لبنیٰ مشتاق (ناظمہ ڈیپارٹمنٹس)

الحمد للہ! علوم الحدیث کے باب میں حجۃ المحدثین، مجددِ دین و ملت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کا تصنیف کردہ "اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّة فِي الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة" 8 جلدوں میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آگیا ہے۔ یہ موسوعہ اُصول الحدیث کے اہم ترین موضوعات پر شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف کردہ 14 کتب پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ہر کتاب اپنے مشتملات و محتویات کے اعتبار سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ تصنیفات درج ذیل عنوانات سے معنون ہیں:

1- «الْأَنْوَارُ الْبَهِيَّة فِي حُجِّيَّةِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ»

2- «عَوْنُ الْمُغِيْث فِي طَلَبِ وَحِفْظِ عِلْمِ الْحَدِيْث»

3- «تَرْغِيْبُ الْعِبَاد فِي فَضْلِ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَمَكَانَةِ الْإِسْنَاد»

4- «الْاِكْتِمَال فِي نَشْأَةِ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَطَبَقَاتِ الرِّجَالِ»

5- «حُسْنُ النَّظَر فِي أَقْسَامِ الْخَبَر»

6- «الْبَيَانُ الصَّرِيْح فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْح»

7- «اَلْقَوْلُ الْأَتْقَن فِي الْحَدِيْثِ الْحَسَن»
8- «الْقَوْلُ اللَّطِيْف فِي الْحَدِيْثِ الضَّعِيْف»
9- «الْاِجْتِبَاء مِنْ شُرُوْطِ رِوَايَةِ الْحَدِيْثِ وَ التَّحَمُّلِ وَ الْأَدَاء»
10- «شِفَاءُ الْعَلِيْلِ فِي قَوَاعِدِ التَّصْحِيْحِ وَالتَّضْعِيْفِ وَالْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْل»
11- «حُكْمُ السَّمَاعِ عَنْ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْأَهْوَاء»
12- «الْخُطْبَةُ السَّدِيْدَة فِي أُصُولِ الْحَدِيْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِيْدَة»
13- «إِعْلَامُ الْقَارِي عَنْ تَدْوِيْنِ الْحَدِيْثِ قَبْلَ الْبُخَارِي».
14- «الْإِجْمَالُ فِيْ ذِكْرِ مَنِ اشْتَهَرَ بِمَعْرِفَةِ الْحَدِيْثِ وَنَقْدِ الرِّجَالِ»

یہ بات ہم پورے وثوق اور تیقن سے بلاخوفِ تردید کہہ سکتے ہیں کہ علوم الحدیث کے باب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے قلم سے جو تصانیف شائع ہوئی ہیں ان میں نئے شواہد اور دلائل کے اضافے نے ان کی انفرادیت دوچند کر دی ہے۔ بطور خاص زیرِ نظر ''الموسوعة القادرية'' اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایسا نادر مجموعہ ہے کہ جس کی گذشتہ چار صدیوں میں شاید ہی کوئی مثال مل سکے۔ برصغیر پاک وہند میں بالخصوص اور عالمِ عرب اور مغربی دنیا میں بالعموم کسی ایک شخصیت کے قلم سے اتنے موضوعات کے احاطے کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ یہ کام عصرِ حاضر میں شیخ الاِسلام کی تجدیدی و اجتہادی کاوش ہے، جس کے ذریعے اُنہوں نے اسلام کے علمی ورثہ کی حفاظت، ترویج وفروغ اور نشاۃ ثانیہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

الموسوعة القادرية کے اِمتیازات و تفردات

حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیفات و تالیفات انسانی زندگی سے متعلق بیشتر موضوعات کا اِحاطہ کیے ہوئے ہیں۔ آپ کی ہر کتاب اپنی نوعیت کے اعتبار سے انفرادیت کی حامل ہے۔ رجوع الی القرآن اور تمسک بالقرآن کے حوالے سے آپ نے عصری تقاضوں کے مطابق قرآن مجید کا ترجمہ ''عرفان القرآن'' کرنے کی سعادت حاصل کی اور ہزارہا مضامین قرآن پر مشتمل 8 جلدوں میں ''الموسوعة القرآنية الموضوعية'' ترتیب دیا۔ اِسی طرح آپ نے علم الحدیث کی خدمت کے باب میں گزشتہ ربع صدی میں لاکھوں احادیث کے مطالعہ کے بعد ہزارہا احادیث منتخب فرما کر ان کو نئے تراجمِ اَبواب، عنوانات، ضروری توضیحات و تعلیقات کے ساتھ جمع کیا اور اُمتِ مسلمہ کو سیکڑوں کتب حدیث کے عطر و عرقِ مشک بار کا تحفہ عطا کیا۔

اسلام کی اصل تعلیم اعتدال اور میانہ روی ہے۔ (شیخ الاسلام)

علوم الحدیث کے باب میں تشنگی تھی جو حضرت شیخ الاِسلام نے ”الموسوعة القادرية“ تالیف کر کے دور فرمادی ہے۔ آٹھ جلدوں پر مشتمل یہ موسوعہ درج ذیل امتیازی خصوصیات کا حامل ہے:

1۔ ”الموسوعة القادرية“ شیخ الاِسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علوم الحدیث کے باب میں ربع صدی پر محیط علمی و تحقیقی جہد و سعی کا نتیجہ ہے۔

2۔ ”الموسوعة القادرية“ کسی ایک شخصیت کے قلم سے تحریر ہونے والا ایسا نادر مجموعۂ علوم الحدیث ہے جس کی گذشتہ چار صدیوں میں شاید ہی کوئی مثال مل سکے۔

3۔ ”الموسوعة القادرية“ میں علوم الحدیث کی اہم ترین ابحاث پر مدلل و محقق تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

4۔ یہ موسوعہ علوم الحدیث پر گذشتہ سات آٹھ سو سال کے ائمہ محدثین کی تصانیف کے مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ جسے نئے اِستشہادات اور نئے شواہد کے اضافہ جات سے مزین کر کے پیش کیا گیا ہے۔

الموسوعة القادرية کی اصل قدر و قیمت اور علمی و تحقیقی وسعت و وقعت اور گہرائی و گیرائی کا اندازہ تو اس کے مطالعہ کے بعد ہی ہوگا۔

پاکستان کے مختلف شہروں میں منعقد ہونے والی تقاریب کے دوران مختلف سیاسی، سماجی اور مذہبی شخصیات نے ”انسائیکلوپیڈیا آف حدیث سٹڈیز“ تالیف کرنے پر حجۃ المحدثین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری فرماتے ہیں کہ اس انسائیکلوپیڈیا کے ذریعے علم الحدیث کے بارے میں شکوک و شبہات پھیلانے والوں کے تمام اعتراضات کا علمی جواب دے دیا ہے۔ یہ تاثر درست نہیں ہے کہ علم الحدیث پر کام کا آغاز آپ ﷺ کے عہدِ مبارک کے اڑھائی سو سال بعد ہوا، یہ تاثر کم علمی پر مبنی ہے، دین اسلام کی درست تفہیم کے لئے علم الحدیث ناگزیر ہے۔

فتنوں کا ردّ جہالت سے نہیں ہوتا، علم سے ہوتا ہے: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ مزید فرماتے ہیں کہ آنے والے زمانے میں وہی عقائد بچیں گے جن کا کتاب و سنت کے ساتھ پختہ تعلق ہوگا اور علم و تحقیق کے ساتھ سنجیدہ تعلق نہ رکھنے والے عقائد مٹ جائیں گے۔ امام اعظم

ابو حنیفہؒ علمِ اُصولِ حدیث کے بانیان میں سے ہیں، ان کے بعد امام شافعیؒ کا نام آتا ہے۔امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کی اپنی اپنی شرائط صحت ہیں، اسی لئے ان کی کُتب کو صحیحین کہتے ہیں۔سب سے پہلے قواعد الحدیث خلفائے راشدین کے عہد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وضع کئے۔علمِ اصول الحدیث کا چشمہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہدِ مُبارک سے نکلا تھا۔یعنی قواعد الحدیث کی بنیاد بھی حضور ﷺ نے خود رکھ دی تھی۔ حجیتِ حدیث کا انکار کردینا انسان کو کفر کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ترتیبِ احکام میں قرآن مجید پہلے نمبر پر ہے اور حدیثِ مبارک دوسرے نمبر پر، مگر حجیت میں دونوں برابر ہیں۔

آپنے مزید فرمایہ کہ قرآن مجید میں 82 احکام ایسے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے رسولِ مکرم ﷺ کے اسم کو اپنے اسم کے ساتھ جوڑا ہے، جدا نہیں ہونے دیا۔قرآن مجید کے متن کو قرآن کہتے ہیں اور قرآن کی شرح کو حدیث کہتے ہیں۔ جس طرح قرآن مجید نازل ہوتا تھا، اسی طرح حدیثِ مبارک بھی نازل ہوتی تھی۔قرآن وحیِ جلی (متلوّ) اور حدیثِ مبارک وحیِ خفی (غیر متلوّ) ہے۔

شیخ الاسلام نے اس موسوعہ کی اہمیت پر مزید فرمایہ کہ تعارُض کی صورت میں حدیث کی اَصحّیت کا مدار سند پر ہوگا، کُتب پر نہیں ہوگا۔سند میں زمانی اعتبار سے امامِ اعظم ابو حنیفہ، امام بخاری کے دادا استاد ہیں۔امام بخاری کی ثُلاثیات کا 80فیصد حصہ امامِ اعظم کے تلامذہ سے مروی ہے۔حدیثِ ضعیف کی کئی اقسام ہیں۔کسی حدیث پر صرف ضعیف کا حکم لگا کر اسے رد کردینا بہت بڑا فتنہ ہے۔جس طرح حدیث کی صحت کا مدار اِسناد پر ہے، کتاب پر نہیں؛ اِسی طرح حدیث کے ضعف کا مدار بھی اِسناد پر ہے، کتب پر نہیں۔

انہوں نے کہا کہ صحیح البخاری کی تالیف میں امام بخاری نے یہ شرط عائد کر لی تھی کہ اس میں صرف صحیح حدیث لینی ہے۔یہ امام بخاری کا مذہب نہیں ہے۔امام بخاری کی دیگر کتب کو کھنگالیں تو معلوم ہوگا کہ ضعیف حدیث لینا جائز ہے۔خوارج، مُرجئہ یا معتزلہ وغیرہ کو اَہلِ بدعت کہا جاتا ہے۔امام بخاری نے 80 کے قریب اَہلِ بدعت سے احادیث روایت کی ہیں۔

زبان دِل کی ترجمان ہے۔(شیخ الاسلام)

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری

منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا کہنا ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا تالیف کردہ انسائیکلوپیڈیا آف حدیث سٹڈیز فن حدیث اور علم الحدیث کے باب میں ایک مستند اور قابل قدر علمی کاوش ہے۔ شیخ الاسلام نعلین پاک کے تصدق سے فی زمانہ قرآن و سنت اور شریعت محمدیہ کا مستند مواد اُمت اور آئندہ نسلوں کو دے رہے ہیں۔علوم الاسلامیہ کے طالب علم، محققین و اساتذہ پورے اعتماد کے ساتھ شیخ الاسلام کی تصانیف و تالیفات سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا تالیف کردہ انسائیکلوپیڈیا آف سنہ علم الحدیث کی قابل ستائش اور قابل تقلید خدمت ہے ہم اللہ رب العزت کے حضور اس خدمت کی قبولیت اور مقبولیت کے لیے بصد عجز و نیاز دعا کرتے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف علوم الحدیث سٹڈیز کا مطالعہ موجودہ اور آئندہ نسلوں اور اہل علم حضرات کے قلوب و اذہان کو معانی و معارف کے ایک نئے جہان سے روشناس کروائے گا۔اللہ تعالیٰ کا کروڑ ہا شکر ہے کہ علماء کرام اور علوم الاسلامیہ کے اساتذہ کی طرف سے اس انسائیکلوپیڈیا کی پرجوش انداز میں پذیرائی کی گئی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا تالیف کردہ انسائیکلوپیڈیا آف سنہ گزشتہ 8 سو سال کی آئمہ و محدثین کی تصانیف کے مطالعہ کا نچوڑ ہے، اللہ رب العزت کا حکم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ان کے فرامین مبارکہ کی اتباع و متابعت اور ان کا فروغ ہے، علم حدیث کے بغیر دین مصطفیٰ ﷺ کی جامعیت کے ساتھ درست تفہیم ناممکن ہے۔کچھ شر پسند ذہن علم حدیث کی ثقاہت پر انگلی اٹھا کر شکوک و شبہات کو جنم دے کر نئی نسل کے ذہنوں کو پراگندہ کر رہے تھے حجۃ المحدثین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے انسائیکلوپیڈیا پیڈیا آف حدیث سٹڈیز کے ذریعے شر پسندی کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

استاذالحدیث پروفیسر ڈاکٹر نصر اللبان

جامعہ الازہر مصر کے استاذالحدیث پروفیسر ڈاکٹر نصر اللبان بیان کرتے ہیں کہ پوری اسلامی دنیا کے دینی اسلامی علمی حلقے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تحقیق و تدوین

سجدہ حقیقتِ انسانی کا مظہر ہے۔(شیخ الاسلام)

سے استفادہ کر رہے ہیں،ان کا علمی وقار اور تحقیقی معیار قابل ستائش ہے۔انسائیکلوپیڈیا آف حدیث کی تالیف پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو والہانہ انداز میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ہم عرب ڈاکٹر طاہرالقادری کی علمی خدمات پر ان کا بے حد احترام کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے اہل پاکستان سے بھی پیار کرتے ہیں۔ہم عربوں نے علم الحدیث کے حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے اجازات لے رکھی ہیں۔

مولانا طارق جمیل

ممتاز عالم دین مولانا طارق جمیل نے انسائیکلوپیڈیا آف علوم الحدیث کے متعلق بات کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے انسائیکلوپیڈیا آف حدیث کی صورت میں ایک کارنامہ انجام دیا ہے اس پر میں ان کے لیے اور ان کے صاحبزادگان کی خیر و سلامتی کے لیے دعا گو ہوں انھوں نے کہا کہ دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے اپنے ہاتھ لے رکھا ہے اسی لیے ہر دور میں ایسی شخصیات آتی ہیں جو دین کو اس کی اصل اور زیر زبر کے ساتھ آئندہ نسلوں تک پہنچاتے ہیں انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ واحد متبرک ہستی ہیں جن کے شمائل، خصائل نہ صرف محفوظ و مامون ہیں بلکہ آپ ﷺ کا فرمایا ہوا ایک ایک حرف اور سنت بھی محفوظ ہے، انھوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے عمر بھر منبر پر سے کبھی کسی کا نام لے کر اس کے عیب بیان نہیں فرمائے،اور نہ کسی کی غلطی پر اس سے اظہار نفرت فرمایا آج کے خطبا اس سنت رسول ﷺ پر عمل کریں۔

اوریا مقبول جان

اوریا مقبول جان ممتاز کالمنسٹ اور اینکر نے انسائیکلوپیڈیا آف علوم الحدیث کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت کچھ لوگوں کو اپنے دین کی ترویج و اشاعت کے لئے منتخب کرتا ہے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری انہی چنیدہ بندوں میں سے ہیں، منکرینِ حدیث نے امت کو تشکیک و ابہام سے دوچار کرنے کی ناکام کوشش کی، مختلف ادوار میں حدیث کے علم و فن پر بڑا کام ہوا فی زمانہ یہ عظیم خدمت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ادا کر رہے ہیں، اسماء الرجال کا علم اور فن مسلم محققین

کا کارنامہ ہے یہ علم سچ کو جھوٹ سے جدا کرتا ہے، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اسماء الرجال پر بھی اس انسائیکلوپیڈیا میں شاندار کام کیا ہے۔

مجیب الرحمن شامی

مجیب الرحمن شامی ممتاز جرنلسٹ اور کالمنسٹ نے اس عظیم علمی کارنامے سے متعلق کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے انسائیکلوپیڈیا آف علوم الحدیث میں حدیث کے علم ،فن اور تاریخ اور محدثین پر جتنے بھی اعتراضات ،اشکالات کا اظہار کیا جاتا رہا ہے ان سب کا ایک جگہ جواب دے دیا ہے یہ علم حدیث کے باب میں ایک بہت بڑا کنڑی بیوشن ہے،میری دعا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری اسی طرح علمی میدان میں فتوحات کرتے رہیں۔

سید ارشاد عارف

دانشور صحافی کالم نویس سید ارشاد عارف کا کہنا ہے کہ ”دنیا بھر میں انسائیکلوپیڈیا جیسے کام محققین کا بورڈ انجام دیتا ہے مگر حیرت اس جیسا عظیم کام ڈاکٹر طاہر القادری تن تنہا انجام دے رہے ہیں ،میں ان کی توفیقات میں اضافہ کے لئے دعا گو ہوں۔“

جسٹس (ر) نذیر احمد غازی

جسٹس ر نذیر احمد غازی شیخ الاسلام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اسلام کے سب سے طاقتور وکیل ہیں، میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری سے کہوں گا کہ وہ انسائیکلوپیڈیا آف علوم الحدیث کا انگریزی زبان میں بھی ترجمہ کروائیں، منکرینِ حدیث کے لیے یہ بہت بڑا جواب ہے۔“

ڈاکٹر راغب حسین نعیمی

ڈاکٹر راغب حسین نعیمی کا کہنا ہے کہ ”شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے انسائیکلوپیڈیا آف علوم الحدیث کا جو کام کر دیا ہے یہ باعث خیر بھی ہے اور رکاوٹ بھی اب اس دور کا محقق ڈاکٹر طاہر القادری کے اس کام کے بعد مزید کیا کام کرے گا، انھوں نے اتنا جامع کام کر دیا ہے کہ یہ کام ہمیشہ ایک مثال بنا رہے گا۔“

ترکِ نواہی سے مقامِ محبوبیت حاصل ہوتا ہے۔(شیخ الاسلام)

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

نائب امیر جماعت اسلامی ڈاکٹر فرید احمد پراچہ نے کہا کہ ''انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کے بعد، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا تالیف کردہ 60 جلدوں پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا آف سنہ ایک بہت بڑی علمی کاوش ہے ،ڈاکٹر طاہر القادری نے تحقیق کا دروازہ بند نہیں ہونے دیا،وہ اس دور میں دین کی بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں۔''

علامہ سید سبطین حیدر سبزواری

علامہ سید سبطین حیدر سبزواری مرکزی سیکرٹری جنرل شیعہ علماء کونسل بھی شیخ الاسلام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے علوم القرآن اور علوم الحدیث کے حوالے سے جو کام کیا ہے یہ اپنی مثال آپ ہے، صاحبانِ علم ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اللہ رب العزت انہیں طولِ عمر عطا کرے، دنیا سے جانا حقیقت ہے لیکن اپنے علمی و تحقیقی کاموں کی وجہ سے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ تاقیامت زندہ رہیں گے۔''

ڈاکٹر عبد الغفور راشد

ڈاکٹر عبد الغفور راشد کا کہنا ہے کہ ''علوم الحدیث کے باب میں تشنگی تھی جو ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے الموسوعۃ القادریہ تالیف کرکے دور فرمادی ہے۔اللہ تعالیٰ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے علم، عمل اور ان کے اس علمی و تحقیقی کام میں برکت عطاء فرمائے۔''

مولانا زبیر احمد ظہیر

مولانا زبیر احمد ظہیر سربراہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے کہاکہ ''اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر طاہر القادری کو اپنے دین کی سربلندی کے لیے چنا ہے، تحریک منہاج القرآن مبارکباد کی مستحق ہے کہ انہوں نے اللہ رب العزت کی توفیق خاص سے اس کے محبوب مکرم ﷺ کی حدیث پر خوبصورت اور احسن انداز میں کام کیا ہے۔حدیث کا کام کرنے والوں کا یہ کام تاقیامت زندہ رہے گا۔''

مولانا مفتی زبیر فہیم نے انسائیکلوپیڈیا آف حدیث سٹڈیز مرتب کرنے پر ڈاکٹر طاہر القادری اور ادارہ منہاج القرآن کو خراج تحسین پیش کیا اور خصوصی مبارکباد بھی دی۔

علامہ شہزاد مجددی

علامہ شہزاد مجددی نے انسائیکلوپیڈیا آف علوم الحدیث سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ”جس باغ کا مقدمہ یہ ہے تو سوچیں اس کی بہار کیا ہوگی، 8 جلدوں میں موسوعہ علوم الحدیث یہ انسائیکلوپیڈیا آف سنہ کا مقدمہ ہے، جو ساٹھ جلدوں میں طبع ہوگا۔ ہمیں شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس عہد میں اللہ نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری پیدا کر دیا، ڈاکٹر صاحب کے علمی کام کی وسعت اور تنوع ایسا ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے، شیخ الاسلام نے اپنے کام سے اپنے مخالفین سے بھی منوایا ہے کہ وہ وقت کے مجدد ہیں۔“

صوفیہ بیدار

معروف ادیبہ و ٹی وی اناؤنسر صوفیہ بیدار نے بھی اس علمی کاوش پر خراج تحسین پیش کیا کہ ”ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے پہلے قرآنک انسائیکلو پیڈیا اور اب انسائیکلو پیڈیا آف علوم الحدیث لکھ کر یقیناً ایک معجزاتی کام سرانجام دیا ہے۔اس وقت ان کی عالمِ اسلام میں جو اہمیت ہے بطور پاکستانی وہ ہمارے لیے قابل رشک ہے۔میں ان کی درازیِ عمر کے لیے دعا گو ہوں۔“

خواجہ معین الدین کوریجہ

خواجہ معین الدین کوریجہ کا کہنا ہے کہ ”شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے زندگی بھر قرآن اور صاحبِ قرآن حضرت محمد ﷺ کی خدمت کی ہے، ایسی ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں، رجوع الی القرآن اور تمسک بالقرآن کے حوالے سے آپ نے پہلے عرفان القرآن اور الموسوعۃ القرآنیہ ترتیب دیا اور اب آپ نے علم الحدیث کی خدمت کے باب میں اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّةُ فِي الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّةِ ترتیب دیکر اُمتِ مسلمہ کو عظیم تحفہ عطا کیا۔“

پیر شمس العارفین صدیقی

پیر شمس العارفین صدیقی سجادہ نشین آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر نے خراج تحسین ان الفاظ میں پیش کیا کہ ”آج کے اس دور میں جب سوشل میڈیا اور ابلاغ کے دیگر ذرائع کے ذریعے ہر طرف سے اسلامی اقدار و عقائد پر حملے ہو رہے ہیں، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے 'اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّة فِي الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة' اُمت مسلمہ کو تحفہ دیا ہے۔ یہ اللہ رب العزت کا خاص انعام ہے کہ وہ ہر صدی میں ایک ایسا شخص پیدا فرماتا ہے جو دین کی حفاظت کرتے ہوئے امت کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ آپ آج کے دور کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی جملہ قیادت کو اس عظیم سعادت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُمت مسلمہ کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ اس شخصیت کے دست و بازو بنیں جو ہر سطح پر حقیقی معنوں میں اسلام کی درست ترجمانی کرسکتا ہے۔“

ڈاکٹر تنویر علوی

جامعہ محمدیہ اسلام آباد کے پرنسپل ڈاکٹر تنویر علوی کہتے ہیں کہ ”اللہ رب العزت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی یہ کاوش اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّة فِي الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة منظور و مقبول فرمائے۔ یقیناً انسائیکلوپیڈیا آف حدیث ان کی زندگی بھر کے مطالعۂ حدیث کا نچوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید برکتیں عطاء فرمائے۔“

علامہ پیر سید عظمت حسین شاہ

علامہ پیر سید عظمت حسین شاہ مہتمم جامعہ انوار القرآن راولپنڈی شیخ الاسلام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو اللہ تعالیٰ نے برکات کا ذخیرہ عطاء فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے وقت میں برکت ڈال دی ہے اور ان سے اتنا بڑا کام لیا ہے۔ تحریک منہاج القرآن اور اُن کی پوری ٹیم مُبارکباد کی مستحق ہے۔ انسائیکلو پیڈیا آف حدیث اللہ رب العزت کی عطاء کردہ بہت بڑی نعمت ہے۔“

علامہ عارف الواحدی

علامہ عارف الواحدی مرکزی نائب صدر شیعہ علماء کونسل و ممبر اسلامی نظریاتی کونسل کا کہنا ہے کہ ''شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّة فِي الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة تالیف کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ علم صرف حافظے سے نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی خاص عطاء سے حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص قرآن و حدیث کے علم کو آگے پھیلائے گا کامیابیاں و کامرانیاں اس کے قدم چومیں گی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جیسی شخصیات اُمتِ مسلمہ اور مملکت خدا داد پاکستان کا فخر ہیں۔''

سید ضیاء اللہ شاہ بخاری

امیر متحدہ جمیعت اہلحدیث پاکستان سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے بھی ایک پیغام میں کہا کہ ''اَلْمَوْسُوْعَةُ الْقَادِرِيَّة فِي الْعُلُوْمِ الْحَدِيْثِيَّة کے متعلق گفتگو کرنا ایک شرف اور اعزاز کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری حفظہ اللہ کو 60 جلدوں پر مشتمل عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا تحریر کرنے کی توفیق عطاء فرمائی ہے، یہ اعزاز اللہ رب العزت کی توفیق اور اس کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔''

فی زمانہ انکار حدیث ایک بہت بڑا فتنہ ہے، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے علم الحدیث پر شاندار کام کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کی ہے سیرت طیبہ اور فرامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بغیر اسلام کی درست تفہیم ناممکن ہے۔

ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی

ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی نے کہا کہ ''شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے علم الحدیث و اصول الحدیث کی جملہ علمی و فنی ابحاث اور راویان حدیث کے بارے میں معلومات کو 8 جلدوں پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا آف حدیث سٹڈیز میں جمع کر دیا ہے۔''

علامہ محمد امین شہیدی

چیئرمین اُمت واحدہ پاکستان علامہ محمد امین شہیدی کا کہنا ہے کہ ''شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے امت کو جوڑنے اور امت کے مشترکات پر بہت کام کئے

ہیں، ان کی یہ علمی کاوش اَلْمَوْسُوْعَۃُ الْقَادِرِیَّۃِ فِی الْعُلُوْمِ الْحَدِیْثِیَّۃ صدیوں تک امت مسلمہ کی راہنما بھی بنے گی اور امت کو جوڑنے کا سبب بھی بنے گی۔اللہ رب العزت ان کی توفیقات خیر میں مزید اضافہ فرمائے اور اُمت ان کے اس علمی کام سے استفادہ کر سکے۔“

صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمن

صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمن چیئرمین سیرت چیئر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی و سجادہ نشین بگھار شریف نے کہا کہ ”شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک شخصیت نہیں بلکہ ایک فکر، فلسفہ، تحریک اور اس عہد کی علمی تاریخ کا نام ہے۔“

مفتی محمد زبیر فہیم

صدر اتحاد المدارس العربیہ پاکستان مفتی محمد زبیر فہیم کہتے ہیں کہ ” شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تحریر کردہ شہ پاروں کا ایک اک صفحہ علم کے موتیوں کا بحرِ ذخار نظر آتا ہے۔علوم الحدیث کا یہ گراں قدر انسائیکلو پیڈیا اہلِ علم و فن کے لیے ایک نادر و نایاب ارمغاں اور بے نظیر و بے مثال تحفہ ہے۔“

خواجہ معین الدین کوریجہ

خواجہ معین الدین کوریجہ نے کہا کہ ”شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے زندگی بھر قرآن اور صاحبِ قرآن حضرت محمد ﷺ کی خدمت کی ہے، ایسی ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں، رجوع الی القرآن اور تمسک بالقرآن کے حوالے سے آپ نے پہلے عرفان القرآن اور الموسوعۃ القرآنیہ ترتیب دیا اور اب آپ نے علم الحدیث کی خدمت کے باب میں اَلْمَوْسُوْعَۃُ الْقَادِرِیَّۃِ فِی الْعُلُوْمِ الْحَدِیْثِیَّۃ ترتیب دیکر اُمتِ مسلمہ کو تحفہ عطا کیا۔“

قارئین متوجہ ہوں!

ماہنامہ دختران اسلام میں شائع ہونے والے آرٹیکلز پر آپ کی آراء ہمارے لیے نہایت قیمتی ہیں۔ لہذا قائد نمبر 2024ء میں دیئے گئے مضامین اور دیگر موضوعات پر اپنی رائے ہمیں ضرور ارسال کریں۔ اگلے ماہنامہ میں آراء بھیجنے والی بہنوں کے نام کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

منجانب: ایڈیٹر ماہنامہ دختران اسلام، فون: 03244895887

محبت ایمان کا جوہر اور اسلام کی بنیاد ہے۔(شیخ الاسلام)

نوجوانوں کے عقائد کا تحفظ اور شیخ الاسلام

مصباح عثمان
(ریسرچ اسکالر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ خدائے لم یزل کا عظیم تحفہ ہیں۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے دینِ اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں ہمہ جہت تجدیدی خدمات سرانجام دی ہیں۔ جن کی بدولت دورِ جدید کا پریشان حال مسلمان اپنے شاندار ماضی کے ساتھ متعلق ہونے اور آنے والے مستقبل میں اپنے قیام کی بقاء کے قابل ہوا ہے۔ آپ نے اُمتِ مسلمہ کو اجتماعی زوال کی پستیوں سے نکال کر بامِ عروج کی طرف گامزن کیا۔ آپ کی شخصیت قدیم اور جدید کے مابین ایک مضبوط پُل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس نے یاس و قنوط کی کیفیت میں ڈوبی اُمت کو نئی زندگی بخشی۔ اُمتِ مسلمہ پر بالخصوص اور عالمِ انسانیت پر بالعموم آپ کے احسانات کا احاطہ مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ زیرِ نظر آرٹیکل میں آپ کے اُمت پر کیے گئے احسانات میں سے ایک احسان کا ذکر نظرِ قارئین ہے۔

وہ اِحسان نسلِ نو بالخصوص مغربی دنیا میں مقیم نوجوانانِ اُمت پر ہے جو اپنے ملک سے باہر بیرونِ ممالک روزگار کی تلاش میں نکلے ہوئے والدین کے ساتھ کئی دہائیوں سے دیارِ غیر میں مقیم ہیں یا پھر وہ نوجوان جو تلاشِ روزگار کے لیے پردیس کی سختیاں جھیل رہے ہیں۔

اخلاقیات کسی بھی قوم کی ترقی کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں، خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتی ہو۔اخلاقیات دنیا کے تمام مذاہب کا مشترکہ باب ہے جس پر کسی کا اختلاف نہیں۔ عقل و شعور کے ساتھ ساتھ انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دینے والا اور ممتاز اور نمایاں مقام عطا کرنے والا وصف اخلاقی اقدار ہیں جن کی بدولت معاشرے احترامِ آدمیت، وحدتِ نوعِ انسانی، امن و آشتی، پُرامن بقائے باہمی، برداشت اور رواداری جیسی انسانی و اخلاقی اقدار کا منظر پیش کرتے ہیں۔ اگر اخلاقی قدریں معاشرے سے ناپید ہو جائیں تو معاشرہ بدترین اخلاقی و روحانی ضعف اور فکری پسماندگی سے دوچار ہو جاتا ہے۔

اِس تناظر میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے بیرونی دنیا میں مقیم نوجوانانِ امت کے اخلاق و کردار سنوارنے میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ شیخ الاسلام نے یورپ اور مغرب کے ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ اور اسلامی اقدار کو فروغ دینے، نسل نو کے ایمان کو بچانے اور ان کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے ایک منظم پلیٹ فارم عطا کیا۔ 100 سے زائد ممالک میں تحریک منہاج القرآن کے تنظیمی دفاتر قائم کیے۔ بیرونی دنیا میں 90 سے زائد ممالک میں مساجد، اسلامک سینٹرز اور دینی تعلیم کے مراکز قائم کیے جہاں بچوں اور ان کے والدین کے لیے روزانہ، ہفتہ وار حلقہ درود و فکر، ماہانہ اجتماعات، محافل میلاد، الہدایہ تربیتی کیمپس، سیمینارز اور تربیتی و اصلاحی پروگراموں کے انعقاد کا ایسا مربوط نظام کیا گیا ہے کہ وہاں پر موجود نوجوان نسل کو دینی اور اخلاقی تربیت کے لیے مکمل ماحول میسر آچکا ہے۔

مغربی ممالک میں قیام پذیر مسلمانوں خاص طور پر نوجوان نسل کے ایمان، عقیدہ اور اخلاق و کردار کو بچانے اور مغربی معاشرے کی خرافات سے محفوظ رکھنے میں حضرت شیخ الاسلام نے جو گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اُن میں سے چند نمایاں خدمات کا تذکرہ قارئین کے پیشِ خدمت ہے:

1۔ تہذیبی و ثقافتی حملہ کا تدارک

عصرِ حاضر میں مغربی تہذیب و ثقافت کی یلغار سے کون شخص آگاہ نہیں ہے۔اس تہذیبی حملے نے سب سے بڑا نقصان نوجوان نسل کا کیا۔ جس کے زیر اثر نوجوان نسل کے معاشی اور سماجی تصوراتِ زندگی بدل رہے ہیں۔ اخلاقی، عائلی، سماجی اور معاشرتی قدریں کمزور پڑتی جارہی ہیں اور نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ فحاشی، عریانی اور بے راہ روی کے سیلاب نے پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ دیارِ غیر میں والدین اپنے بچوں کی اخلاقی اقدار کے تحفظ کے حوالے سے پریشان نظر آتے

عقل کا تو شیوہ ہی تنقید ہے۔ (شیخ الاسلام)

ہیں۔ اس صورتِ حال میں دورِ جدید کی تہذیب و ثقافت کی تند و تیز آندھیوں سے نوجوان نسل کے ایمان کی بجھتی ہوئی شمع کو محفوظ کرنے میں شیخ الاسلام کے عظیم کردار کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے نہ صرف پاکستان بلکہ ملکِ پاکستان سے باہر بسنے والے لاکھوں کروڑوں نوجوانوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب بپا کیا ہے، آپ نے انہیں اخلاقی و روحانی بے راہ روی سے بچا کر ہدایت کی روشن راہ پر گامزن کیا۔ انہیں مقصدِ حیات سے روشناس کرایا۔ معاشرے کی بگڑی قدروں کو پامال ہونے سے بچایا۔ بے راہ روی، دین سے دوری اور اخلاقی و روحانی اقدار سے بیگانگی کو ختم کرنے کے لیے مکمل راہنمائی فراہم کی۔ ان کے فکر و نظر کو انقلاب آشنا کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ بیرونِ ملک تحریکِ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر منعقدہ تربیت و روحانی اور علمی پروگراموں میں دنیا بھر سے مسلم نوجوانوں کی کثیر تعداد دیکھنے کو ملتی ہے جو اپنے اصلاحِ احوال اور اخلاقی و روحانی تربیت کی غرض سے شیخ الاسلام کی صحبت سے فیض یاب ہونے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

2۔ نوجوانوں کی فکری و نظریاتی تربیت

دورِ جدید میں نوجوانوں کی فکری اور نظریاتی تربیت ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اسلام دشمن عناصر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے ساتھ نسلِ نو کے افکار و نظریات کو تشکیک و ابہام کا شکار کررہے ہیں۔ اس سلسلے میں شیخ الاسلام نے فکر و فلسفہ اور نظریاتی اصولوں کی پاسداری کی۔ یورپ و برطانیہ میں مقیم مسلم فیملیز اور نوجوانوں کی اِخلاقی و روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ اُنہیں عصری چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کی ایک مکمل گائیڈ لائن مہیا کی۔ اس کے ساتھ ساتھ مادیت پرستی، انتہا پسندی، فرقہ واریت اور اسلاموفوبیا جیسے مسائل سے نمٹنے کے لئے نوجوانوں کو فکری و نظریاتی واضحیت فراہم کی۔ آپ نے الہدایہ کیمپوں کے ذریعے یورپ کے مسلمانوں کو انتہا پسندی اور تنگ نظری سے بچاتے ہوئے امن کا حقیقی درس دے کر یورپ میں مسلمانوں کا مستقبل محفوظ کردیا۔ اس انقلابی جدوجہد کے نتیجے میں یورپ کے مسلمانوں کا وقار بلند ہوا اور انہیں عزت، احترام اور جرأت کے ساتھ جینا نصیب ہوا۔

3۔ دہشت گردی، انتہا پسندی کا متبادل بیانیہ

امریکہ میں نائن الیون کے واقعہ کے بعد دہشت گردی اور انتہا پسندی کو مسلمانوں کے ساتھ نتھی کیا گیا اور دنیا بھر میں مسلمانوں کے لیے جینا دوبھر کردیا گیا۔ یورپ کے مسلمان نسل پرستی، تعصب اور زندگی کے تمام شعبوں میں ناانصافی کا شکار ہوئے۔ متعدد یورپی ممالک میں مسلمانوں کے خلاف نفرت آمیز رویہ پروان چڑھایا گیا۔ انہیں دہشت گرد اور انتہا پسند کے ٹائٹل کے ساتھ جانا جانے لگا۔

دیدارِ الٰہی کا نشہ سب سے بڑا ہے۔ (شیخ الاسلام)

دینِ اسلام کے پُر امن چہرے کو مسخ کرنے کے ناپاک عزائم بنائے گئے جن کی بدولت مغربی دنیا میں بسنے والے نوجوانوں کے دینِ اسلام پر اعتماد کو ٹھیس پہنچی۔ ان کے عقائد کمزور اور متزلزل ہونے لگے۔ اسلام دشمن عناصر کے اسلام کے خلاف مذموم عزائم صرف یہیں ختم نہیں ہوئے بلکہ انہیں انتہا پسند بنانے، دہشت گرد ثابت کرنے اور انہیں مشتعل کرنے کے لیے ڈنمارک میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت، سویڈن میں قرآن مجید جلانے کا دل سوز واقعہ اور انگلستان کے متعدد شہروں میں انگلش ڈیفنس لیگ کے جلوس جیسے ہتک آمیز عوامل بھی اختیار کیے گئے۔ تاکہ اس کے نتیجے میں مسلمان شدید ردِ عمل دیں اور انہیں دنیا کے سامنے دہشت گرد ظاہر کیا جا سکے۔

اِس بین الاقوامی تناظر میں دین اسلام کے عظیم داعی اور مبلغ شیخ الاسلام امن و سلامتی کے فروغ کی طاقتور آواز بن کر اُبھرے جو اس وقت پوری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ ٹورنٹو ہو یا وینکوور۔۔۔ نیو جرسی ہو یا واشنگٹن ڈی سی۔۔۔ اوسلو ہو یا گلاسگو۔۔۔ مانچسٹر، برمنگھم یا لندن، استنبول ہو یا حیدر آباد دکن۔۔۔ ٹوکیو ہو یا ڈیووس جنیوا۔۔۔ ہر جگہ آپ نے اپنے خطابات، کانفرنسز، تصانیف اور تربیتی نشستوں کے ذریعے اسلام کو امن، محبت، رواداری اور آشتی والا دین ثابت کیا اور نوجوانانِ اُمت کا دین پر اعتماد بحال کیا۔ ان کے افکار و نظریات اور عقائد کا تحفظ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج دنیا کے نوّے سے زائد ممالک میں امتِ مسلمہ کے نوجوانوں کے افکار و نظریات اور عقائدِ صحیحہ کے تحفظ میں شیخ الاسلام کی عظیم کاوشیں تاریخِ انسانی کے ماتھے کا جھومر بن کر جگمگا رہی ہیں۔ آپ نے دینِ اسلام کی حقیقی امن و محبت اور سلامتی والی تصویر اقوامِ عالم کے سامنے پیش کی۔ بلاشبہ آپ کی کاوشوں کی بدولت آج یہ آواز پوری دنیا میں ہر کہیں سنائی دے رہی ہے کہ اسلام دین امن ہے جو مذہبی جنون، انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لئے وجود میں آیا۔

3۔ ملی و بین الاقوامی مسائل کے بارے میں نوجوانوں میں بیداری شعور کا اقدام

ملک و ملت کی ترقی میں نوجوانوں کا کردار ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی تربیت تعمیری اور مثبت بنیادوں پر کی جائے تو یہ معمارِ وطن ہیں لیکن اگر درست سمت فراہم نہ کی جائے اور ان میں متشدد نظریات، انتہا پسندی اور تنگ نظری کو فروغ دیا جائے تو یہ تخریبی کاموں میں ملوث ہو کر قوموں کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان کا سبب بن سکتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ نے اس حوالے سے اُمتِ مصطفوی پر یہ احسان کیا کہ آپ نے دینِ اسلام کی اعتدال پر مبنی تعلیمات سے انہیں روشناس کرایا۔ ان میں امن و محبت، رواداری، بقائے باہمی، بھائی چارے کے

ترکِ نواہی سے مقامِ محبوبیت حاصل ہوتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

جذبات کو فروغ دیا، ملک و ملت اور دین کے لیے مفید اور کار آمد فرد بننے کا شوق اور ولولہ پیدا کیا، انہیں ملی و بین الاقوامی مسائل سے متعلق عقلی بنیادوں پر شعور فراہم کیا۔ آپ نے نسلِ نو کو ان کی دینی و ملی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے اپنی تمام تر توانائیوں اور قوتوں کو اصلاحِ معاشرہ کے لیے بروئے کار لانے کا شعور بیدار کیا۔ اس ضمن میں آپ نے تحریکِ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے دنیا بھر میں بسنے والے نوجوانوں کو شعورِ مقصدیت فراہم کرنے کے لیے ویمن لیگ، یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ اور ایگرز جیسے شعبہ جات کا ایک نیٹ ورک فراہم کیا جو نسلِ نو کی تربیت میں مصروفِ عمل ہے۔

4۔ مسلم خواتین کی درست سمت رہنمائی

خواتین کو فکری و نظریاتی اور علمی و عملی جدوجہد میں شریک کار بنانے کے لیے 5 جنوری 1988ء کو شیخ الاسلام نے منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی، جس کے ذریعے خواتین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا گیا۔ اس فورم کے تحت دنیا بھر میں خواتین ہر شعبہ زندگی بالخصوص تعلیم و تربیت، قیام امن اور اصلاح معاشرہ میں اپنا متحرک کردار ادا کر رہی ہیں۔ یہ اعزاز بھی شیخ الاسلام اور تحریک منہاج القرآن کو ہی حاصل ہے کہ انہوں نے اسلامی تہذیب کی درخشندہ روایات کے مطابق خواتین کو مردوں کے شانہ بشانہ سماجی، معاشی، قانونی اور سیاسی کردار ادا کرنے کا موقع فراہم کیا۔

شیخ الاسلام خواتینِ اسلام کو نیکی، تقویٰ، طہارت اور پاکیزگی کا پیکر بننے اور اس کی محافظت کا شعور دے رہے ہیں۔ خواتین کے اعمال و احوال اور عقائد اسلامی کی اصلاح کے لیے خصوصی تربیتی پروگرامز مثلاً حلقہ جاتِ عرفان القرآن، دروسِ قرآن، محافل ذکر و نعت، تربیتی ورکشاپس، الہدایہ کیمپس، سالانہ اعتکاف، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنسز، محرم الحرام کے اجتماعات کا انعقاد آپ کی زیرِ سرپرستی ہر سطح پر کیا جارہا ہے۔

مغربی دنیا میں شیخ الاسلام کے افکار و نظریات کی امین بیٹیاں جس خلوص و جذبے کے ساتھ مغربی یلغار کا مقابلہ کرتے ہوئے دینِ متین کی خدمت میں اپنا فعّال کردار ادا کر رہی ہیں اس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ شیخ الاسلام اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ امت مسلمہ میں بیداری شعور اور اِصلاحِ احوال خواتین کی تعلیم و تربیت کے بغیر ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ خواتین کے لیے ایسے

تعلیمی و تربیتی ادارہ جات کا قیام عمل میں لائے کہ جہاں علوم اسلامیہ کے ساتھ خواتین کو جدید علوم سے بھی آراستہ کیا جاسکے۔

خلاصہ کلام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اللہ رب العزت کے ان چنیدہ اور برگزیدہ شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے تجدید واحیائے دین کی خاطر اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ کا بامقصد استعمال کیا۔ آپ جیسی شخصیات علامہ اقبال کے شعر کے مصداق:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

صدیوں بعد اُمت کو نصیب ہوتی ہیں۔ آپ جیسی اعلیٰ صفات رکھنے والی ہستی اقبال کے بندہ مومن کے پیمانہ پر سوفی صد پوری اترتی ہے جو دیکھنے میں تو انسان اور بندہ خاکی ہوتا ہے مگر اس میں فرشتوں کی سی پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ بقول اقبال:

ہمسایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشان

اس کا جسم تو خاکی ہوتا ہے لیکن اس کی سرِشت اور نہاد نورانی ہوتی ہے۔ وہ اپنے باطن کی صفائی اور پاکیزگی کی وجہ سے جبریلِ امین کا ہمسایہ ہوتا ہے یعنی خدا کا قرب حاصل کر کے زندگی بسر کرتا ہے۔ اُسے نسلی وطنیت سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ وہ خود کو بدخشانی یا بخاری وطنیت کی حدوں میں محدود نہیں کرتا۔ یعنی اپنی قومیت کی بنیاد جغرافیائی وطنیت پر نہیں رکھتا بلکہ ایمانی اور روحانی وطنیت پر رکھتا ہے۔ وہ وطن دوست تو ہوتا ہے، لیکن وطن پرست نہیں ہوتا۔ وہ اپنے دین کے لیے اپنا وطن ترک کر سکتا ہے، لیکن اپنے وطن کے لیے اپنے دین کو ترک نہیں کر سکتا۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف ہوتا ہے کہ اسلام ہی اُس کا وطن ہے۔

سُنا ہے، خاک سے تیری نمود ہے، لیکن
تیری سرِشت میں ہے کوکبی و مہتابی
بازو ترا توحید کی قوّت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے، تُو مصطفوی ہے

اقبال کا یہ کلام شیخ الاسلام کی دینِ متین کے لیے کی جانے والی خدمت کا بہترین عکاس معلوم

ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی ذات کو محض پاکستان کی حدود تک محدود و مقید نہیں کیا بلکہ اپنی زندگی کا آرام اور سکون دینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر قربان کر دیا۔ آپ شرق تا غرب دنیا کے ہر کونے میں دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے کوشاں ہیں۔

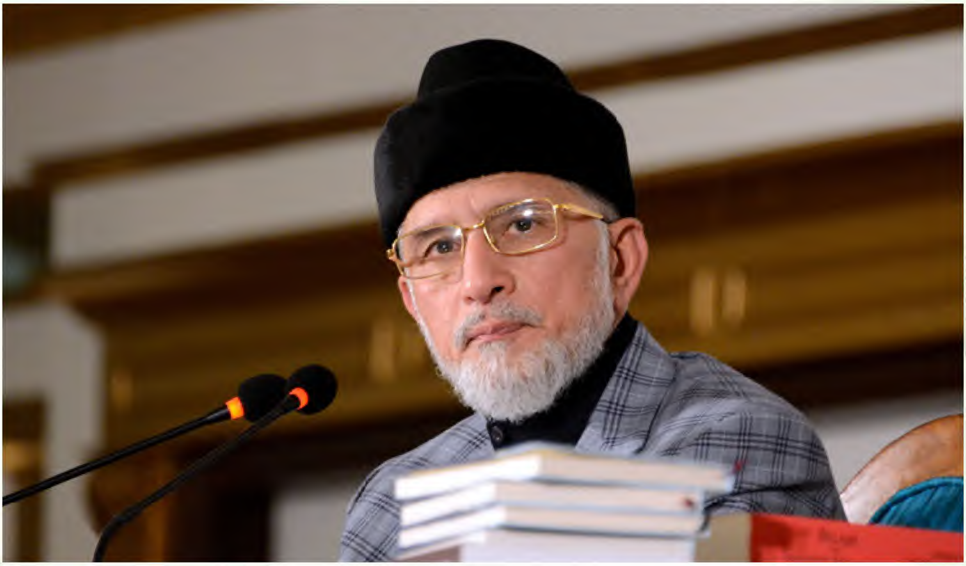

شیخ الاسلام نے بلادِ غیر میں تنظیمات اور دفاتر قائم کر کے یورپ میں بسنے والوں کو خدمتِ دین کے لیے ایک منظم پلیٹ فارم عطا کیا، بیرونی دنیا میں منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے محافل میلاد، الہدایہ تربیتی کیمپ، سیمینار اور پروگراموں کا ایسا جال بچھایا کہ نوجوان نسل کو دینی و اخلاقی تربیت کے لیے مکمل ماحول میسر آیا۔ منہاج یونیورسٹی کے سیکڑوں سکالرز کو دنیا بھر میں بھجوا کر یورپ میں مسلمانوں کی اگلی نسلوں کی تعلیم و تربیت کا مستقل بندوبست کیا۔ بیسیوں ٹی وی چینلز پر انٹرویوز دیے، سیکڑوں تعلیمی اداروں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ رحمت اور اسلام کے تصورِ جہاد پر موثر اور فکر انگیز خطابات کیے اور ان مواقع پر سوال و جواب کی نشستیں بھی منعقد کی گئیں۔ الغرض! آپ اپنی جدوجہد کے ذریعے نوجوانوں میں علم دوستی، امن و محبت، محنت اور سچائی جیسے اوصاف پیدا کر رہے ہیں۔ ان کی بے مقصد زندگیوں کو بامقصد بنا رہے ہیں، بے راہ روی کا شکار نوجوان آپ کی صحبت و سنگت سے ہدایت کی راہ پر گامزن ہو گئے ہیں۔ آپ نے اُنہیں عشق ساقی کوثر کے جام پلا کر دنیا کی رنگ رلیوں اور لہو و لعب سے نکال کر راہ حق پر گامزن کر دیا ہے۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

تصوف ایک متحرک حقیقت اور فعال سلسلۂ اسلام ہے۔ (شیخ الاسلام)

شیخ الاسلام کی سنگت میں سفرِ شہرِ نبی ﷺ

آسیہ سیف قادری

شیخ کامل کی ذات وہ ہستی ہے جو اپنے رفیق کو حق سے ملانے کا بہترین ذریعہ و وسیلہ بنتی ہیں۔ قرآن مجید میں بھی اللہ رب العزت نے حکم دیا:

۱۔ ”بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اورنہ وہ رنجیدہ و غمگیں ہوں گے۔“ (یونس، ۱۰: ۶۲)

۲۔ كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔ (التوبۃ، ۹: ۱۱۹)

”سچے لوگوں کی سنگت اختیار کرو۔“

۳۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے شیطان مردود کا یہ مقولہ ذکر کیا ہے۔ مجھے تیری عزت کی قسم میں تیرے مخلص بندوں کے سوا باقی لوگوں کو گمراہ کردوں گا۔

اولیاء کرام وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کی قوتوں کا اعتراف ان کا سب سے بڑا دشمن شیطان بھی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اللہ کے مخلص و صالحین بندوں پر میرا زور نہیں چلتا۔

تصوف کردار کو بدلتا ہے۔(شیخ الاسلام)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں بھی یہ امر واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک و مقرب اور برگزیدہ بندوں کی صحبت و سنگت اختیار کرنا ان سے لوجہ اللہ محبت کرنا صراط مستقیم پر چلنے کے لیے کتنا ضروری اور اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی شخص سے محبت رکھتا ہے لیکن ان جیسے اعمال کر کے ان سے ملا نہیں اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا (روز قیامت آدمی اس شخص کے ساتھ ہو گا جس سے (دنیا میں) وہ محبت رکھتا ہو گا۔ (البخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے کون ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سائے میں جگہ دوں گا کیونکہ آج میرے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہے۔ (الصحیح مسلم رقم الحدیث ۲۹۸)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے (قیامت کے دن) نور کے منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(ترمذی شریف رقم الحدیث ۲۹۱)

گویا مرد مومن کے دل پر براہ راست اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت کے انوار اور تجلیات کا نزول ہوتا ہے اور اس کا دل ہی انوار عرش الٰہیہ کا منبع و مرکز بن جاتا ہے۔ اس کا وجود چلتا پھرتا قبلہ و کعبہ بن جاتا ہے۔

قیامت کے دن ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہو گا سورج سوا نیزے پر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب زوروں پر ہو گا اولاد ماں باپ سے اور ماں باپ اولاد سے بیوی شوہر سے اور شوہر بیوی سے منہ چھپاتے پھریں گے کہ کہیں کوئی ہم سے ہماری نیکی نہ مانگ لے اس دن واضح ہو گا کہ کن لوگوں کی دوستی مفید ہے کن کی سنگت اور صحبت کام آنے والی اور کن کی برباد کرنے والی ہے۔

ے درد منداں دی یاری اینویں وانگ دکان عطاراں
تے سودا بھانویں لیے نہ لیے ہُلے آن ہزاراں
تے بے درداں دی یاریں اینویں وانگ دکان لوہاراں

اولیاء اللہ کی صحبت و معیت میں گزری چند گھڑیاں کتنی مبارک اور اہم ہیں مولانا شیخ سعدی فرماتے ہیں:

تصوف تزکیہ نفس اور قلب و باطن کی صفا و جلا کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

یک زمانہ محبت باولیا۔ صد ہا بہتر از اطاعت بے ریا

حضرت جلال الدین رومیؒ اپنی مثنوی مولانا روم میں فرماتے ہیں کہ اپنا دل کسی کو نہ دے مگر اس کو دے جس نے اپنا دل اللہ کو دے رکھا ہو۔

مولوی ہر گز نہ باشد مولائے روم

حضرت سلطان باہو جو کہ مادر زاد ولی ہے جس راہ سے گزرے ہر چیز ان کے ساتھ ھو ھو کی صدا بلند کرتی اس کے باوجود وہ مرشد کامل کی تلاش میں 25 سال سرگرداں رہے اور طویل جدوجہد اور تلاش کے بعد جب انہیں مرشد کامل مرد حسن اپنا شیخ کامل ملا تو وہ بے اختیار پکار اٹھے۔

ایہہ تن میرا چشمہ ہووے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہو
لوں لوں دے مڈھ لکھ لکھ چشماں اک کھولاں اک کجاں ہو

حضرت سلطان باہو کے نزدیک مرشد حق کی ضرورت اس قدر ہے کہ انھوں نے فرمایا اللہ کی ذات تک رسائی اور معرفت کی منزل مرشد کامل کے بغیر ممکن ہی نہیں۔آپ فرماتے ہیں:

نہ رب عرش معلیٰ ملیا نہ رب خانے کعبے ہو
نہ رب علم کتابیں لبھا اے نہ وچہ محرابے ہو

حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں کی سمجھ صحیح معنوں میں اس وقت آئی جب اپنے محبوب قائد کی سنگت میں در مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری سے شرف یاب ہونے کے لیے شہر مدینہ پہنچے جو سرتاج ہے تمام

شہروں کا وہ شہر مدینہ کہ جو عاشقوں کی جاگیر ہے جنت ارض ہے جس کی فضائیں مہکی مہکی، جس کی ہوائیں معطر معطر، صبا جس کی بلائیں لیتی ہے خوشبوئیں جس کا طواف کرتی ہیں۔ یہ قرینہ نور و نگہت دنیا کا محبوب ترین خطہ اور کائنات کا مرکز نگاہ اس لیے کہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ کا دارالحجرت، جائے سکونت اور آخری آرام گاہ ہونے کا شرف ملا اس کی سرزمین پہ گنبد خضرا ہے۔

اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے زمین کو
افلاک پہ تو گنبد خضریٰ نہیں کوئی

وہ گنبد خضرا جس کو دیکھیں تو آنکھوں کو ٹھنڈک دل کو قرار نصیب ہوتا ہے جس کا نظارہ ہر عاشق کے لیے راحت دل و جان ہے۔

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

بہر کیف بارگاہ رسالتمآب ﷺ میں باادب حاضری کے بعد پہلا سوال چپکے چپکے دھیرے دھیرے میں نے عرض کیا کہ میرے کریم آقا ﷺ میرے لجپال آقا اپنے محبوب اور مکرم بندے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیارت اور ملاقات اس مقدس سرزمین پر نصیب فرما۔ یقین جانئے تب خبر ہوئی کہ دل کی لگی کیا ہوتی ہے۔ شیخ کی محبت اور عشق حقیقی کیا ہوتا ہے کیونکہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے بہت سے منہاجینز بیٹے، بیٹیاں، بہت رفقاء، متوالے اپنے شیخ کے سنگ عمرے کی سعادت حاصل کرنے اور سفرِ مدینہ اور زیارت روضہ رسول ﷺ کی خاطر وہاں جمع تھے کیونکہ ملاقات کو پانچ سال سے زائد عرصہ گزر چکا تھا۔ تمام کارکنان وابستگان رفقائے تحریک اور محبان تحریک اپنے محبوب قائد، عظیم مربی، سیدی شیخ الاسلام سے اداس ہو رہے تھے۔ سب کے دل ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے قرار تھے دید کی پیاسی نظریں ہر طرف ان کو ہی ڈھونڈنے میں سرگرداں گھوم رہی تھیں لیکن وہاں جا کر پتہ چلا کہ میں اک دریا کے پار اترا تو میں نے دیکھا۔

؎ میرے سامنے ایک دریا اور بھی ہے

وہاں کے حالات کے پیش نظر کچھ ضروری حفاظتی اقدامات کیے گئے تھے جس کی وجہ سے وہاں سیدی شیخ الاسلام کی زیارت و ملاقات بھی نہایت دشوار ہو گئی تھی۔

؎ ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں

بہر حال بارگاہ مصطفی ﷺ کی گئی دعا و التجا قبول ہو گئی۔ بھائی نے بتایا کہ نمازِ عصر کی ادائیگی کے

لیے قائد محترم مسجد نبوی میں تشریف لا رہے ہیں۔ پھر کیا تھا میں گیٹ نمبر 2 کی طرف لپکی۔ جلدی سے ایک ہوٹل کے سامنے بیٹھ گئی۔

ے مرشد دے دوارے اتے محکم لائیے جھوکاں

جب سیدی شیخ الاسلام خراماں خراماں نہایت پر وقار اور ادب و عاجزی کے ساتھ اپنے ہاتھ میں چھتری تھامے ہوئے تشریف لائے تو ہم نے ہزاروں کے جھرمٹ میں ان کا نورانی چہرہ دیکھا یوں لگا کہ آنکھوں کے رستے دل میں اک نور سا اترتا چلا گیا پیاسی نگاہیں جلوہ جاناں اچھی طرح سے کر بھی نہ سکیں کہ آپ حرم میں داخل ہو کر نظروں سے اوجھل ہو گئے تاہم میں نے جلدی سے تھوڑا قریب جا کر نہایت ادب سے سلام کیا اور انھوں نے بھی چہرہ میری طرف کر کے جواب دیا میں تو پہلے ہی خوشی سے پھولی نہیں سماتی تھی اور پھر میری خوشی کا عالم ہی نرالہ تھا جو بیان سے باہر ہے۔

اس دن سے ہر روز جلدی سے نماز سے پہلے حرم نبوی میں آنا اور پھر مسجد نبوی کے فرنٹ حصے پر جانا تاکہ قائد محترم کی زیارت سے مشرف ہو سکوں۔ اب ایک طرف سرکار دو عالم ﷺ کے گنبد خضریٰ کے روح پرور نظارے تھے اور دوسری طرف زیارت شیخ اور دیدار مرشد یقین کیجئے کہ ہم تو وہاں جا کر بھی اپنے محبوب قائد اپنے شیخ کامل کی زیارت محبت اور ان کی قربت اور ان کی توجہ اور نگاہ کرم اور دعاؤں کے طالب ہی رہے۔

سب کچھ مانگ لیا خدا سے تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

بس میں نے تو جس بھی تحریکی بہن یا بھائی یا رفقائے تحریک کو دیکھا سب اسی درد اور آرزو میں مبتلا تھے کہ کاش اپنے قائد کے ساتھ تربیت و محبت کے چند لمحے مل جائیں کاش ان کے چہرے کی ہلکی سی مسکراہٹ اور اک نگاہ کرم ادھر بھی اٹھ جائے تو سفرِ مدینہ اور عمرے کی سعادت کا لطف دوبالا ہو جائے۔

ان کو ہر لمحے اپنے محبوب کی تانگ ستائے رکھتی ہے ان کی ہر خوشی اور غم محبوب سے جڑا ہوتا ہے۔ محبوب کے در کے پھیرے ہی ان کی زندگی کا حاصل ہوتا ہے۔

ہر عاشق ہر مرید صادق کی یہ دلی آرزو ہوتی ہے کہ اپنے شیخ اپنے پیر و مرشد کے سنگ عمرے کی سعادت حاصل کرے، بحمدہ تعالیٰ یہ خواہش اللہ رب العزت نے پوری فرمادی۔

اپنے معمول کے مطابق میں عصر کی نماز سے پہلے تیزی سے سے گیٹ نمبر 2 کی طرف جا رہی تھی کہ شیخ الاسلام کی صاحب زادی محترمہ قراۃ العین فاطمہ سے ملاقات ہو گئی انہیں ادب سے سلام

دل کی بیداری اور حیاتِ قلبی کا نام معرفت ہے۔ (شیخ الاسلام)

کیا۔ ان کے ساتھ ہی آپ کی اہلیہ مسز رفعت جبیں قادری، محترمہ فضہ حسین قادری اور محترمہ درہ باجی سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان کے ساتھ نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ان سے شیخ حماد مصطفی المدنی القادری کے نکاح سے متعلق گفتگو ہوئی اور بعد ازاں فون آگیا کہ آٹھ بجے فلاں شادی ہال میں پہنچ جائیں وہاں نکاح کی تقریب میں شرکت کریں بہت دلی خوشی ہوئی جلدی سے تیار ہو کر وہاں پہنچی۔ نہایت عظیم الشان انتظام تھا عورتوں اور مردوں کا الگ الگ انتظام تھا مردوں کی سائیڈ LED پر نظر آرہی تھی موبائل کی اجازت نہ تھی پردے کا نہایت سخت انتظام تھا۔ عربی نعت خواں دف پر عربی کلام پڑھ رہے تھے۔

سیدی شیخ الاسلام نے خود صاحبزادہ حماد مصطفی کا نکاح پڑھایا اور بعد ازاں خواتین کی سائیڈ پر بھی تشریف لائے سب نہایت ہی پر وقار اور خوبصورت دکھائی دے رہے تھے۔ کسی سے کوئی گفٹ نہیں لیا گیا۔ اس طرح نہایت سادہ مگر پر وقار انداز میں تقریب نکاح اپنے اختتام کو پہنچی۔

اگلے روز میری مختصر ملاقات ڈاکٹر ڈاکٹر غزالہ حسن قادری نے سیدی شیخ الاسلام سے کروادی۔ سیدی شیخ الاسلام نے مجھے پہچان کر سب کی خیریت دریافت کی پھر ڈھیروں دعاؤں سے نوازا کہ آقا ﷺ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ الغرض نہایت جامع اور خوبصورت دعاؤں سے نوازا جو شاید اس سے پہلے بھی مجھے نصیب نہ ہوئی ہوں گی۔

26 دسمبر کو میں مدینہ پاک سے مکہ مکرمہ روانہ ہو گئی وہاں جا کے عمرہ کیا اگلے دن صبح فجر کی نماز کے بعد پہلا طواف حضور اکرم ﷺ کی نسبت سے کیا جو خاص کرم والا نہایت سکون دینے والا طواف تھا سب کچھ اسی میں ہو گیا دہلیز کعبہ کو تھاما غلاف کعبہ کو سینے سے لگایا جی بھر کے چوما اور رکن یمانی کا بوسہ لیا۔ مقام ابراہیم کو چوما اور سب سے بڑی بات حجر اسود کا انتہائی خوبصورت بوسہ نصیب ہوا۔

میرے شیخ، میرے محبوب قائد کی دعاؤں سے وہ کچھ نصیب ہوا جو پہلے بھی شاید نہیں ہوا ہو گا۔ بحمدہ تعالیٰ عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی اور اپنے محبوب شیخ کے ساتھ ان مبارک سرزمینوں پر عبادت کرنے کا شرف نصیب ہوا۔

ے دل وہیں رہ گیا جان وہیں رہ گئی

شیخ الاسلام کی علمی وادبی خدمات

سمیہ اسلام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری بن ڈاکٹر فرید الدین قادری 19/ فروری 1951ء کو پاکستان کے ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1955ء سے 1986ء تک علمی مراحل طے کیے۔ آپ کی تعلیمی صلاحیتوں میں درس نظامی کورس، اسلامیات میں ایم اے، اسلامی فلسفہ عقوبات میں پی ایچ ڈی اور قانون کی تعلیم شامل ہے۔ 1974ء سے 1988ء تک آپ مختلف تعلیمی اداروں کی تدریس سے وابستہ رہے اور اسی دوران شعبہ وکالت سے بھی وابستہ رہے۔ 1980ء میں آپ نے ”ادارہ منہاج القرآن“ کی بنیاد رکھی اور یہی آپ کی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ہے۔

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی بہت سے اسلامی موضوعات پر اردو، انگریزی اور عربی زبان میں سیکڑوں کتب شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں قرآن مجید کا ترجمہ عرفان القرآن، تفسیر منہاج القرآن، المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، انسائیکلوپیڈیا، الموسوعہ بلحدیث، سیرت الرسول ﷺ، میلاد النبی ﷺ و دیگر کتب سر فہرست ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر موضوعات پر کتب طبع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہیں اور کچھ زیر طبع ہیں۔ آپ کی درجنوں تصانیف کا دنیا کی اکثر زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے اور وہ شاملِ نصاب بھی ہو چکی ہیں جب کہ پانچ سو سے زائد مسودات طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔

تصوف ایک متحرک حقیقت اور فعال سلسلۂ اِسلام ہے۔ (شیخ الاسلام)

عرفان القرآن

الوہی زبان کو اس کے اصل متن سے کما حقہ سمجھا جا سکتا ہے، کوئی دوسری زبان الوہی و ربانی بیان کے محاسن و کمالات اور اس میں پوشیدہ اسرار و رموز، حسنِ نظم و کلام کو بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ اہل عجم کی عربی زبان سے ناشناسی کی بناء پر مفسرین و محققین نے ایک عرصہ دراز کے بعد قرآنی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کے لئے تراجم اور تفاسیر کا سلسلہ شروع کیا۔

اس سلسلے میں برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلے جس عظیم شخصیت کو یہ سعادت حاصل ہوئی وہ ہر مکتبہ فکر کی ہر دلعزیز ہستی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ جب انہوں نے قرآن کی تعلیمات کو عام لوگوں تک پہنچانے کا ارادہ کیا اور قرآن حکیم کا سب سے پہلے فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن کے نام سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا تو مخالفت و مخاصمت کا ایک طوفان کھڑا ہو گیا۔ معاصرین نے انہیں اپنے فتوؤں کا نشانہ بنایا اور اسے بدعت قرار دیتے ہوئے ناجائز ٹھہرایا۔ اسلامی تاریخ کے تناظر میں دیکھیں تو معاصرین کا یہ رویہ کوئی نئی چیز نہ تھا ہر دور میں جب بھی کوئی شخصیت دین کی بنیادی حدود میں رہتے ہوئے کوئی مجتہدانہ کام سرانجام دیتی ہے۔ پہلے پہل سوائے چند صاحب بصیرت کے اسے کوئی قبول نہیں کرتا۔ رفتہ رفتہ پورا زمانہ ان کی تحقیق کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ ان کی علمی ثقاہت اور عظمت کا معترف بھی ہو جاتا ہے۔

اردو زبان میں سب سے پہلا ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر فرزند حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القرآن کے نام سے کیا۔ یہ ترجمہ انہوں نے اپنے والد گرامی کے فارسی ترجمہ "فتح الرحمن فی ترجمۃ القرآن" کو سامنے رکھ کر کیا۔ تمام قدیم و جدید اردو تراجم میں شاہ عبدالقادر کے اس ترجمے کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور سرزمین ہند میں جتنے بھی اردو تراجم ہیں یہ ترجمہ ان کی بنیاد ہے۔ اس کے بعد دیگر اردو تراجم کا سلسلہ شروع ہو گیا اور آج تک جاری و ساری ہے۔ عصر حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے ترجمہ عرفان القرآن کی زبان بیک وقت لفظی بھی ہے اور محاوراتی بھی ہے۔ گویا یوں یہ لفظی و محاوراتی ترجمے کا ایک حسین امتزاج اپنے اندر لئے ہوئے ہے، تراجم کی تاریخ میں اس اسلوب پر یہ اپنے نقطہ کمال پر دکھائی دیتا ہے۔ عرفان القرآن کے نام سے آپ نے قرآن مجید کا سلیس اردو اور انگریزی زبان میں ترجمہ کیا، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ترجمہ ہو کر تفسیری شان کا حامل ہے اور عام قاری کو تفاسیر سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

تصوف کردار کو بدلتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

عرفان القرآن کی خصوصیات

ترجمہ از خود تفسیر

عرفان القرآن بظاہر ترجمہ ہے لیکن یہ درحقیقت قرآن کی تفسیر بھی خود ہے، دیگر تراجم کا فقط ترجمہ پڑھنے سے قرآن کی آیت کا معنی و مفہوم کاملاًواضح نہیں ہوتا کہیں نہ کہیں اس کا مطلب سمجھنے میں دشواری رہ جاتی ہے۔ اس لئے تفسیر کی حاجت ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں متداول تفاسیر کے مقاصد میں سے ایک مقصد اس کے ترجمے کے مفہوم و مطلب کو واضح کرنا بھی ہے، مگر جب ہم عرفان القرآن کو پڑھتے ہیں تو آیت کا معنی و مفہوم ترجمے میں ہی واضح ہو جاتا ہے۔ ترجمے کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے حسب ضرورت ترجمے کے اصل الفاظ کے علاوہ بریکٹ میں چند الفاظ بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ جب قاری اس ترجمے کو پڑھتا ہے تو آیت کے معنی کے ایضاح کے ساتھ اس پر ایک عجیب بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ وہ ایسے محسوس کرتا ہے جیسے آیت کریمہ خود بول کر اسے اپنا معنی و مفہوم سمجھا رہی ہو۔

علمی ثقاہت اور فکری معنویت

مترجم کی اپنی علمی ثقاہت اس کے ترجمے کی ثقاہت کی بھی آئینہ دار ہوتی ہے، عرفان القرآن اس ہستی کا شاہکار ہے جس کی علمی ثقاہت اپنے تو کیا غیر بھی تسلیم کرتے ہیں۔ ایسی ہستیوں کے تراجم اس خوبی کی بناء پر کسی خاص زمانے کے لئے نہیں ہوتے بلکہ رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کو راہنمائی دیتے رہتے ہیں۔ جہاں تک فکری معنویت کا تعلق ہے مترجم قرآن آیت کا ترجمہ آیت کے ظاہری معنی، باطنی معنی اور قرآن و سنت کی ساری تعلیمات کو سامنے رکھ کر کرتا ہے تاکہ اس کا وہ ترجمہ دور حاضر میں جہاں قرآن کی حقانیت کو ثابت کر دے وہاں قرآنی تعلیمات کی دائمیت کا ثبوت بھی فراہم کرے۔

عقلی تفکر اور قلبی تذکر

عرفان القرآن کی ایک اور امتیازی خوبی یہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے عقل کو غور و فکر کی نئی راہیں ملتی ہیں، اس کا ترجمہ اس انداز میں کیا گیا ہے کہ بریکٹ میں دیئے گئے چند الفاظ ایک آیت کے فکر و عمل کے تمام زاویے کھول دیتے ہیں، وہ چند الفاظ ایک بہت بڑے مضمون اور فکر کو اپنے اندر سموئے ہوتے ہیں اور ان کی حیثیت دریا کو کوزے میں بند کرنے کی ہوتی ہے۔ اس طرح آیت کے نفس

تصوف تزکیہ نفس اور قلب و باطن کی صفا و جلا کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

مضمون کے مطابق بعض الفاظ نہاں خانہ دل میں ایک ہلچل پیدا کر دیتے ہیں اور دل پر ایک خوف و خشیت کی کیفیت طاری کر دیتے ہیں اور یوں دل حضور الٰہی میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے محسوس کرتا ہے۔

اسلوب بیان کی عمدگی اور ندرت

عرفان القرآن کا اسلوبِ بیان اس اعتبار سے بھی انوکھا ہے کہ اس میں بہتے ہوئے پانی کی روانی ہے۔ انسان ہوا کے رخ کی طرف ترجمے کی سلاست کے ساتھ اگلے سے اگلے مفہوم کو جاننے کے لئے مسلسل بڑھے چلا جاتا ہے۔ محویت کے عالم میں وقت گزرنے کا احساس تک نہیں رہتا۔ عرفان القرآن کے اسلوب کی یہ ندرت کہیں اور نہیں ملتی۔

سائنسی تحقیق اور نظری جدت

اس ترجمے میں انسان کی تخلیق سے لے کر کائنات کی تخلیق تک اور قیامت کے وقوع تک تمام حقائق کو شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے بیان کر دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ جن حقائق تک سائنس آج پہنچی ہے قرآن ان کو آج سے چودہ سو سال قبل بیان کر چکا ہے۔

قرآنی انسائیکلوپیڈیا

قرآنی انسائیکلوپیڈیا مضامینِ قرآن کا ایک ایسا جامع مجموعہ ہے جو عصری تقاضوں کو مطالعہ قرآن کی روشنی میں پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اِن شاء اللہ آنے والی نسلوں کی علمی، فکری، اخلاقی، روحانی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی حوالے سے بھی رہنمائی کرتا رہے گا۔

قرآنی انسائیکلوپیڈیا کے امتیازات

کسی بھی کتاب کی قدر و قیمت، افادیت اور رفعت و منزلت کا اندازہ ایک طرف اس کتاب کے موضوع اور اس میں بیان کردہ مضامین، مطالب اور مشمولات سے ہوتا ہے تو دوسری طرف اس کے مؤلف و مرتب کا علمی مقام و مرتبہ، علم و فن پر ملکہ و مہارت اور تعمّق و تبحّر اس ضمن میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ امر نہایت ہی خوش آئند ہے کہ اس قرآنی انسائیکلوپیڈیا کو اُس بین الاقوامی شخصیت نے مرتب کیا ہے جو نہ صرف جدید و قدیم علوم کا حسین امتزاج ہے بلکہ اقوامِ مشرق و مغرب کے فکری بُعد اور زمانہ ہائے قدیم و جدید کے علمی، فنی اور ذہنی فاصلوں میں ایک مسلّمہ سنگم بھی ہے۔ یہ انسائیکلوپیڈیا حضرت شیخ الاسلام کے نصف صدی سے زائد مطالعہ قرآن کا نچوڑ ہے۔ جدید عصری، سائنسی اور فکری

توبہ تبدیلی کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

موضوعات اس انسائیکلوپیڈیا کا خاصہ ہیں۔

قرآنی انسائیکلوپیڈیا 8 جلدوں پر مشتمل ہے، جس میں تقریباً 5 ہزار موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ صرف موضوعاتی فہرست 400 صفحات پر مشتمل ہے جو کہ 8 ضخیم جلدوں کے مشمولات کا خلاصہ ہے۔ اِس کے مطالعہ سے ذہن میں پورے انسائیکلوپیڈیا کا اجمالی خاکہ نقش ہو جاتا ہے اور ابواب کی تفصیل تک رسائی میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ قاری کی سہولت کے لیے قرآنی انسائیکلوپیڈیا میں شامل عنوانات کو عصری تقاضوں اور ضروریات کے مطابق عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں استعمال ہونے والی اصطلاحات اور الفاظ کے مطالب و مفاہیم کے لئے اِس کی آخری تین جلدیں مختص کی گئی ہیں۔ ہر لفظ کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے تاکہ عربی زبان سے واقف اور ناواقف یکساں مستفید ہو سکیں۔

الموسوعة القادرية في العلوم الحديثية

آپ نے علم الحدیث کی خدمت کے باب میں گزشتہ ربع صدی میں لاکھوں احادیث کے مطالعہ کے بعد ہزارہا احادیث منتخب فرما کر ان کو نئے تراجمِ ابواب، عنوانات، ضروری توضیحات و تعلیقات کے ساتھ جمع کیا اور اُمتِ مسلمہ کو سینکڑوں کتب حدیث کے عطر و عرقِ مشک بار کا تحفہ عطا کیا۔ علوم الحدیث کے باب میں تشنگی تھی جو حضرت شیخ الاِسلام نے ''الموسوعة القادرية'' تالیف کر کے دور فرما دی ہے۔ آٹھ جلدوں پر مشتمل یہ موسوعہ درج ذیل امتیازی خصوصیات کا حامل ہے:

''الموسوعة القادرية'' شیخ الاِسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علوم الحدیث کے باب میں ربع صدی پر محیط علمی و تحقیقی جہد و سعی کا نتیجہ ہے۔ ''الموسوعة القادرية'' کسی ایک شخصیت کے قلم سے تحریر ہونے والا ایسا نادر مجموعۂ علوم الحدیث ہے جس کی گذشتہ چار صدیوں میں شاید ہی کوئی مثال مل سکے۔ ''الموسوعة القادرية'' میں علوم الحدیث کی اہم ترین ابحاث پر مدلل و محقق تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ یہ موسوعہ علوم الحدیث پر گذشتہ سات آٹھ سو سال کے ائمہ محدثین کی تصانیف کے مطالعہ کا نچوڑ ہے۔ جسے نئے اِستشہادات اور نئے شواہد کے اضافہ جات سے مزین کر کے پیش کیا گیا ہے۔ الموسوعة القادرية کی اصل قدر و قیمت اور علمی و تحقیقی وسعت و وقعت اور گہرائی و گیرائی کا اندازہ تو اس کے مطالعہ کے بعد ہی ہو گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شیخ الاِسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ کی ان علمی کاوشوں سے کما حقہ مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں سنت رسول ﷺ اور حدیث نبوی ﷺ کا کامل فہم عطا کرے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔)

”دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور“

خصوصی رپورٹ: انیلہ الیاس ڈوگر

دساتیرِ عالم میں دستورِ مدینہ تاریخِ انسانی کا وہ پہلا دستور ہے، جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے پُر امن بقائے باہمی کے لیے مدینہ منورہ کے مختلف رنگ و نسل اور متفرق شعوب و قبائل کے لیے وضع کیا۔ یہ دستور ہر دور کے بدلتے تقاضوں کے مطابق ہر ریاست کی کامیابی کا ضامن اور اُس کے لیے قابلِ عمل نمونہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے عطا کردہ دستور نے ریاستِ مدینہ کی صورت میں ایک مثالی فلاحی اسلامی مملکت کی تشکیل و تنظیم کر کے دنیا کو امن، بقاے باہمی اور خیر و فلاح کا درس دیا ہے۔ میثاق مدینہ نہ صرف پہلی اسلامی ریاست کا اساسی دستور ہے بلکہ عالمی تہذیب و تمدن کی تاریخ میں ایک نمایاں اور عدیم النظیر پیش رفت بھی ہے، جس میں اس دستور کے ذریعے تمام آئینی طبقات کے حقوق کا تحفظ اور مختلف اُمور کی ادائیگی کا طریقہ کار طے کیا گیا ہے۔ اِس دستور نے ریاستِ مدینہ کی اقلیتوں سمیت تمام افراد و طبقاتِ معاشرہ کے حقوق کا تحفظ کیا ہے اور اسلامی فلاحی ریاست کے حقیقی خدّ و خال کو واضح کیا ہے۔

آج ترقی یافتہ ممالک کے دساتیر میں امریکہ کے دستور کو 7,000 الفاظ کے ساتھ مختصر ترین مثالی دستور قرار دیا جاتا ہے جب کہ ساڑھے چودہ سَو سال قبل حضور نبی اکرم ﷺ کا عطا کردہ دستورِ

تمام عباداتِ الٰہیہ کا مقصد حصولِ تقویٰ ہے۔ (شیخ الاسلام)

مدینہ صرف 63 آرٹیکلز اور 750 الفاظ پر مشتمل ہے۔ آج کے دساتیر سے کہیں زیادہ مستند، مختصر، جامع، اوّلین اور مکمل تحریری دستور ہے، جس میں تمام آئینی طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا گیا، مختلف ریاستی وظائف کی ادائیگی کا طریق کار طے کر دیا گیا، اقلیتوں سمیت تمام افراد و طبقاتِ معاشرہ کے حقوق کو تحفظ دیا گیا اور ایک اسلامی فلاحی ریاست کی حقیقی بنیادوں کو واضح کر دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کی ریاستِ مدینہ کے دس سالہ دور میں آئینی سیاست کو عروج نصیب ہوا۔ یہ امر اہلِ اسلام کے لیے باعثِ افتخار ہے کہ انہوں نے دستور سازی کے عمل میں تمام دنیا پر سبقت حاصل کر لی۔ جب کہ مغربی ممالک میں 18 ویں صدی تک تحریری آئین سازی کا تصور تک متعارف نہ ہوا تھا۔

”دستور مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور“ شاہکار تصنیف

الحمد للہ! قابلِ تحسین امر ہے کہ اِس باب میں کوئی باقاعدہ کتاب یا تحقیقی مواد اگر دستیاب ہے تو وہ دو شخصیات کی کتب میں یکجا اور مربوط شکل میں ملتا ہے۔ ایک حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب ”میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ“ ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی اس کتاب میں میثاقِ مدینہ کے جملہ معاہدے کو شقوں کی صورت میں تحریر کیا ہے اور اِس کی آئینی و دستوری ضرورت و اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لیے پہلی مرتبہ اسے 63 آئینی شقوں (63 constitutional articles) کی شکل میں مطالعہ کرنے والوں کے لیے عام فہم بنا کر پیش کیا ہے۔

دوسرا اہم، وقیع، جامع اور عظیم تحقیقی کام تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا ہے، جو ”دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور (دستورِ مدینہ اور جدید دَساتیرِ عالم کا تقابلی جائزہ)“ کے عنوان سے چھپ کر دو ضخیم جلدوں میں منظرِ عام پر آچکا ہے۔ علاوہ ازیں یہ منفرد تحقیقی کاوش عربی اور انگریزی میں بھی طبع ہو چکی ہے۔

محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری لائقِ صد مبارک باد ہیں کہ انہوں نے تاریخ میں پہلی مرتبہ اس نوعیت کی منفرد تحقیق کر کے اِزالہ مافات کر دیا ہے۔ یہ کتاب نہ صرف دینی علوم و فنون کے ماہر اہل علم کے لیے مفید ہے بلکہ جدید تعلیم یافتہ طبقات بالخصوص قانون کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے اہلِ علم حضرات کے لیے گوہر نایاب ہے۔ یہ کتاب ان قانون ساز شخصیات کی رہنمائی کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوگی جو انسانیت کی ترقی، معاشرے میں عدل و انصاف کے قیام، امن و آشتی کے فروغ، اظہارِ رائے کی آزادی، تکریمِ انسانیت اور دیگر انسانی اقدار کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔

ابواب کا مختصر تعارف

اس کتاب کے درج ذیل کل 7 ابواب ہیں:

1۔ عالمِ مغرب اور عالمِ اسلام میں قانون سازی کا ارتقاء

2۔ دستورِ مدینہ کی توثیق و تصدیق (دستورِ مدینہ کی روایات و آرٹیکلز کی تخریج اور راویوں کے اَحوال)

3۔ دستورِ مدینہ (تحقیقی جائزہ)

4۔ ریاست کے عناصرِ تشکیلی (دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر کی روشنی میں)

5۔ دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر میں نظامِ حکومت کے عمومی اُصول

6۔ حقوقِ انسانی (دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر کی روشنی میں)

7۔ ریاستی اختیارات (دستورِ مدینہ اور جدید دساتیر کی روشنی میں)

پہلی جلد اوّل الذکر تین ابواب پر مشتمل ہے، جب کہ دوسری جلد آخری چار ابواب پر محیط ہے۔

اس کتاب میں دستورِ مدینہ کا جدید دساتیر کے ساتھ تقابل کر کے واضح کیا گیا ہے کہ دستورِ مدینہ ریاست کی نوعیت و حیثیت، اَفرادِ ریاست کی آئینی حیثیت، ریاست کے حقوق و فرائض، ریاست کے باشندوں کے حقوق و فرائض اور دیگر ریاستی اُمور سمیت تمام تفصیلات کا جامع اِحاطہ کرتا ہے۔ اسلام کی تاریخ میں اِس موضوع پر اِمتیازی شان کی حامل یہ اپنی نوعیت کی منفرد تصنیف ہے۔

اِس کتاب کے اِمتیازات و تفردات اور بعض خصوصیات کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے، تاکہ اِس مختصر تحریر کے ذریعے اِس عالمانہ و فاضلانہ تحقیق کے مشتملات سے متعارف ہوا جا سکے:

اِمتیازات و تفرّدات

ریاستِ مدینہ کی آئینی اور انتظامی بنیادیں میثاقِ مدینہ پر اُستوار ہیں۔ یہ معاہدہ مسلمانانِ مدینہ اور دیگر مذاہب کے راہنُماؤں کے درمیان تحریری شکل میں طے پایا جس کا مقصد مختلف رنگ و نسل اور عقیدہ و مذہب کے حامل گروہوں کے مابین قیامِ امن اور بقائے باہمی کا حصول تھا۔

اِس کتاب میں محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ریاستِ مدینہ کے ماڈل کی جزئیات کو تفصیل کے ساتھ سپردِ قلم کیا ہے۔ انہوں نے انتہائی عرق ریزی کے ساتھ ریاستِ مدینہ کے انتظامی، معاشی، عدالتی، قانونی، جنگی و دفاعی قوانین اور اِنسانی حقوق، آزادیِ اظہار اور بین الاقوامی تعلقات و معاہدات

راستے کی تلاش ہمیشہ مقصدیت پر دلالت کرتی ہے۔ (شیخ الاسلام)

کے لیے وضع کردہ اُصول و ضوابط کے بارے میں ٹھوس حوالہ جات کے ساتھ بیش قیمت معلومات فراہم کی ہیں۔

اس کتاب کے چند اہم اِمتیازات و تفردات درج ذیل ہیں:

1۔ دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ میثاقِ مدینہ، کائناتِ انسانی کا پہلا تحریری دستور ہے۔

2۔ میثاقِ مدینہ یا دستورِ مدینہ پر یہ پہلی جامع اور کثیر الجہات تجزیاتی تحقیق ہے۔

3۔ میثاقِ مدینہ کے مختلف آرٹیکلز کی تائید اور توثیق کے لیے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ درج کی گئی ہیں۔ یوں براہِ راست آیات اور احادیث سے اِستشہاد و اِستنباط کر کے اِس کی حقانیت کو ناقابلِ تردید دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

4۔ کتاب کے مشتملات کی تصدیق و توثیق پر عالمِ اسلام کی ممتاز یونیورسٹی جامعہ الازہر کے شیوخ کی تقاریظ شامل ہیں۔

5۔ یہ تحقیقی کتاب دستورِ مدینہ کا امریکی، برطانوی اور یورپی دساتیر سے تقابلی موازنہ پیش کرتی ہے۔

6۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات متحقق ہوتی ہے کہ ریاستِ مدینہ تاریخِ عالم کی پہلی فلاحی ریاست (welfare state) تھی۔

7۔ جدید جمہوریت کے بانی ہونے کے دعوے دار برطانیہ میں 1215ء میں ''میگنا کارٹا (Magna Carta)'' کے نام سے ایک معاہدہ وجود میں آیا، جب کہ دستورِ مدینہ کی تسوید و تحریر اس معاہدہ سے 593 سال قبل 622ء میں کی گئی۔

8۔ میگنا کارٹا کا معاہدہ یکطرفہ طور پر تحریر کیا گیا جب کہ دستورِ مدینہ کی تحریر پر اتفاق کرنے والوں میں کثیر اَقوام اور مذاہب کے نمائندے شامل تھے۔

9۔ دیگر قدیم معاہدے ایک خاندان، ایک قبیلہ یا گروہ کے اِنفرادی اِقتدار کو دائمی بنانے کی بنیادوں پر اُستوار تھے، جب کہ دستورِ مدینہ میں اِجتماعیت کے مفاد کو کمال دور اندیشی سے مدِ نظر رکھا گیا۔ دستورِ مدینہ کی روح شہریوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ تھا۔ بلا تفریقِ رنگ و نسل ریاستِ مدینہ کے ہر شہری کے مذہبی، سیاسی، معاشی اور دفاعی حقوق کو تحفظ دیا گیا۔ الغرض! دستورِ مدینہ میں اِنفرادی نہیں بلکہ سماج کے اجتماعی مفاد کو مدِ نظر رکھا گیا۔

10۔ میثاقِ مدینہ کی روشنی میں ایک اسلامی، رفاہی و فلاحی ریاست کے ماڈل کی داغ بیل ڈالی گئی۔

11۔ اس کتاب میں یونان، روم سمیت قبل مسیح کی قدیم تہذیبوں میں آئین سازی کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ ریاستِ مدینہ کے ماڈل کو سمجھنے کے لیے مفید مواد ہے، جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ریاستِ مدینہ کا انتظامی، معاشی، فلاحی ماڈل سب سے بہترین ہے جو ماضی کی کسی تہذیب سے مستعار نہیں لیا گیا۔

12۔ اس کتاب کے مطالعہ سے عرب معاشرہ کے خدّ و خال اور معروضی حالات سے بھی آگاہی ہوتی ہے۔ اس میں انتہائی خوبصورتی کے ساتھ قبل مسیح کی تہذیبوں کا عہدِ رسالت مآب سے موازنہ کیا گیا ہے اور ایک تاریخی تقابلی جائزہ قاری کے سامنے شرح وبسط سے رکھا گیا ہے۔

13۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوتی ہے کہ قدیم تہذیبیں حکمرانوں کے مظالم کی وجہ سے ہونے والی بڑے پیمانے پر ہجرت (نقل مکانی) کی بناپر برباد ہوئیں اور مہاجرین بھی پریشان و خستہ حال ہوئے۔ جب کہ ریاستِ مدینہ ہجرت کی برکت سے آباد ہوئی اور ریاستِ مدینہ میں ہجرت کرنے والوں کو عزت وتحفظ اور وقار وافتخار نصیب ہوا۔

14۔ معروف قدیم تہذیبوں میں آمریت کا غلبہ تھا، اس کے علی الرغم ریاستِ مدینہ شورائی نظام سے پھلی پھولی۔ اس نظام کی روح مشاورت اور اِفہام و تفہیم تھی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ایوان اقبال لاہور میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی دو جلدوں اور 14 سو صفحات پر مشتمل تجزیاتی تحقیق ”دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور“ کی تقریب رونمائی سے خطاب کرتے ہوئے تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرست شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے فرمایا کہ دستور مدینہ

تاریخ عالم کا پہلا فلاحی اور اُم الدساتیر ہے جس میں امورِ مملکت انجام دینے کے حوالے سے مکمل راہ نمائی مہیا کی گئی۔ میثاق مدینہ دستور مدینہ بنا، اسی دستور کی وجہ سے اسلامی تاریخ کی پہلی فلاحی مملکت قائم ہوئی۔

نیک گمان سے اُخوت اور اتحاد قائم ہوتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

انہوں نے مزید فرمایا کہ میثاق مدینہ کے موضوع پر میری پہلی کتاب اکتوبر 1999ء میں شائع ہوئی جس میں، میں نے دستوری زبان میں میثاق مدینہ کے 63 آرٹیکل قائم کئے پھر میں نے یہ کتاب ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو دی اور کہا کہ آپ دستور مدینہ کا باریک بینی کے ساتھ امریکہ، برطانیہ، یورپ کے جدید دساتیر سے تجزیاتی موازنہ کریں اور اسے اپنے پی ایچ ڈی کا موضوع بنائیں۔ مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا کر دیا اور اپنی پی ایچ ڈی مکمل کی۔ انہوں نے اس شاندار تحقیق پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو زبردست الفاظ میں مبارکباد دی۔

اوریا مقبول جان

اوریاء مقبول جان نے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی کتاب دستور مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور

کی تقریبِ رونمائی میں کہا آج کی اس تقریب میں شرکت میرے لیے اعزاز ہے۔ میں جب بھی سید الانبیاء ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتا تو دستور مدینہ کے معاملے پر تشنگی محسوس کرتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ کوئی ایسا شخص ہو جو اس پر انسائیکلو پیڈیک کام کرے اور پھر دنیا کو دکھائے۔ آج ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے یہ کام کر دکھایا ہے، آئندہ نسلوں تک آقا ﷺ کی سیرت طیبہ کا یہ گوشہ پہنچانے کا سہرہ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کے سر رہے گا۔

پروفیسر ہمایوں احسان ایڈووکیٹ (پرنسپل پاکستان کالج آف لاء)

پرنسپل پاکستان کالج آف لاء پروفیسر ہمایوں احسان ایڈووکیٹ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاکٹر طاہر القادری جتنے جوانی میں علم سے محبت کرنے والے اور چہرے پر معصومیت رکھنے والے تھے آج بھی اُن کو دیکھا ہے تو وہی معصومیت ان کے چہرے پر نظر آئی ہے۔ میں ڈاکٹر طاہر القادری کا شاگرد تھا اور مجھے خوشی ہے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری میرے شاگرد ہیں، مجھ سے یہ اعزاز کوئی نہیں چھین سکتا۔ آپ نے کہا کہ " دستورِ مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور" عظیم کاوش ہے، یہ آنے والی نسلوں کے لیے انتہائی مفید ہے۔

اِسلام محض علم کا نہیں، بلکہ علم اور عمل دونوں کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

ایڈووکیٹ اظہر صدیق (سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ اظہر صدیق نے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی کتاب دستور مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور کی تقریبِ رونمائی میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ دستور مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور بہت بڑا موضوع ہے، یہ دین، دنیا اور آخرت کی فلاح ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے کہ یہ سعادت جس کے مقدر میں کر دے۔ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب، ڈاکٹر حسن صاحب، ڈاکٹر حسین صاحب اور ان کے ادارہ جات پوری دنیا میں اسلام کا بہت بڑا کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر حسن صاحب آپ کی یہ کاوش پوری دنیا میں جانی جائے گی، ہم سب آپ کے احسان مند ہیں۔

ڈاکٹر قبلہ ایاز (چیئر مین اسلامی نظریاتی کونسل)

چیئر مین اسلامی نظریاتی کونسل ڈاکٹر قبلہ ایاز نے دستورِ مدینہ پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انسانیت پر اسلام اور رسول اکرم ﷺ نے جو احسانات کئے ان میں سے ایک بہت بڑا احسان میثاق مدینہ ہے۔ میثاقِ مدینہ اور دستورِ مدینہ پر جس خوبصورت انداز میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے یہ کام کیا بخدا میری نظر سے آج تک ایسا کام نہیں گزرا۔ آج کے دور میں دستورِ مدینہ پر ڈاکٹر حسن کا کام مدلل، محقق اور جامع ہے، ہم سب ان کے احسان مند ہیں انہوں نے ہم سب کا فرض کفایہ ادا کیا ہے، یہ کتاب آج کے لبرل طبقات کے اسلام پر اعتراضات کا جواب ہے۔

چوہدری اشتیاق احمد خان (صدر لاہور ہائی کورٹ بار)

چوہدری اشتیاق احمد خان صدر لاہور ہائی کورٹ بار نے تقریب سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری بہت خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی ہے اور آج ان کی تربیت کا ثمر ہم سب کے سامنے ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری اس

ملک اور قوم کے لیے ایک بہت بڑا اثاثہ ہیں، یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہم ان سے کماحقہ مستفید نہیں ہو سکے۔ آج کا دور اور حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ ڈاکٹر حسن کی یہ کتاب تمام حکمرانوں تک پہنچائی جائے، میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس موضوع پر ایک جامع تحقیق پیش کی ہے۔

ڈاکٹر منور سلطانہ مرزا (سابق وائس چانسلر ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور)

ڈاکٹر منور سلطانہ مرزا سابق وائس چانسلر ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور نے تقریبِ رونمائی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہمارا دین سرچشمۂ علم ہے، ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو مبارکباد پیش کرتی ہوں،

انہوں نے انتہائی اہم موضوع پر کتاب ترتیب دی ہے؛ ڈاکٹر حسن قادری نے اپنی کتاب میں یہ ثابت کیا ہے کہ دستور مدینہ تمام دساتیر عالم سے بہتر ہے۔

ڈاکٹر فاطمہ سجاد (چیئر مین سکول آف پولیٹیکل سائنس اینڈ انٹرنیشنل ریلیشن ڈیپارٹمنٹ UMT)

چیئر مین سکول آف پولیٹیکل سائنس اینڈ انٹرنیشنل ریلیشن ڈیپارٹمنٹ UMT ڈاکٹر فاطمہ سجاد نے تقریب رونمائی میں اظہارِ خیال کیا کہ نوجوان نسل آج بھی اسلامی ریاست کے تصور میں دستورِ مدینہ کو دیکھتے ہیں اور ہماری نوجوان نسل کے لیے یہ کتاب انتہائی اہمیت کی حامل ہے، ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، ادارہ منہاج القرآن اور منہاج

یونیورسٹی لاہور کو اس کتاب کی تقریبِ رونمائی پر مُبارک باد پیش کرتی ہوں۔

اِسلام ترقی پسند ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ دین ہے۔ (شیخ الاسلام)

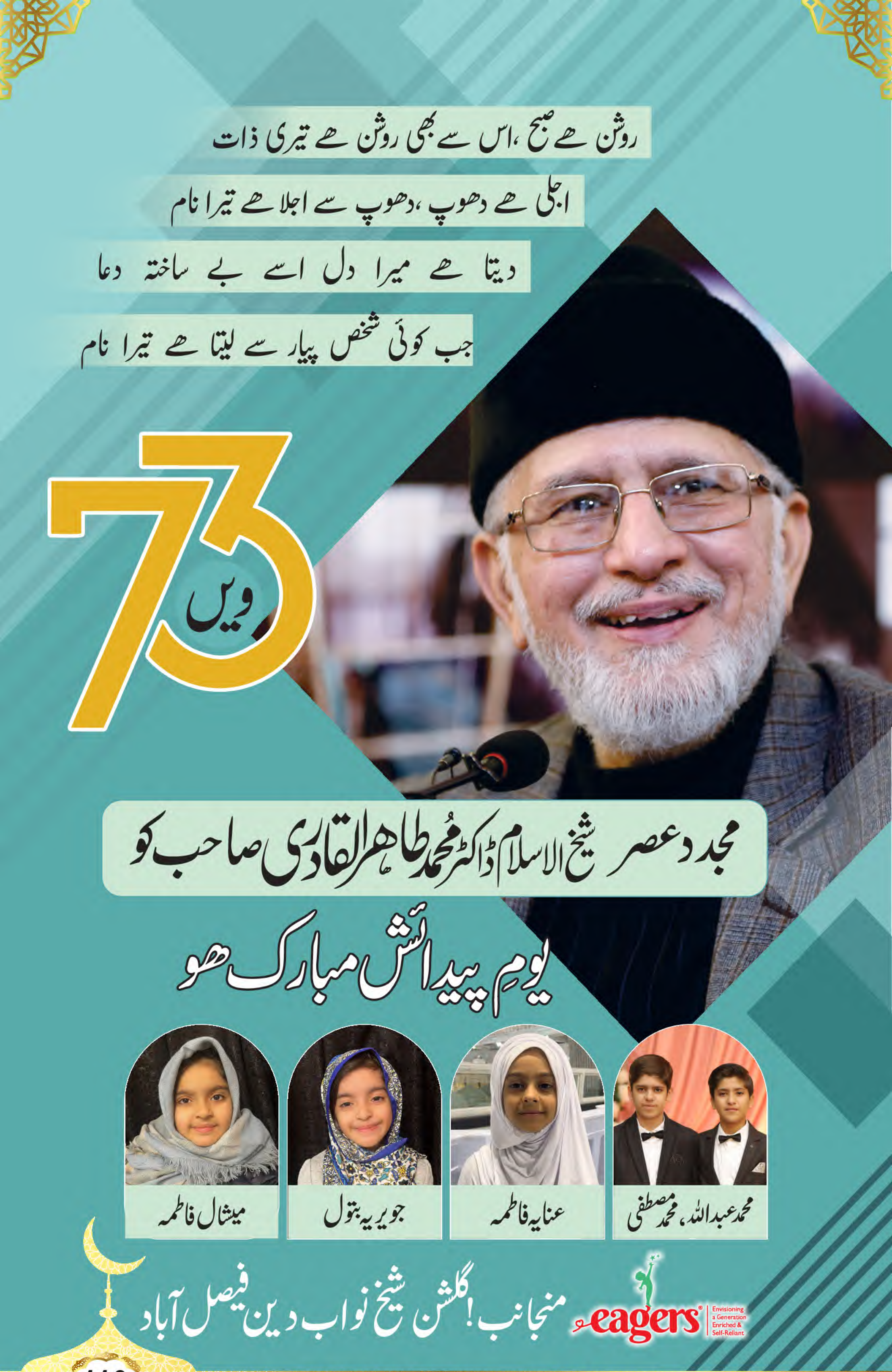

حرکتِ مسلسل کے ذریعے ایک جماعت؛ تحریک بنتی ہے۔ (شیخ الاسلام)

اِسلام محض توجیہ کا نہیں، تخلیق کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

جسٹس (ر) ڈاکٹر خالد محمود رانجھا

ڈاکٹر خالد رانجھا نے اپنے خطاب میں اس منفرد تحقیق کا حق ادا کرنے پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ قانونی حلقوں کے لئے بھی یہ کتاب راہ نمائی کا فریضہ انجام دے گی۔ یہ کتاب بہت بڑی کاوش ہے، میں اس پر ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

میاں انجم نثار (نائب صدر سارک سی سی آئی)

میاں انجم نثار نائب صدر سارک CCI نے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی کتاب دستور مدینہ اور فلاحی ریاست کا تصور کی تقریبِ رونمائی میں ان الفاظ میں خطاب کیا کہ یہ کتاب ہمارا اسلامی اثاثہ ہے۔ یہ تحقیق ہمارے معاشرے اور نظام حکومت کے لیے بہت سود مند ثابت ہو گی۔

بلاشبہ یہ کتاب عصرِ حاضر کی ایک منفرد علمی و تحقیقی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور مصنفِ جلیل کے علم و فضل میں مزید اضافہ و برکات عطا فرمائے۔ (آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ)۔

دیدارِ الٰہی کا نشہ سب سے بڑا ہے۔ (شیخ الاسلام)

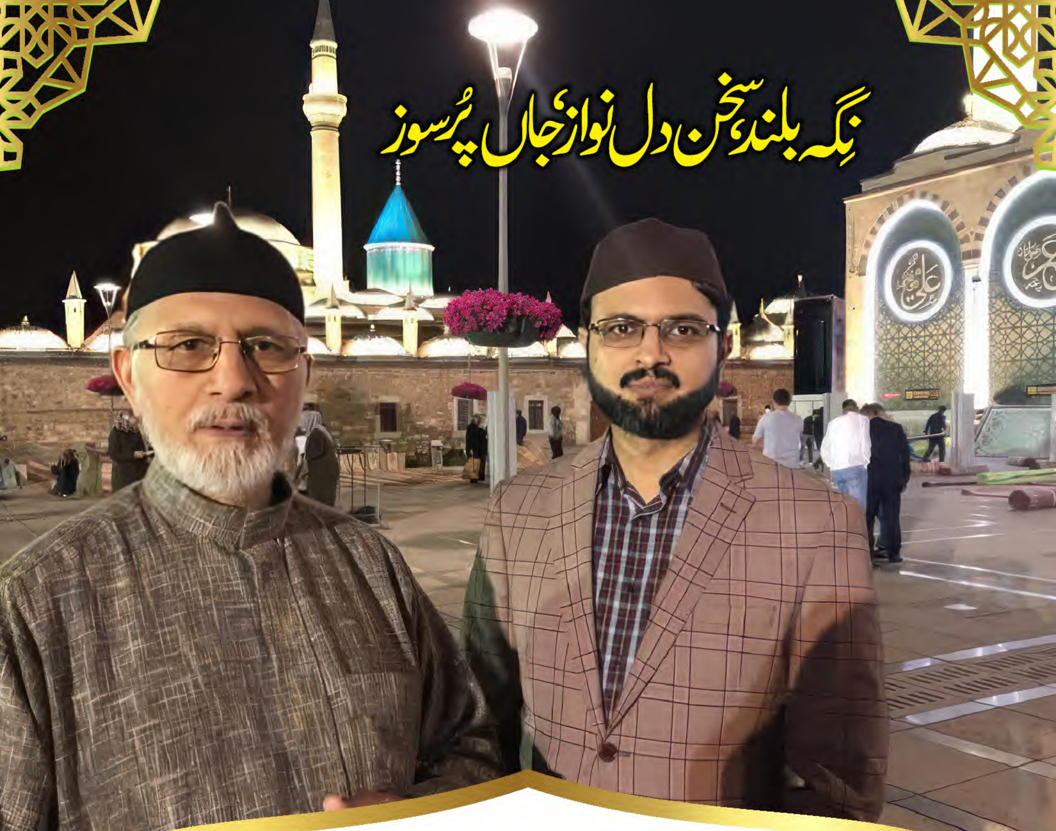

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُرسوز

پروفیسر حلیمہ سعدیہ

قارئین کرام! معاشرتی اصلاح ایک ایسا اہم فریضہ ہے کہ جس کو ادا کرنے کے لیے اللہ رب العزت کی جانب سے رسول اور نبی تفویض کیے جاتے رہے اور جب نبی آخرالزماں محمد مصطفی ﷺ پر رسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا تو اصلاحِ معاشرہ کی یہ اہم ذمہ داری رسولِ خدا (ﷺ) کی فراہم کی ہوئی شریعت کے اصول و ضوابط کے دائرہ میں رہتے ہوئے اولیاء کرام نے نبھانی شروع کی اور ان مردان خدا کا وہ تصور جسے مفکر پاکستان شاعر مشرق حکیم الامت علامہ محمد اقبال نے ''مردِ مومن'' کہہ کر پکارا ہمارے زمانے تک پہنچتے پہنچتے عصرِ حاضر کی مادیت سے بھرپور اور الجھی ہوئی تصویر میں اتنے پردوں میں چھپ چکا ہے کہ اصل ہیرے کو پہچان کر اس کی آب و تاب سے آنکھوں کو خیرہ کرنا گویا سمندر کی عمیق گہرائیوں سے درِ نایاب تلاش کرنے کے مترادف ہے کیونکہ عصر حاضر کی بڑھتی ہوئی آبادیوں میں انسانوں کے اس سمندر میں درِ نایاب تو موجود ہیں لیکن بے راہ روی اور مادیت پرستی کے اندھیروں میں ڈوبے معاشرہ میں ان تک پہنچ جانا اور ان سے فیض یاب ہو کر باطل کے اندھیروں کو مٹانا بہت بڑی خوش قسمتی ہے۔

زبان دِل کی ترجمان ہے۔ (شیخ الاسلام)

قارئین کرام! یہ وہ مرد حق ہیں جو خلافت الٰہیہ کا وہ منصب جو حضرت انسان کو عطا ہوا ہے کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ یہ وہ مرد حق ہیں جو معاشرے میں موجود گوناں گوں تلخیوں، الجھنوں، لالچ وفریب، مکاری وجھوٹ، بے ایمانی وبے عدلی، مرتبے اور امارت کی اندھی دوڑ کا حصہ نہیں بنتے بلکہ اس شعر کے مصداق:

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

تمام معاشرتی الجھنوں اور برائیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور نہ صرف خود رضائے الٰہی کا حصول ممکن کر پاتے ہیں بلکہ افرادِ معاشرہ کی اصلاح کر کے ان کو بھی اللہ رب العزت کی رضا کے حصول کی جانب گامزن وکامیاب کردیتے ہیں۔ یہی وہ مردان خدا ہیں کہ جن کے لیے اقبال نے کہا:

وہی ہے بندہ حُر جس کی ضرب ہے کاری
نہ وہ کہ حرب ہے جس کی تمام عیاری
ازل سے فطرت احرار میں ہیں دوش بدوش
قلندری و قبا پوشی و کلہ داری
زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
انہی کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری
وجود انہی کا طواف بتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مومن و کافر، تمام زناری

بلاشبہ انسان کو اللہ کریم نے بے شمار صلاحیتوں سے نوازا ہے مگر ذہن اور دل کی صورت میں وہ ایسی انمول طاقتیں انسان کو عطا ہوئی ہیں کہ جو اس کو ہجوم بے کراں میں ممتاز حیثیت عطا کرتی ہیں۔ دل جمالی صفات سے انسان کی ذات کو مزین کرتا ہے جبکہ ذہن اس کے لیے سمتوں کا تعین کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ گویا دل اور دماغ دونوں باہم ہوں تو کاوشیں رنگ لاتی ہیں اور اگر دل و دماغ میں جنگ چھڑ جائے تو بے چینی، اضطراب اور کشمکش میں مبتلا ہو کر انسان معمولی امور کو بھی کامیابی سے سرانجام دینے سے قاصر رہتا ہے۔ ایسے میں معاشرے کو ایسے مرد حق کی ضرورت ہوتی ہے کہ جو دماغ کی سختی کو دل کی نرمی سے اور دل کے جذباتی پن کو دماغ کی سمجھداری سے متوازن کرنا سکھاتا ہے اور دل و دماغ کا یہی توازن ایک بہتر طرز زندگی

دل کا رُخ اللہ کی طرف موڑ لو۔ (شیخ الاسلام)

کے حامل انسان کو جنم دیتا ہے۔
جس کی ظاہری طمانیت اندرونی سکون کا پتہ دیتی ہے اور ایسا انسان ہی معاشرے کے لیے امن کا پیامبر ثابت ہوتا ہے کہ جس کے دل و دماغ اس کی گرفت میں ہوں نہ کہ وہ دل اور دماغ کے ہاتھوں کھلونا بنا رہے۔ عصر حاضر میں معاشرتی اصلاح کا یہ فریضہ عظیم نبھانے اور ہم لوگوں کو دل و دماغ کو قابو میں رکھنا سکھانے کا کمال جس کو عطا ہوا ہے اس نابغہ روزگار ہستی کا نام ”شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری“ ہے۔

ایک ایسا مرد حق جس کو قدرت نے اسلامی مفکر، محدث، مفسر اسلام ہونے کا شرف ہی نہیں دیا بلکہ اس ہنر سے نوازا جو اللہ کے بندوں کو رب کی رضا کی جانب موڑتا اور اصلاح معاشرہ میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ وہ ہنر ہے جو کبھی منہاج کالجز، منہاج ماڈل سکولز، منہاج شعبہ تحفیظ، منہاج شریعہ کالجز، منہاج یونیورسٹی کی صورت میں معاشرہ کے ہر فرد کی تعلیم و تربیت میں مشغول نظر آتا ہے تو کہیں تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام قائم مساجد اور گوشہ درود کی صورت میں روح کی پیاس بجھانے اور قلب کی تسکین کا سبب ہے۔

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا جو درس ہے اس کی منہ بولتی تصویر جناب شیخ الاسلام محترم ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ذات اور ان کے عظیم علمی کارناموں میں عیاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ شب و روز قرآن و سنت کی تعلیمات کے ذریعے فروغ علم و شعور، اصلاح احوال امت اور ترویج و اقامت دین کے لیے کوشاں ہیں۔ شیخ الاسلام اپنی تحریک کے قیام کا مقصد ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

”تحریک منہاج القرآن کے بپا کیے جانے کا مقصد اولیں غلبہ دین حق کی بحالی اور امت مسلمہ کے احیاء و اتحاد کے لیے قرآن و سنت کے عظیم فکر پر مبنی جمہوری اور پر امن مصطفوی انقلاب کی ایسی عالمگیر جدوجہد ہے جو ہر سطح پر باطل، طاغوتی، استحصالی اور منافقانہ قوتوں کے اثر و نفوذ کا خاتمہ کر دے۔“

جناب ڈاکٹر طاہر القادری نے طریقت و تصوف اور سلوک و معرفت کی تعلیم و تربیت جناب طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادیؒ سے حاصل کی۔ گویا روحانی فیض کے حصول کے لیے قدرت حق نے خصوصی کرم فرماتے ہوئے عالم اسلام کی عظیم المرتبت روحانی شخصیت سیدنا طاہر علاؤالدینؒ جیسی عظیم المرتبت ہستی کا وسیلہ عطا فرمایا۔ شیخ الاسلام جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کا اعجاز ہے کہ آپ کو علم الحدیث، علم التفسیر، علم الفقہ، علم التصوف والمعرفۃ، علم اللغۃ والادب، علم النحو والبلاغۃ اور دیگر کئی اسلامی علوم و فنون اور منقولات و معقولات کا درس اور اسانید و اجازات اپنے والد گرامی سمیت ایسے جید شیوخ اور کبار علماء سے عطا ہوا کہ جنہیں گزشتہ صدی میں اسلامی علوم کی نہ صرف حجت تسلیم کیا

اِسلام ترقی پسند ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ دین ہے۔ (شیخ الاسلام)

گیا بلکہ وہ حضور نبی اکرم محمد مصطفی ﷺ تک مستند و معتبر اسانید کے ذریعے منسلک ہیں۔

گویا اقبال اپنے فلسفہ خودی میں جس معرفت ذات کا ذکر کرتے ہیں اور پھر اس معرفت کو پا لینے کے بعد اس کو قوم کے مجموعی مفاد میں ضم کر دینے کا درس دیتے ہیں۔ اس کی خوبصورت اور حقیقی مثال دور حاضر میں اگر کہیں ملتی ہے تو وہ شیخ الاسلام کی ذات میں ہے۔ اسی لیے شیخ الاسلام نے اپنے علمی و تجدیدی کام کی بنیاد عصری ضروریات کے گہرے اور حقیقت پسندانہ تجزیاتی مطالعے پر رکھی، جس نے کئی قابل تقلید مثالیں قائم کیں۔

عصری علوم کی بات ہو یا فروغ دین کا فریضہ اولین محترم جناب شیخ الاسلام نے زندگی کے تمام اہم شعبوں میں سماج کی اصلاح کے لیے مثبت اقدام اٹھائے۔ فروغ دین میں آپ کی دعوتی واجتہادی کاوشوں کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے اور جدید عصری علوم میں وسیع خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام نے ''عرفان القرآن'' کے نام سے اردو اور انگریزی زبان میں جامع اور عام فہم ترجمہ کر کے ایک ایسا کمال کیا ہے کہ آج کی نسل کو قرآن مجید فرقان حمید کو پڑھنا، سمجھنا اور خصوصاً مطالب قرآن کو ادبی، لغوی، نحوی، علمی اعتقادی فکری اور سائنسی لحاظ سے سمجھنا ممکن اور آسان ہو گیا ہے۔

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن
فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا صفت سورہ رحمن

آئینہ میں شیخ الاسلام کی ہستی اس مومن باصفا کی مانند ہے کہ جس کی ذات میں عدل، حیا، خوف خدا، قلب سلیم، قوت، صدق، قدوسی، جبروت، بلند ارادہ، پاک ضمیری، نیکی اور پاکبازی جیسے نگینے جڑے ہوئے ہیں۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

قوم کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دینے میں شیخ الاسلام نے اپنی تمام تر قوتیں صرف کر دی ہیں۔ یہی وہ نگاہ مرد مومن ہے جو تقدیروں کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ وہ نگاہ جو پورے سماج کی بھلائی کے لیے اٹھتی ہے۔ وہ نگاہ جو لالچ اور حوس سے بھرپور رویوں کو ایثار و قربانی کے جذبے میں بدل ڈالتی ہے۔ بقول اقبال:

اِسلام ہی حقیقت میں راہِ فلاح ونجات ہے۔ (شیخ الاسلام)

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں
یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
چہ باید مرد را طبع بلند ہے، مشرب نابے
دل گرمے، نگاہ پاک بینے، جان بیتابے

بے شک یہ نگاہ پاک بیں اور جانِ بیتاب جب عمل پیرا ہوتی ہے تو منہاج القرآن جیسے فورم معرض وجود میں آتے ہیں جو اصلاح معاشرہ اور تبلیغ دین کے فرائض کو بہ احسن انجام دیتے اور حیات جاودانی کے رستے دکھا جاتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس مرد حق کو عمر خضر عطا فرمائے اور فیض کے وہ دریا جو شیخ الاسلام کے قائم کردہ اداروں میں جاری وساری ہیں اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی وسعت قلب و نظر پر دلیل ہیں۔ روز افزوں ترقی کریں کہ ایسے راہبروں کے لیے ہی تو اقبال کہتے ہیں:

تو راز کن فکاں ہے اپنی آنکھوں پر عیاں ہو جا
خودی کا راز داں ہو جا خدا کا ترجماں ہو جا

عصر حاضر میں امت مسلمہ کے لیے ہدایت کی شمعیں روشن کرتی اس عظیم ہستی کا وجود خداوند قدوس کا خاص کرم معلوم ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام کا رسول اللہ ﷺ سے عشق اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے بندگان خدا کی خدمت کا جذبہ وہ وصف ہیں کہ جنہوں نے آپ کو مسلم معاشرہ میں آج کی تصویر کا نمایاں اور دلکش ترین رنگ بنا دیا ہے اور شیخ الاسلام کا وجود ہمارے لیے ایک ایسے محسن کا روپ ہے جو ہمیں ہماری گم گشتہ دولت یعنی تہذیب مسلم کو پانے کے قابل بنا رہا ہے۔ آپ آج کی نسل کے لیے ایک ایسے میر کارواں ہیں کہ جو:

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

کی عملی نظیر ہیں۔

اِسلام محض تبلیغ کا نہیں، تعمیل کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

شیخ الاسلام کے بارے میں

سوال و جواب پر مشتمل معلومات افزا تحریر

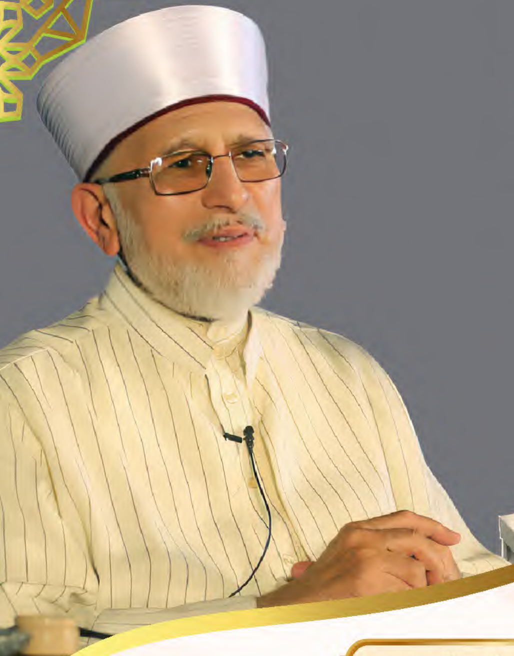

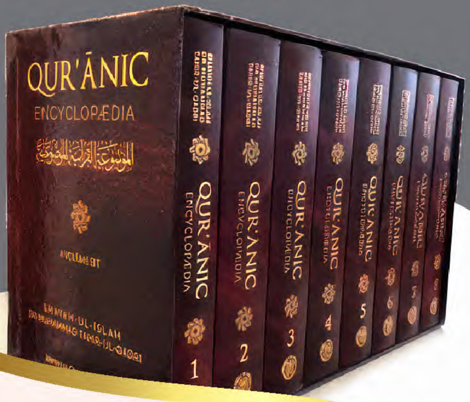

اُم کلثوم قمر (ڈائریکٹر ایگرز)

منہاج القرآن ویمن لیگ کے ذیلی شعبہ ایگرز کے زیر اہتمام شیخ الاسلام کی حیات سے متعلق دلچسپ معلومات کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے ایک کوئز کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا مقصد بچوں کے لیے شیخ الاسلام کی شخصیت سے متعلق معلومات فراہم کرنا ہے۔ جس میں بچوں نے بھرپور شرکت اور ذہنی آزمائش کے اس کوئز پروگرام سے مستفید ہوئے۔ بعدازاں بچوں میں تحائف بھی تقسیم کیے گئے۔ اس معلوماتی کوئز کو اہمیت کے پیش نظر دختران اسلام میں شائع کیا جارہا ہے۔ جس میں میزبانی کے فرائض ڈائریکٹر ایگرز محترمہ کلثوم قمر، ڈپٹی ڈائریکٹر محترمہ سعدیہ احمد اور ٹیم نے سرانجام دیئے۔

سوال ۱: شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے آباؤ اجداد کا تعلق سیال فیملی کے کس خاندان سے تھا؟

جواب: ماہنی سیال

سوال ۲: شیخ الاسلام کے آباؤ اجداد کس گاؤں میں رہتے تھے؟

جواب: کھیوہ

سجدہ خدا سے براہِ راست تعلق کا ذریعہ ہے۔ (شیخ الاسلام)

سوال ۳: قائد محترم کے لکڑ دادا کا نام کیا تھا؟

جواب: میاں احمد یار خان

سوال ۴: دادا کا کیا نام تھا؟

جواب: میاں خدا بخش

سوال ۵: قائد محترم کتنے بھائی ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: ۱۔ قائد محترم ڈاکٹر طاہر القادری، ۲۔ محمد جاوید، ۳۔ محمد طارق

سوال ۶: ڈاکٹر فرید الدینؒ کہاں اور کب پیدا ہوئے؟

جواب: جھنگ 1918ء

سوال ۷: قائد محترم کی دادی کا کیا نام تھا؟

جواب: مائی صاحباں

سوال ۸: قائد محترم کی والدہ کا نام بتائیں؟

جواب: خورشید بیگم

سوال ۹: تحریک کا حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدینؒ سے کیا تعلق ہے؟

جواب: روحانی سرپرست

سوال ۱۰: ادارہ منہاج القرآن کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا؟

جواب: 1983ء

سوال ۱۱: قائد محترم کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: 19 فروری 1951ء قادری منزل جھنگ میں ہوئی۔

سوال ۱۲: قائد محترم نے کس سکول میں اور کب داخلہ لیا؟

جواب: سکرڈ ہارٹ سکول جھنگ صدر 1955ء میں

سوال ۱۳: قائد محترم نے مسلمان بچوں کو عیسائی تعلیم دینے کے خلاف سکول میں کب احتجاج کیا؟

جواب: 1961ء میں

سوال ۱۴: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے پہلی مرتبہ حج کب کیا اور عمر کتنی تھی؟

منہاج القرآن کوئی فرقہ وارانہ تحریک نہیں۔ (شیخ الاسلام)

جواب: 1963ء 12 سال کی عمر میں

سوال ۱۵: مدینہ منورہ میں کس عالم دین کے ہاں آپ کی بسم اللہ کی رسم ہوئی؟

جواب: مولانا ضیاء الدین مدنی 1963ء

سوال ۱۶: قائد محترم کی بسم اللہ مدینہ منورہ کے کس مدرسے میں ہوئی؟

جواب: مدرسہ العلوم شرعیہ میں

سوال ۱۷: میٹرک کب پاس کیا؟

جواب: 1966ء میں

سوال ۱۸: کم عمری سے ہی شیخ الاسلام نے کون سی عبادت کو معمول بنائے رکھا ہے؟

جواب: تہجد، اشراق وغیرہ آپ کے معمول کا حصہ تھیں۔

سوال ۱۹: اپنے تعلیمی کیریئر کے دوران قائد محترم رات کا کتنا حصہ دینی کتب کے مطالعے میں گزارتے؟

جواب: تقریباً 75 فی صد حصہ مطالعے میں گزارتے۔

سوال ۲۰: روزانہ پڑھائی کے کیا معمولات تھے؟

جواب: تقریباً اٹھارہ سے بیس گھنٹے پڑھنے میں مصروف رہتے۔

سوال ۲۱: شیخ الاسلام کی والدہ کا انتقال کب ہوا؟

جواب: 1968ء میں

سوال ۲۲: قبلہ حضور زمانہ طالب علمی میں کون سا کھیل کھیلتے تھے؟

جواب: فٹ بال اور والی بال

سوال ۲۳: قائد محترم کا پسندیدہ کام کیا تھا؟

جواب: فوٹو گرافی

سوال ۲۴: فوٹو گرافی کے علاوہ شیخ الاسلام کا کیا شوق تھا؟

جواب: ڈاک ٹکٹ جمع کرنا

سوال ۲۵: قائد محترم کس بزرگ ہستی سے درس حدیث لیتے تھے؟

جواب: علامہ سید احمد ابوالبرکاتؒ

سوال ۲۶: پنجاب یونیورسٹی میں کس استاد سے اسلامی فلسفہ پڑھا؟

جواب: ڈاکٹر برہان احمد صدیقی

منہاج القرآن کوئی فرقہ وارانہ تحریک نہیں۔ (شیخ الاسلام)

سوال ۲۷: کل پاکستان فی البدیہ تقریری مقابلہ 1972ء منعقدہ لاہور میں آپ کی پہلی پوزیشن پر کیا انعام ملا؟

جواب: قائداعظم گولڈ میڈل

سوال ۲۸: قائد محترم نے قرآن مجید کی کتنی سورتوں کا خلاصہ زمانہ طالب علمی میں ترتیب دیا تھا؟

جواب: 114 منتخبات قرآن

سوال ۲۹: قائد محترم نے ایم اے کے امتحان میں اول پوزیشن لے کر کیا کارنامہ سرانجام دیا؟

جواب: پنجاب یونیورسٹی میں نیا ریکارڈ قائم کیا۔

سوال ۳۰: آپ نے L.L.B کا امتحان کب اور کس پوزیشن سے پاس کیا؟

جواب: 1975ء فرسٹ ڈویژن

سوال ۳۱: شیخ الاسلام کی شادی کب ہوئی عمر کیا تھی؟

جواب: 19 مارچ 1975ء جھنگ میں، 24 سال کی عمر میں

سوال ۳۲: قائد محترم نے محاذ حریت کے نام سے تربیتی حلقہ کب بنایا؟

جواب: 1975ء

سوال ۳۳: محاذ حریت میں جوانوں کو جسمانی تربیت کے لیے کس کھیل کا چناؤ کیا؟

جواب: جوڈو کراٹے کا

سوال ۳۴: قبلہ قائد محترم نے اپنی زندگی کی پہلی کتاب کب لکھی؟

جواب: 1978ء میں

سوال ۳۵: کتاب کا نام کیا تھا؟

جواب: نظام مصطفی ﷺ ایک انقلاب آفریں پیغام

سوال ۳۶: اس کتاب کی رونمائی کب ہوئی؟

جواب: 1978ء میں

سوال ۳۷: قائد محترم نے پنجاب یونیورسٹی آف لاء کالج میں کب پڑھانا شروع کیا؟

جواب: 1978ء میں

سوال ۳۸: لاء کالج میں آپ نے کتنا عرصہ پڑھایا؟

جواب: تقریباً 5 سال

سوال ۳۹: وفاقی وزارت تعلیم نے قائد محترم کو کب نام زد کیا؟

جواب: 1978ء کو

سوال ۴۰: کس ٹائٹل سے نام زد کیا؟

جواب: ماہر قومی کمیٹی نصابات اسلامی کے ٹائٹل سے

سوال ۴۱: حکومت پاکستان نے آپ کو وفاقی شرعی عدالت پاکستان میں بطور مشیر فقہ کب سے کب تک نامزد کیا؟

جواب: 1978ء سے 1979ء

جواب: شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے

سوال ۴۲: قائد محترم نے لاہور آکر کس شخصیت کے گھر درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا اور کس جگہ کیا؟

جواب: ڈاکٹر محمد علی صاحب کے گھر شادمان میں

سوال ۴۳: منہاج القرآن کا آئین کب بنا؟

جواب: 1980ء

سوال ۴۴: باقاعدہ ممبر شپ کب شروع ہوئی؟

جواب: 17 اکتوبر 1980ء میں

سوال ۴۵: ٹیلی ویژن کے پروگرام فہم القرآن میں آپ کے خطبات کا آغاز کب ہوا؟

جواب: 1983ء میں

سوال ۴۶: ادارہ منہاج القرآن کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا؟

جواب: 17 فروری 1984ء بروز جمعہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے خدمات

ڈاکٹر فوزیہ

شہر اعتکاف سے ایک واقعہ کا ذکر قارئین کی توجہ کے لیے کر رہی ہوں جو میں نے اپنے بھائی (دلاور محمود) سے سنا۔ ان کے اس مشاہدے نے ہماری زندگی پر گہرا اثر ڈالا آپ بتاتے ہیں کہ:

دورانِ اعتکاف اتحاد امت کے موضوع پر بات کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے پوچھا:

"آپ میں سے کون کون اہلسنت والجماعت کے مسلک سے تعلق نہیں رکھتا زرا ہاتھ کھڑا کریں"

میرے ارد گرد اور آگے پیچھے سینکڑوں ہاتھ کھڑے ہو گئے۔ میں حیرت سے ان کو تکنے لگا اور اپنے تئیں سوچنے لگا کہ ان لوگوں کو سوال سمجھ نہیں آیا بس اتنا سمجھ آیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ہاتھ کھڑا کرنے کے لیے بولا ہے لہذا انہوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے ہیں۔ اپنی تسلی کے لیے میں نے قریب بیٹھے ایک صاحب سے پوچھا آپ نے ہاتھ کیوں کھڑا کیا تو وہ بولے

"میں اہل حدیث ہوں"

میں نے ایک اور صاحب سے یہی سوال کیا تو وہ بولے

"میں اہل تشیع ہوں".

اِسلام محض فکر کا نام نہیں، عزم و اِرادے کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

جب میں نے تیسرے شخص سے پوچھا تو بولا
"میں اہل سنت (دیوبندی) ہوں"
یہ منظر دیکھ کر میری آنکھیں بھیگ گئیں اور میں اللہ کا شکر ادا کرنے لگا کہ پاکستان میں ایک ایسا عالم دین بھی ہے جس کے ساتھ دس دن اعتکاف کرنے کے لیے ہر مکتبہ فکر کے لوگ آئے بیٹھے ہیں۔
ڈاکٹر صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے دروازے سب کے لیے کھلے ہیں ہر مسلک کا فرد یہاں آسکتا ہے بلکہ آتے ہیں کیونکہ یہاں بات قرآن و حدیث کے مطابق ہوتی ہے اور ہم لوگوں کو توڑتے نہیں بلکہ جوڑتے ہیں۔اس کا ثبوت پیش کرنے کے لیے انہوں نے دوسرے مسالک کے لوگ جو دس روزہ اعتکاف کے لئیے آئے تھے انہیں ہاتھ کھڑا کرنے کے لیے کہا تھا۔
یہ منہاج القرآن کے شہر اعتکاف کا واقعہ ہے جس نے میری زندگی پر گہرا اثر ڈالا اور میں تنگ نظری سے نکل کر وسعت نظری کی طرف سفر طے کر گئی۔
اس واقعہ نے میری نظروں میں ڈاکٹر طاہر القادری کا قد اور بلند کر دیا۔ڈاکٹر طاہر القادری جہاں نوجوان نسل کو اسلام کے حقیقی اور ابدی پیغام سے آشنا کر رہے ہیں وہیں وہ فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے مخلصانہ عملی کوششیں بھی کر رہے ہیں۔ان کے ادارے کے دروازے ہر کسی کے لیے کھلے ہیں اور لوگ بلا امتیاز مسلک ان کے علم کا فیض حاصل کرنے آتے ہیں۔
ڈاکٹر طاہر القادری کی اتحاد امت کے لئے جدو جہد کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر سال عالمی میلاد النبی ﷺ کانفرنس ہو، پیغام امام حسین علی السلام کانفرنس ہو یا صدیق اکبرؓ کانفرنس ہو ہر مسلک کے چوٹی کے علماء کو دعوت دی جاتی ہے اور انہیں کھل کر موقف بیان کرنے کا موقع بھی دیا جاتا ہے اور پھر ڈاکٹر صاحب کا سحر انگیز خطاب ان علماء کرام کے دلوں میں مزید وسعت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ فرقہ واریت سے نفرت بھی پیدا کرتا ہے۔
اتنا روشن خیال عالم دین میں نے ڈاکٹر صاحب کے علاوہ نہیں دیکھا جو اہل تشیع کے امام بارگاہ میں جا کر اہل بیت اطہار کے فضائل پر گھنٹوں مدلل اور موثر گفتگو یوں کرتا ہے کہ سننے والوں کے دلوں پر گہرا اثر ہوتا ہے اور محبت اہل بیت کے چراغ

اِسلام درحقیقت دینِ محبت ہے۔(شیخ الاسلام)

یوں جلتے ہیں کہ ہر آنکھ اشک بار ہو جاتی ہے۔ایسا وسیع القلب قائد بھی کوئی نہیں ہو گا جو دوسرے مسالک کے لوگوں کو اپنی تحریک میں کلیدی عہدوں پر مقرر کرے۔ ایسا دبنگ اہل سنت عالم دین بھی ڈاکٹر صاحب کے علاوہ کوئی نظر نہیں آتا جو اہل تشیع علماء کرام کی موجودگی میں صدیق اکبر کانفرنس میں حضرت ابوبکر صدیق رضہ اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل یوں بیان کرے کہ اہل تشیع عالم بھی صدیق اکبر زندہ باد کا نعرہ لگانے پر مجبور ہو جائیں۔

اس پر فتن دور میں جہاں فرقہ واریت انتہا پر ہے، ڈاکٹر صاحب جیسے لوگ باد نسیم کا جھونکا ہیں۔تمام مسالک کے علماء کرام کو ڈاکٹر صاحب کو فالو کرنا چاہئے اور اتحاد امت کی کوششوں کو فروغ دینا چاہیے ورنہ نئ نسل دین اسلام سے مزید دور ہوتی چلی جائے گی۔

رفقاء اور تنظیمات متوجہ ہوں!

کاغذ کی بڑھتی ہوئی قیمت کے سبب مرکزی مجلسِ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ماہنامہ منہاج القرآن اور ماہنامہ دختران اسلام کی ترسیل کو ماہ اگست 2022ء سے زیرِ رفاقت سے الگ کر دیا گیا تھا۔اس فیصلہ کی روشنی میں تمام رفقاء تحریک منہاج القرآن کو اب یہ شمارے مرکز سے ترسیل نہیں کیے جاتے۔ تاہم ان شماروں کی Soft Copy تحریک منہاج القرآن کی جملہ ویب سائٹس، فیس بک اور دیگر واٹس ایپ گروپ میں باقاعدگی سے شیئر ہو رہی ہے۔

- ☆ جو رفقاء اور تنظیمات ان شماروں کی Printed کاپی حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ الگ سے مجلہ آفس سے اس کی سالانہ خریداری (ماہنامہ منہاج القرآن 700روپے + ماہنامہ دختران اسلام 700روپے) حاصل کر سکتے ہیں۔
- ☆ تنظیمات کو یہ اطلاع بھی دی جاتی ہے کہ قائمہ کمیٹی کے فیصلہ کی روشنی میں تمام تحصیلی، ضلعی، ڈویژنل اور صوبائی دفاتر اور منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے جملہ سکولز کے لیے ان دونوں شماروں کی سالانہ خریداری لازمی ہے۔لہذا تنظیمات اور سکولز کے ذمہ داران بہر صورت اپنے دفاتر اور سکولز کے لیے ان شماروں کی سالانہ خریداری حاصل کریں۔
- ☆ سالانہ خریداری کے لیے رقم درج ذیل اکاؤنٹ میں بھجوائیں:

اکاؤنٹ نمبر: 02930103644000 میزان بینک شالیمار لنک روڈ لاہور پاکستان

- ☆ رقم اکاؤنٹ میں بھجوانے کے بعد اس کی رسید اور اپنا ایڈریس درج ذیل نمبرز پر واٹس ایپ کریں:

Mobile#:0307-8896052, 0300-8105740

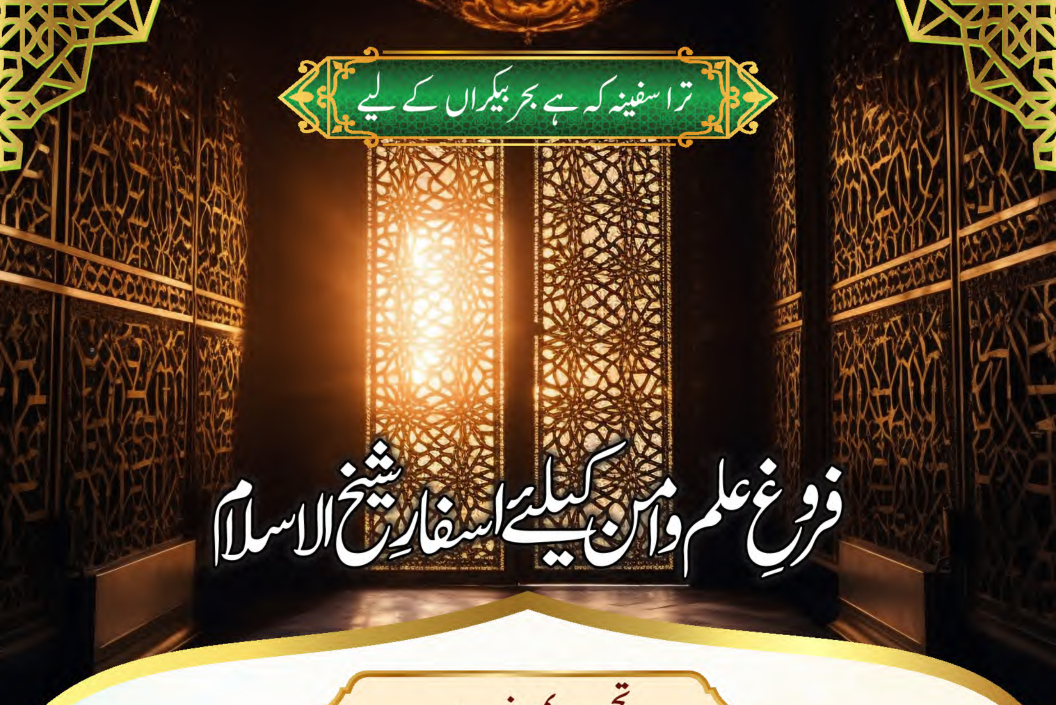

ترا سفینہ کہ ہے بحر بیکراں کے لیے

فروغِ علم و امن کیلئے اسفارِ شیخ الاسلام

تحریم رفعت

سفر عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع اسفار ہے، اس کا معنی مسافت طے کرنا ہے، اس میں کشف اور کھلنے کا معنی بھی پایا جاتا ہے، جبکہ مسافر کا معنی مسافت طے کرنے والا ہے۔ ہر زمانہ میں انسان کو اپنی حاجت اور ضرورت کے تحت مختلف سفر درپیش رہے ہیں۔ سفر کے مقاصد میں دنیوی ضروریات کی تکمیل اور دینی تشنگی کی آبیاری مقصود رہی ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں حضرت ذوالقرنین، حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہم السلام کے اسفار کا تذکرہ جمیل ارشاد فرمایا اور انسانوں کو سفر کرنے کی تلقین فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’فرمادیجئے کہ تم زمین پر چلو پھرو، پھر (نگاہِ عبرت سے) دیکھو کہ (حق کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔‘‘ (الانعام:6:11)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

’’ فرمادیجئے: تم زمین میں (کائناتی زندگی کے مطالعہ کے لئے) چلو پھرو، پھر دیکھو (یعنی غور و تحقیق کرو) کہ اس نے مخلوق کی (زندگی کی) ابتداء کیسے فرمائی۔‘‘ (عنکبوت۔29:20)

اعلان نبوت کے بعد نبی مکرم ﷺ نے مختلف سلطنتوں کے بادشاہوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور صحابہ کرام کو سفیر بنا کر ان ممالک کی طرف روانہ فرمایا۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ

کامیابی کے لیے اِستقامت شرطِ اوّل ہے۔(شیخ الاسلام)

میں صحابہ کرام نے سفر کیا۔ دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ وفود کی شکل میں سفر کر کے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوتے اور مشرف بہ اسلام ہو کر اپنے علاقوں کو واپس لوٹ جاتے۔

قرونِ اولیٰ میں سلف صالحین اور آئمہ حدیث طلب حدیث کی خاطر دور دراز علاقوں کے سفر کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ روئے زمین پر مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم رکھنے والا کوئی موجود ہے اور اس تک سواریاں پہنچ سکتی ہیں تو حصول علم کی خاطر میں اس تک ضرور پہنچوں گا۔

سلف صالحین اور اولیائے عظام کے طریق پر گامزن رہتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری بھی سفر و حضر میں یکسوئی و تنہائی سے مستفید ہوتے ہوئے تسبیحات و وظائف اور ذکر اذکار کی کثرت کرتے ہیں۔ بچپن سے ہی آپ کا معمول ہے کہ آپ جس طرح روزانہ کی بنیاد پر حالت سکونت میں مطالعہ اور تحریر و تصنیف میں وقت گزارتے ہیں اسی طرح دوران سفر بھی تصنیف و تالیف آپ کا معمول ہے۔ بیرون ملک قیام کے دوران آپ کی زندگی کے بیشتر ایام اِسی معمول میں گزرتے ہیں اور اکثر اوقات آپ کو کسی پر فضا مقام پر گھنٹوں محو مطالعہ دیکھا جا سکتا ہے۔ بیرون ملک سفر کے دوران آپ اکثر کسی خاموش ساحل سمندر یا پر سکون باغ میں تحریر و تصنیف کا کام کرتے نظر آتے ہیں۔ جب آپ کسی دوسری ملک خاص طور پر مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے سفر پر ہوتے ہیں تو وہاں پر موجود لائبریری کا تفصیلی دورہ کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 1963ء میں مدینہ منورہ میں حضرت مولانا ضیاء الدین مدنیؒ سے اپنی دینی تعلیمات کا آغاز کیا اور 1979ء میں مکہ مکرمہ میں سند حدیث و اجازۃ العلم امام محمد بن علوی المالکی المکیؒ سے حاصل کیا۔ آپ نے 1966ء میں اپنے زمانہ طالب علمی سے ہی حصول علم کی غرض سے سفر شروع کیا۔ آپ روزانہ جھنگ سے فیصل آباد پبلک ٹرانسپورٹ پر سفر کرتے تھے۔ آپ نے 1970ء میں مصطفوی مشن کے فروغ اور احیاء اور اعلیٰ تعلیم کے حصول کی غرض سے جھنگ سے لاہور ہجرت کی اور 1986ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

1966ء میں جب آپ گیارہویں کلاس کے طالب علم تھے آپ نے اپنے شیخ کامل قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی کی جانب کوئٹہ کا سفر کیا اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت انقلاب کی۔ جس کے بعد آپ نے پاکستان کے مختلف شہروں میں محافل میلاد النبی ﷺ، مجالس ذکر اہل بیت اطہار، ہمہ جہت کانفرنسز اور سیمینارز میں شرکت کے لئے باقاعدہ سفر شروع کیے۔ آپ نے

دعوتِ منہاج القرآن دراصل دعوتِ اتحادِ اُمت ہے۔ (شیخ الاسلام)

عملی سیاست کے دوران پاکستان کے گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں عوام الناس کو مصطفوی سیاست کا طرز اور دستور مدینہ سے روشناس کرواتے ہوئے بیداری شعور کی مہم کا آغاز کیا۔ آپ نے اپنے اسفار پاکستانی قوم کو آئین پاکستان کے مطابق اپنے حق کے لئے جدوجہد کرنے اور پاکستان کی نسلوں کو عشق مصطفی ﷺ میں کندن بنانے کی عملی جدوجہد کا آغاز کیا۔

آپ نے ترویج و اقامت دین کی خاطر دنیا کے تمام براعظموں کے متعدد ممالک کے اسفار کیے ہیں اور لاتعداد بین الاقوامی کانفرنسز، سیمینارز، مذاکرات و مجالس اور عوامی اجتماعات میں شرکت کر چکے ہیں۔ آپ پاکستان سمیت دنیا بھر میں مسلم و غیر مسلم تمام مذاہب و مکاتب فکر کے لوگوں تک اپنے خطابات اور کتب و رسائل کے ذریعے قرآن و سنت کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کو پہنچا رہے ہیں۔ آپ نے متحدہ عرب امارات سمیت قومی و بین الاقوامی سرکاری و غیر سرکاری ٹیلی ویژن کی نشریات کے ذریعے قرآن مجید سمیت دیگر اسلامی موضوعات پر متعدد لیکچرز دیئے ہیں، نیز امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، مشرق بعید اور دنیا کے دیگر مختلف ممالک کی نامور یونیورسٹیز اور تعلیمی اداروں میں بھی اعزازی لیکچرز دے چکے ہیں۔ دنیا بھر سے لاتعداد غیر مسلم آپ کے دورہ جات کے دوران آپ کے دست حق پر مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔

آپ کا ایک نہایت مشہور سفر نامہ ''مناظرہ ڈنمارک'' کے نام سے شائع کیا گیا جس میں آپ دعوتی و تبلیغی دورہ ڈنمارک 1987ء میں عیسائی پادریوں کے ساتھ چرچ میں قرآن اور بائبل کے موضوع پر مناظرہ کی روداد شائع کی گئی۔ آپ نے اس مناظرے میں نہ صرف عیسائی پادریوں کو شکست دی بلکہ کتب عیسائیت میں موجود تضادات کو واضح کرتے ہوئے قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلام کی حقانیت کو نہایت احسن انداز سے بیان کیا جس کے مثبت اثرات عالمی سطح پر پورے یورپ میں آج بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ اس مناظرے میں عیسائی پادریوں نے ہاتھ بلند کر کے اپنی شکست تسلیم کی اور کئی لوگ عیسائیت سے اسلام میں داخل ہوئے۔

شیخ الاسلام سفر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب سفر شروع ہوتا ہے تو دیگر مصروفیات نہیں ہوتیں، اس طرح یکسوئی، تنہائی اور علیحدگی میسر آتی ہے جس کے نتیجہ میں تسبیحات اور ذکر اذکار کے لئے وقت مل جاتا ہے۔ آپ قدرتی حسین و دلکش مناظر، سرسبز و لہلہاتے باغات، پر فضا سبزہ اور بلند و بالا پہاڑوں کی حسین وادیوں میں سفر کرنے کو نہایت پسند کرتے ہیں۔ آپ

منہاج القرآن کوئی فرقہ وارانہ تحریک نہیں۔ (شیخ الاسلام)

نے پاکستان سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں اپنے کارکنان اور رفقاء کے ہمراہ اسی طرز کے مقامات پر سیر و سیاحت بھی کی ہے۔ پاکستان میں آپ کا شریعہ کالج کے اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ یادگار ترین سیر و سیاحت لاہور میں واقع جلو پارک کی سیر ہے جبکہ قائدین و کارکنان کے ہمراہ شمالی علاقہ جات ناران کاغان کا تربیتی و سیاحتی دورہ ''گولڈن جرنی'' بھی کیا ہے۔

دوران سفر آپ اپنے ذوق کے مطابق قوالی یا پھر نعت شریف سننا پسند فرماتے ہیں۔ آپ ہمیشہ اور ہر جگہ سفر کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔ آپ کبھی بھی کسی کی دل آزاری نہیں کرتے بلکہ دوران سفر رفقاء کی دل جمعی اور دلچسپی کی غرض سے ان کے ساتھ مزاح سے پیش آتے ہیں۔ آپ کبھی بھی غیر اخلاقی یا بیہودہ کلام نہ خود کرتے ہیں اور نہ کسی کو مجال ہوتی ہے وہ ایسا کوئی جملہ بھی آپ کی موجودگی میں کہے۔ آپ کا مزاح نہایت شستہ، خوشگوار اور دل موہ لینے والا ہوتا ہے۔

سفر کے دوران جو رفقاء آپ کے ہمراہ ہوتے ہیں حتی کہ سیکیورٹی گارڈز یا ڈرائیورز کے آرام و سکون، رہائش، کھانے پینے اور دیگر ضروریات کا خیال رکھنا آپ کے مزاج اور طبیعت کا حصہ ہے۔ ان کی رہائش، کھانے پینے اور ضروریات کے معاملے میں بھی یکطرفہ فیصلہ نہیں کرتے بلکہ مشاورت سے کام لیتے ہیں۔ آپ کی اب تک کی 73 سالہ زندگی میں جو لوگ کسی بھی ملک میں آپ کے شریک سفر بنیں ہیں ان کے ساتھ بیشمار یادگار، خوشگوار اور فقید المثال واقعات جڑے ہیں۔ آپ کی توجہ کے پیش نظر دنیا کے ہر کونے میں کسی بھی حوالے سے آپ سے ملنے والا ہر شخص آپ سے مل کر یہی محسوس کرتا ہے کہ یہ ملاقات خاص اسی کے لئے تھی۔

ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں آپ کے ہمراہ حسان پاکستان محمد علی ظہوری کو سفر کا موقع ملا تو انہوں نے سفر کی روداد سناتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام مجھ سے اکثر اوقات نعتیہ کلام سنتے، پھر شہر مدینہ سے اپنی محبت والفت کا والہانہ اظہار کرتے ہوئے اشکبار ہو جاتے۔ وہ لوگ جنہوں نے آپ کے ساتھ مدینہ طیبہ، شام، ایران و عراق کے تربیتی و تبلیغی دورہ جات کیے ہیں انہوں نے آپ کو ہجر و فراق رسول ﷺ اور محبت اہل بیت اطہار میں ماہی بے آب کی طرح مچلتے اور تڑپتے دیکھا ہے۔ دفتر امور خارجہ پاکستان کے ڈائریکٹر جی ایم ملک بیان کرتے ہیں کہ مؤذن رسول سیدنا بلال حبشیؓ کے مزار اقدس پر آپ نے نہایت پرسوز انداز میں اذان دی وہاں پر موجود حاضرین پر رقت و گریہ زاری کی کیفیت طاری تھی۔ آپ کی امامت میں نماز بھی پڑھی اور یہ تمام وجد آور مناظر اور کیفیات ناقابل بیان ہیں کہ ان کو الفاظ کی شکل دی جاسکے۔

پاکستان سمیت دنیا میں جب بھی کسی ایسے ولی کامل یا برگزیدہ ولی کے مزار کی زیارت کو جاتے ہیں جہاں اس سے منسلک کوئی بازار ہو تو وہاں سے یا بذات خود یا پھر کسی دوسرے شخص کو اپنی جیب سے پیسے دیکر ان قریب کی دکانوں سے کچھ نہ کچھ ضرور خریداری کرتے ہیں۔ اپنے ساتھ موجود لوگوں کو اکثر اپنی طرف سے خریداری بھی کرواتے ہیں، کبھی انہیں پیسے دیکر تلقین کرتے ہیں کہ اپنے بچوں اور فیمیلیز کے لئے تحائف لے جائیں۔ کبھی رفقاء کی سحری وافطاری کے اخراجات بھی اپنی جیب سے کرتے ہیں۔ لاتعداد افراد آج بھی عینی شاہد ہیں کہ مدینہ منورہ کے وزٹ کے دوران آپ کا ادب اور نیاز مندی قابل رشک ہوتی ہے۔ آپ سراپا ادب بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں نہایت عاجزی اور انکساری کا پیکر بن کر حاضری دیتے ہیں جسے کسی حد تک دیکھا اور محسوس تو کیا جا سکتا ہے مگر الفاظ میں ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ آپ کا مدینہ طیبہ میں اکثر یہ معمول رہتا ہے کہ وہاں کے خادمین میں پیسے تقسیم کرتے ہیں اور جتنے جیب میں پیسے ہوں تمام کے تمام ان میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ مدینہ پاک کے غرباء میں صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ آپ کا کوئی سفر حج یا عمرہ ایسا نہیں گزرا جب آپ نے تحریک منہاج القرآن کے رفقاء وارا کین کو اپنی دعاؤں میں یاد نہ رکھا ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں تو مدینہ طیبہ کے کتوں کا ادب بھی ایمان کا حصہ سمجھتا ہوں۔

اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام کی شخصیت کو تحمل و بردباری کا ایسا مظہر بنایا ہے کہ آپ سفر و حضر میں کبھی جذباتی نہیں ہوتے، اگرچہ کوئی بات آپ کی طبیعت یا مزاج پر گراں بھی گزرے تب بھی تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آپ نے اشاعت و تبلیغ اسلام کی غرض سے زندگی بھر جتنے بھی سفر دنیا کے طول و عرض میں کیے ہیں کبھی کسی سفر کا معاوضہ نہیں لیا، کبھی کسی تقریر کا پیسہ نہیں لیا۔ آپ اس معاوضے کو اپنے اوپر حرام قرار دیتے ہیں۔ آپ اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں یہ کام اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر کرتا ہوں اس کا معاوضہ وہ دیں گے، مجھے اس فانی دنیا سے کوئی معاوضہ نہیں چاہیے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو صحت و سلامتی اور درازی عمر عطا فرمائے اور ہمیں بھی صدق دل سے مصطفوی مشن کا خادم بنائے، ہم سے وہ کام لیا جائے کہ جس سے حضور نبی اکرم ﷺ اس مصطفوی مشن کے صدقے ہماری اس نوکری کو قبول فرما لیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

بندۂ کبریا، طاہر القادری
عاشقِ مصطفیؐ، طاہر القادری

بندۂ کبریا، طاہر القادری
عاشقِ مصطفیؐ، طاہر القادری

حیدریؓ زور ہے اس کے افکار میں
پنجتن کا گدا، طاہر القادری

قادریت کا سر پہ ہے جھومر سجا
خادمِ اولیاء، طاہر القادری

چاہتے ہو اگر مصطفیؐ کا نظام
مان لو رہنما، طاہر القادری

تجھ کو زیبا لقب شیخ الاسلام کا
خوب تجھ پہ سجا، طاہر القادری

آندھیاں تھک گئیں ہیں بجھاتے جسے
تو ہے ایسا دیا، طاہر القادری

حسن ظاہر بھی ہے، حسن باطن بھی ہے
دلنشیں، دلربا، طاہر القادری

آ رہی ہیں صدائیں جدھر دیکھیے
مرحبا مرحبا، طاہر القادری

حاسدوں کا خدا، عقل دے ہوش دے
وہ کجا، تو کجا، طاہر القادری

لاکھ حائل ہوئیں مشکلیں، آفتیں
تو کہیں نہ رکا، طاہر القادری

تیرے دیوانوں نے خوب اپنائی ہے
تیری اک اک ادا، طاہر القادری

ہاتھ باندھے کھڑے ہیں ترے سامنے
منطق و فلسفہ، طاہر القادری

مجتہد بھی ہے تو اور مجدّد بھی ہے
وقت کا فیصلہ، طاہر القادری

طے کیا جرأت واستقامت کے ساتھ
تو نے ہر مرحلہ، طاہر القادری

گفتگو میں، خطابت کے انداز میں
رنگ تیرا جدا، طاہر القادری

تجھ پہ سایہ فگن ہی رہے عمر بھر
رحمتوں کی ردا، طاہر القادری

ہدیۂ حرف لایا ہے تیرے لیے
سرورِ بے نوا، طاہر القادری

(سرور حسین نقشبندی)

اِسلام ترقی پسند ہی نہیں بلکہ ترقی یافتہ دین ہے۔ (شیخ الاسلام)

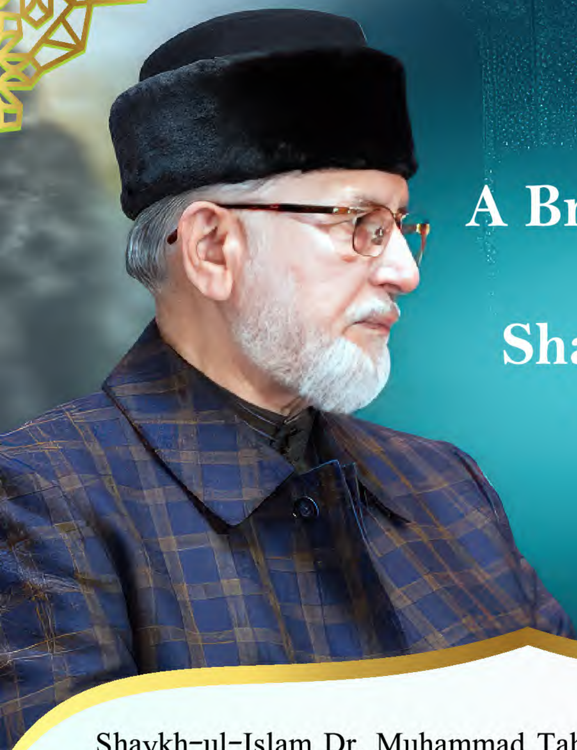

A Brief on Research Work of Shaykh-UL-Islam

Hadia Saqib Hashmi
(Research Associate-ICRIE)

Part-1

Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir ul Qadri, founder of Minhaj ul Qur'an, is a Pakistani Islamic scholar known for his extensive work in various fields. His contributions include efforts to promote peace, interfaith dialogue, and education. He has authored numerous books on Islamic jurisprudence, spirituality, and Sufism, aiming to bridge the gap between traditional Islamic teachings and contemporary issues.

Shaykh-ul-Islam stands as a prominent figure in the Islamic world, renowned for his multifaceted contributions as the founder of Minhaj ul Qur'an. Born into a scholarly family, Shaykh-ul-Islam's journey unfolded with a deep commitment to promoting a nuanced understanding of Islam. The establishment of Minhaj ul Qur'an marked the beginning of a transformative mission that spanned Islamic scholarship, peace promotion, education, and social welfare.

Through a myriad of written works, he has delved into Islamic jurisprudence, spirituality, and Sufism, seeking to bridge the gap between traditional teachings and contemporary challenges. His publications serve as pillars, shaping a discourse that not only enriches Islamic thought but also addresses the complexities of the modern world.

توبہ تبدیلی کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

Shaykh-ul-Islam has authored 1,000 books in Urdu, English and Arabic languages. About 640 of these books have been published so far. His works have also been translated in many languages of the world. His revivalist, reformative and reconstructive efforts bear historic significance and hold an unparalleled position in promoting the cause of world peace and human rights, propagating the true Islamic faith and teachings of the Quran and Sunna.

Work on Sufism

One of his most significant contributions is his detailed research on Sufism, where he has expounded upon the spiritual and mystical aspects of Islam. His works in this area aim to revive the true essence of Sufism, emphasizing the balance between inner spiritual development and adherence to Islamic law. Shaykh-ul-Islam's approach to Sufism is both traditional and contemporary, making it relevant and accessible to a modern audience.

Work on Islamic Jurisprudence

In the field of Islamic jurisprudence, Shaykh ul Islam's research is notable for its depth and practical application. He has authored numerous books and articles addressing various aspects of Islamic law, ranging from family law to financial transactions. His work is characterized by its adherence to the principles of the Quran and Sunnah, while also taking into account the challenges and needs of contemporary society. This pragmatic approach has made his work particularly influential among Islamic scholars and practitioners alike.

Work on Combatting Extremism and Terrorism

Shaykh ul Islam's commitment to combating extremism and promoting peace is evident in his scholarly work on anti-terrorism. He has written extensively on the Islamic perspective on terrorism, strongly condemning violence and extremism in the name of religion. His 600-page Fatwa against terrorism and suicide bombing is a landmark document that provides a detailed theological and jurisprudential argument against the misuse of Islamic teachings for violent ends. This fatwa has been recognized globally for its comprehensive analysis and firm stance against extremism.

Work on Interfaith Dialogue

Interfaith dialogue is another area where Shaykh-ul-Islam has made substantial contributions. He believes in the importance of understanding and respect between different religious communities. His work in this field involves engaging with leaders and scholars from various faith traditions, promoting mutual respect, and understanding. His efforts aim to dispel misconceptions about Islam and build bridges between different communities, fostering a culture of peace and coexistence.

Educational and Social Reforms

Education and social reform are central to Shaykh-ul-Islam's mission. He founded Minhaj-ul-Quran International, an organization dedicated to promoting Islamic learning, spirituality, and social welfare. Through this organization, he has established educational institutions, including schools and colleges, that provide religious and contemporary education. These institutions aim to nurture a well-rounded understanding of Islam, equipping students to contribute positively to their societies.

Shaykh-ul-Islam's influence extends to the political sphere, where he has been a vocal advocate for democracy and good governance. His political activism is driven by the principles of Islamic justice and the need for ethical leadership. He has organized and led mass protests against corruption and for electoral reforms in Pakistan. His political endeavors are seen as an extension of his broader mission to establish a society based on Islamic principles of justice and welfare.

Shaykh-ul-Islam's scholarly work is also notable for its accessibility. He has utilized various media platforms to disseminate his teachings, reaching a wide audience. His lectures and sermons are available online, making them accessible to people worldwide. This approach has been particularly effective in engaging the youth, who are often disconnected from traditional religious institutions.

Work on Aqaid (Islamic Beliefs)

Shaykh-ul-Islam's scholarly work on Aqaid (Islamic beliefs or faiths) is an essential contribution to Islamic theology, addressing the core principles and tenets of Islamic faith. In his exploration of Aqaid, Shaykh-ul-Islam delves deep into the fundamental beliefs of Islam, such as the

oneness of God (Tawhid), Prophethood (Nubuwwah), the Day of Judgment, and the importance of the Quran and Sunnah as primary sources of

Islamic law and guidance. His approach is both comprehensive and inclusive, acknowledging the diversity within Islamic thought while emphasizing the unity and coherence of its central doctrines. By elucidating these principles in a manner that is accessible to a contemporary audience, Shaykh-ul-Islam not only educates Muslims about their own faith but also provides valuable insights for interfaith dialogue and understanding. His work in this area is particularly crucial in a global context where misunderstandings about Islamic beliefs are common, and it serves as a bridge to foster greater understanding and tolerance among different communities.

Humanitarian Efforts

In addition to his scholarly and political work, Shaykh-ul-Islam has been instrumental in humanitarian efforts. Through Minhaj Welfare Foundation, the charity wing of Minhaj-ul-Quran International, he has initiated various social welfare and development projects. These projects include healthcare, education, emergency relief, and sustainable development initiatives, particularly in underprivileged areas of Pakistan and other countries. The Foundation's work is a practical manifestation of Shaykh-ul-Islam's vision of an Islam that is deeply engaged with the well-being of the community. By addressing issues such as poverty, education, and health, the Foundation seeks to improve the quality of life for the less fortunate, reflecting the Islamic values of compassion and service to humanity.

Shaykh-ul-Islam's approach to Islamic scholarship is also characterized by its inclusivity and focus on the empowerment of women in Muslim societies. He advocates for women's rights and their active participation in all spheres of life, including religious scholarship. His teachings emphasize the importance of women's education and their role in shaping a just and balanced society. This stance has been influential in challenging traditional narratives that often marginalize women's roles in Islamic contexts.

The international reach of Shaykh-ul-Islam's work is a testament to his impact as a global Islamic scholar. He has delivered lectures and participated in conferences around the world, engaging with diverse audiences on issues related to Islam, peace, and interfaith harmony. His message transcends cultural and geographical boundaries, resonating with people from different backgrounds and beliefs. This global perspective is a crucial aspect of his work, as it reflects the universal values and principles that he espouses.

MINHAJ COLLEGE FOR WOMEN
MINHAJ UNIVERSITY LAHORE

On behalf of the Principal & Entire Staff of
Minhaj College for Women
Congratulations to

Shaykh-ul-Islam
Dr Muhammad Tahir-ul-Qadri

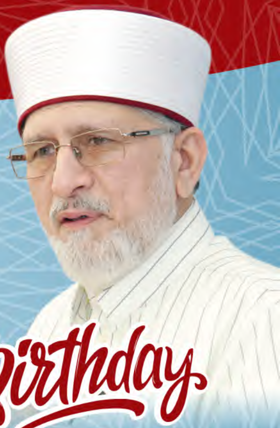

On his 73rd Birthday

ADMISSION OPEN

SPRING-2024

ADP PROGRAM
Associate Degree (2 YEARS)

GRADUATE PROGRAM
BS - Islamic Studies (4-YEARS)
BS - English (4-YEARS)
BS - Education (4-YEARS)

POST GRADUATE PROGRAM
M.Phil : Islamic Studies (2 YEARS)

ULOOM-E-SHARIAH
Ash-Shahadat-ul-Sanawiya
SPECIAL

042-35116795-35123279-35111013

Email: mcw@minhaj.edu.pk | www.minhaj.edu.pk/mcw | Shah Jilani Road Township Lahore

اِسلام محض علم کا نہیں، بلکہ علم اور عمل دونوں کا نام ہے۔ (شیخ الاسلام)

ہو جاتے ہیں سرشار سبھی عشق نبی سے — جب دیتا ہے وجدان کا جرعہ مرا قائد
بھٹکی ہوئی ملت کو یہ منزل کا نشاں دے — ہے رشد و ہدایت میں یگانہ مرا قائد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے موجودہ صدی میں اسلام کے احیاء، دین کی تجدید کا حق ادا کر دیا ہے
آپ کا کام آنے والے دور کے مجددین و شیوخ الاسلام کے لیے عملاً مشعل راہ و مہمیز فکر ثابت ہوگا۔

ہم سیدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 73 ویں

سالگرہ کے پرمسرت موقع پر ان کو ھدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت سیّدی شیخ الاسلام کو عمرِ جاوداں عطا فرمائے، ہمیں انکی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں اس روشنی کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

منجانب: **منہاج القرآن ویمن لیگ یو کے**

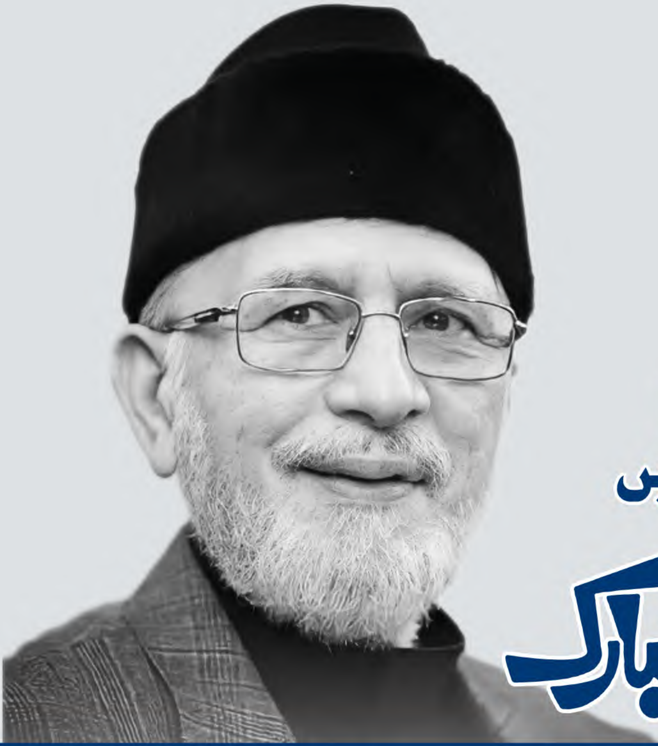

73 ویں سالگرہ مبارک

قرآن کی آیتوں سے خیرات لینے والا
دامانِ شہر شب میں سورج اگا رہا ہے
ملت کی کشتیوں کے گرداب ابتلاء میں
طیبہ کے ساحلوں کا راستہ دکھا رہا ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی انسانی تاریخ میں افق عالم پر اسلام کا معتبر حوالہ ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات اور اسلام کے پرامن چہرے کو اقوامِ عالم کے سامنے لائے۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبانِ بارگاہ کو ہر لمحہ خود احتسابی کی توفیق دیے رکھتا ہے۔ (شیخ الاسلام)

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM FEB-2024
LAHORE
Regd CPL No.45

Minhaj University Lahore

ADMISSIONS
Spring 2024

- ADP
- BS
- BS 5th Semester
- M.Phil

SCHOLARSHIP FOR EVERY 3rd STUDENT
150+ MARKET ORIENTED PROGRAMS
World Ranked GREEN CAMPUS
Centrally located
HOSTELS
16 STUDENTS CLUBS
SPORTS

APPLY ONLINE
admission.mul.edu.pk
03 111 222 685 | 042 35145629